بفیضِ روحانی: تاجدار اہلِ سنت شہزادہ اعلیٰ حضرت سرکار حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان
تین اعتقادی رشتے
وہابی
قادیانی
شیعہ
تلمیذ و خلیفہ حضور مفتی اعظم پاکستان
حضرت علامہ محمد حسن علی رضوی میلسی مدظلہ العالی
ناشر
مدرسہ گلشن رضا - رضا نگر روڈ - کولمبی
ناندیڑ (مہاراشٹرا)

مختصر تعارف : - "تین اعتقادی رشتے"

از : عبد الصمد قادری رضوی اورنگ آبادی

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے - کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار، وار سے پار ہے

بحمدہ تبارک وتعالی ماہ رمضان المبارک اور شوال المکرم ۱۴۴۲ھ میں مجالس میلاد، گستاخوں سے اتحاد و اشتراک نا حق و باطل کی پہچان، خوابوں کی بارات اور رسائل بدر ملت کتابیں نیٹ پر ڈلوانے کے بعد اب بفضلہ تعالی از قلم باطل شکن، برق افگن، قاطع شر نجدیت، دافع فتنۂ وہابیت وغیر مقلدیت و دیوبندیت ضیغم اہلسنت، علمبردار مسلک اعلیحضرت، تلمیذ و خلیفہ حضور محدث اعظم پاکستان، مرشد اجازت و پیشوائے اہلسنت حضرت علامہ میلسی صاحب قبلہ بریلوی دامت برکاتہم القدسیہ کی وہابیت سوز اور ایمان افروز کتاب "تین اعتقادی رشتے" واٹساپ وغیرہ پر قارئین ملاحظہ کریں -

یہ کتاب ایک گمنام مرتد غیر مقلد وہابی کے "تین خونی رشتے" کتابچہ کا مدلل و محقق جواب پر مشتمل ہے - اس کتاب میں امام اہلسنت، مجدد دین وملت سرکار اعلیحضرت پر بے سروپا کئے گئے اعتراضات و خرافات کا حضور آقائے نعمت قبلہ نے کس طرح پرخچے اڑائے ہیں یہ مطالعہ کے بعد قارئین خود ہی اندازہ لگائیں گے - مولائے کریم حضرت قبلہ مدظلہ العالی کے علم و عمر اور فضل میں بے شمار برکتیں عطا فرمائے اور ان کا سایہ ہم پر دراز سے دراز تر فرمائے اور ان کی تعلیمات کو حرز جاں بنانے کی توفیق بخشے - اور آپ کے شہزادگان گرامی کو آپ کے صحیح جانشین بنائے اور آپ کی فیوض و برکات کو رہتی دنیا تک عام و تام فرمائے - آمین ثم آمین

حضرت قبلہ نے تقریبا ۱۹ سال قبل یہ کتاب طبع کروانے کے بعد بذریعہ ڈاک مجھ فقیر کے نام انڈیا روانہ فرمایا تھا- فقیر قادری نے وصول کرنے کے چند ہی ماہ کے بعد مدرسہ گلشن رضا کے پتہ پر یہاں ایک ہزار کی تعداد میں شائع کروا کر ملک اور بیرون ملک کے دور دور مقام تک پہونچانے کی کوشش کی - اب یہ کتاب نایاب ہے اس لیے نیٹ پر ڈلوا کر عالم اسلام میں پھیلایا جا رہا ہے - اور مرقع القلم محقق اور عالم اسلام کے نجدی، وہابی، غیر مقلد اور اہل حدیث فرقے کے گرو گھنٹالوں کو سگ بارگاہ رضوی عبد الصمد قادری دعوت دے رہا ہے کہ اگر تمہارے اندر کچھ بھی دم و خم ہو تو اس کتاب میں جو سوالات قائم کئے گئے ہیں ان کے جوابات دیں - ورنہ خدا توفیق دے تو نجدیت، وہابیت، غیر مقلدیت اور دیوبندیت

رجوع ۲

ندوتیت وغیرہم کے کفریات سے سچے دل کے ساتھ بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے توبہ کرکے عقائد اہلسنت قبول کرکے اسلام میں داخل ہوجائیں ——

پیارے حبیب کو پکار پیارے نبی کا نام لے
دامن مصطفٰے میں آ پائے رسول مقام لے

مخالفین اعلیٰحضرت سے التماس: — امام اہلسنت زندگی بھر خلوص للٰہیت کے ساتھ دینی تعلیم کو عام سے عام تر فرماتے رہے اور احقاق حق و ابطال باطل کرنے میں کسی کا پاس و لحاظ نہیں فرمایا - آپ کی ساری باتیں قرآن و حدیث کے عین مطابق اور ائمہ مجتہدین کے فرامین کی روشنی میں ہیں - آپ سے دشمنی، جلن، حسد، کینہ اور بغض رکھنے والے! حضور بدر ملت کی چند سطریں بغور پڑھیں اور توفیق ربانی دستگیری فرمائے تو قبول حق کرکے دارین کی سرخروی حاصل کریں —— آپ سے متعلق بطل العلماء تحریر فرماتے ہیں: -

" دنیائے سنیت کا وہ عظیم المرتبت تاجدار، جس نے اجڑے ہوئے گلستان کو نئی زندگی دی، جس نے اپنی شیریں بیانی سے بچھڑے لوگوں کو قریب کیا، جس نے اپنے زور تقریر سے بے دینوں کا منہ بند کر دیا، جس نے اپنے سیف قلم سے سرکش باطل پرستوں کو مجروح و سردہ کر دیا، جس نے گلشن عظمت مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہرا بھرا بنایا، جس نے گمراہوں کو راہ حق دکھانے میں بے پناہ کوششیں صرف کیں، جس نے ہزاروں بھٹکے ہوئے لوگوں کو اسلام وسنیت کا حلقہ بگوش بنایا، جس نے عرب و عجم، حل و حرم میں دشمنان مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر برق خاطف گرائی، جس نے بارگاہ احدیت کی عزت و جلالت اور سرکار مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کا ڈنکا پوری دنیا میں بجایا، جس نے ہیبت حق کا سکہ سب کے دلوں پر بٹھایا، جس نے بڑے بڑے فلاسفروں کو اپنے خدا داد علوم کی تابناک شعاعوں سے چکا چوند کر دیا، جس نے شریعت مقدسہ کی اشاعت اور دین حق کی خدمت میں پوری زندگی گزار دی، جس کو دنیا " اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی " کے نام سے یاد کرتی ہے " (سوانح اعلیٰحضرت ص ۲۶)

مرزا شکور بیگ آپ کے شان میں یوں گویا ہیں: —

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشید علم ان کا درخشاں ہے آج بھی
ایمان پا رہا ہے حلاوت کی نعمتیں
اور کفر تیرے نام سے لرزاں ہے آج بھی

سب ان سے جلنے والے گل ہو گئے چراغ
احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی
مرزا سر نیاز جھکاتا ہے اس لیے
علم و عمل پہ آپ کا احسان ہے آج بھی

اس کتاب کو بھی نیٹ پر لاکر عالم اسلام میں پھیلانے کا کام بھی برادر دینی و ایمانی عرفان رضا بھائی نے انجام دیا ہے مولیٰ کریم ان کی اور ہم سب کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور جملہ مخالفین، حاسدین، ظالمین، فاسقین اور دشمنان دین پر مظفر و منصور فرمائے اور ہر فرض و ہر واجب اور ہر سنت کو ان کے وقتوں پر ادا کرتے ہوئے ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے - آمین ثم آمین

پیش کردہ: — فقیر عبد الصمد قادری رضوی - قادری منزل - رفیع گنج ضلع اورنگ آباد بہار انڈیا
۱۶ر شوال المکرم ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۸ر مئی ۲۰۲۲ء چہار شنبہ

Mob:- 976413547? — Mob:- 620435121?

نام کتاب: .... تین اعتقادی رشتے

ازقلم: .... رئیس التحریر، علمبردار مسلک اعلیٰحضرت حضرت علامہ محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی

بسعی جمیل زیرنگرانی: .... خلیفہ حضور بدرالعلماء وحضرت علامہ میلسی صاحب قبلہ
حضرت مولانا عبدالصمد قادری رضوی نوری اورنگ آبادی
مدرسہ گلشن رضا۔کولمبی ضلع ناندیر مہاراشٹر (ہند)

ہندوستان میں پہلی بار ایک ہزار کی تعداد میں شائع ہوئی

سن اشاعت: .... صفر المظفر ماہ اعلیٰحضرت ۱۴۲۴ھ مطابق اپریل ۲۰۰۳ء

قیمت ....

ناشر: .... مدرسہ گلشن رضا۔کولمبی ضلع ناندیڑ۔مہاراشٹر

تقسیم کار

کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵، مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔۶

ملنے کے پتے

* — فاروقیہ بک ڈپو ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔۶
* — رضوی کتاب گھر ۴۲۳ مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔۶
* — مکتبہ جام نور ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔۶
* — قادری بک ڈپو نو محلہ بریلی شریف (یوپی)
* — مکتبہ رحمانیہ، سوداگران بریلی شریف

نوٹ:۔ برادر طریقت حضرت مولانا محمد یونس خاں صاحب قبلہ نوری خطیب وامام مدینہ مسجد گوونڈی، ممبئی ۴۳ اور محب قلبی الحاج محمد توفیق صاحب رضوی ناظم اعلیٰ مدرسہ گلشن رضا کولمبی وغیرہ کی جانب سے یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے۔مولائے کریم ان حضرات کے اس دینی خدمت کو قبول فرمائے اور دارین میں اجر جزیل وجزائے جمیل سے سرفراز فرمائے۔آمین فقط عبدالصمد قادری ۱۰صفر ۱۴۲۴ھ

وصل مولیٰ چاہتے ہو تو وسیلہ ڈھونڈھ لو — بے وسیلہ نجدیو ہرگز خدا ملتا نہیں
دشمن جاں سے کہیں بدتر ہے دشمن دین کا — ان کے دشمن سے کبھی ان کا گدا ملتا نہیں

(حضور مفتی اعظم قبلہ)

نجدی وہابی کتابچہ ''تین خونی رشتے'' کا مدلل و محقق برق بار مسکت جواب

تین اعتقادی رشتے

ازقلم

باطل شکن، برق افگن، قاطع شر نجدیت، دافع فتنۂ وہابیت، علم بردار مسلک اعلیٰحضرت، رئیس التحریر

حضرت علامہ مولانا محمد حسن علی قبلہ حنفی قادری رضوی بریلوی
میلسی دامت برکاتہم القدسیہ

ناشر

مدرسہ گلشن رضا

مقام رضا نگر روڈ، پوسٹ: کولمبی، ضلع: ناندیڑ (مہاراشٹر)

مکتوب گرامی مخدوم اہلسنت پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت نائب محدث اعظم

علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب رضوی مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادر طریقت مجاہد اہلسنت قاطع نجدیت مولانا المجاہد محمد حسن علی صاحب قادری رضوی کی زیر قلم تازہ کتاب "تین اعتقادی رشتے" کے چند اوراق دیکھنے کا اتفاق ہوا جو غیر مقلدین کے شرانگیز کتابچہ تین خونی رشتے کا علمی تحقیقی تعاقب ہے ماشاء اللہ بہت مدلل و معقول و مضبوط گرفت کی گئی ہے مولیٰ تعالیٰ مسلمانان اہلسنت کو باطل فرقوں اور فتنوں کے شر سے بچائے اور مولانا موصوف کو بہتر سے بہتر جزاء خیر عطا فرمائے آمین۔

الفقیر ابوداؤد محمد صادق غفرلہ

مفسر قرآن شیخ الحدیث مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

برادرم محترم علامہ محتشم رئیس التحریر مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی برکاتہم اہلسنت کے کہنہ مشق ماہر فن تحریر و تصنیف ہیں حضور سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی اور سیدی سندی حضرت قبلہ محدث اعظم پاکستان قدس سرہما کا ان پر خاص کرم اور خصوصی نظر عنایت ہے مذاہب باطلہ بالخصوص وہابیہ نجدیہ کے رد و ابطال میں آپ کا تحقیقی قلم، باطل کے پرخچے اڑاتا ہوا نظر آتا ہے۔ زیر نظر کتاب میں "تین خونی رشتے" کا جس بھرپور اور محقق انداز سے مکمل و مفصل رد وابطال کیا ہے وہ انہی کے زور قلم کا حصہ ہے اول تا آخر کتاب تین اعتقادی رشتے عصر حاضر کی ایک منفرد و لاجواب کتاب ہے جو ناقابل تردید دلائل و شواہد کا مجموعہ ہے فقیر مصنف موصوف مدظلہ کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعا کرتا ہے۔

مدینے کا بھکاری فقیر ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی

پیش لفظ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

شیطان جب تعظیم کا انکار کر کے مردود مدحور بنا......تو وہ بارگاہ ایزدی میں مہلت کا طالب ہوا۔ مہلت ملنے پر اس نے برملا لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ کا عہد کیا۔ جسے وفا کرنے کے لیے اسلام لانے والوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے، تعظیم کرنے والوں کو تعظیم کا منکر بنانے، محبت رکھنے والوں کے دلوں میں نفرت و بیزاری کا بیج بونے کو اس نے اپنا مقصود بنایا اور اس کی انجام دہی میں ہمہ تن مصروف ہوا۔ تنہا تھا پھر بڑھتا گیا ایک جماعت بن گیا۔ جنوں اور انسانوں میں جو افراد اس کے شریک کار بنے انہیں قرآن نے شیاطین الجن والانس کہا۔ شیطان جنوں میں سے ہو، یا انسانوں میں سے کام ان کا نبیوں سے دشمنی کرنا ہے۔ وجعلنا لکل نبی عدوا۔ شیطان، نبی علیہ السلام کے ساتھ دشمنی کرتا رہا......کبھی شیخ نجدی بن کر کبھی اپنے متبعین کے ذریعے......کبھی ابوجہل کی صورت میں......کبھی عتبہ و شیبہ کی صورت میں......کبھی ولید بن مغیرہ کی صورت میں......کبھی ابن تیمیہ کی صورت میں......کبھی ابن عبدالوہاب نجدی کی صورت میں......کبھی اسماعیل دہلوی کی صورت میں......کبھی احمد رائے بریلوی قتیل کی صورت میں......کبھی نانوتوی کی صورت میں......کبھی تھانوی کی صورت میں......کبھی انبیٹھوی کی صورت میں......کبھی گنگوہی کی صورت میں......اپنے عہد کو وفا کرنے کے لئے اپنے متبعین سمیت مصروف کار رہا۔ اسی طرح وہ حضرات جو لوگوں کے دلوں میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع فروزاں کرنے......اہل اسلام کو تعظیم محبوب رب عظیم کا درس دینے......اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سبق سکھانے......اتباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خوگر بنانے میں مصروف تھے یہ شیطان صفت بدروحیں ان سے لوگوں کو دور رکھنے کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں خرچ کر رہی ہیں تاکہ لوگ نہ ان سے تعلق جوڑیں، نہ ان کی تصانیف و تالیفات، تقاریر و مواعظ سے استفادہ کریں نہ شیطان اور اس کے پیرکاروں کے دام فریب سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ

سکیں۔ان کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے ابوجہل نے اسلام کی ترقی سے خائف ہوکر اسے روکنے کے لئے جو سازشیں کیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ وہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نبی ﷺ کو جادوگر بتلا کر لوگوں کو آپ ﷺ سے دور رکھنے کی کوشش کرنے لگا تو لوگ اس کے بہکاوے میں آ کر سرور کونین ﷺ کو دیکھ کر راستہ بدل لیتے۔آواز مبارک سنتے ہی اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھوس لیتے بعض نے مکہ مکرمہ چھوڑنے کا ارادہ کرلیا۔اس کی واضح مثال وہ عورت ہے جو اسی وجہ سے مکہ چھوڑ کر جارہی تھی جس کا سامان بھی نبی رحمت ﷺ نے اٹھا کر اس کی منزل تک پہنچایا۔غرض یہ کہ جو طریقہ ابوجہل نے اپنایا وہی انہوں نے اپنالیا ہے۔

" گمنام محقق" بھی اپنے اسلاف کی پیروی میں ابوجہل تک جا پہنچا۔اُس ذات کو مورد اعتراض بنایا جس نے اپنی ساری زندگی امت مصطفیٰ ﷺ کو عشق رسول کے جام پلانے......ان کے دلوں میں محبت رسول ﷺ بیدار کرنے...... انہیں جہنم کا ایندھن بننے سے بچانے میں گزاردی۔یہ کوئی نئی بات نہیں ہے یہ سبق اس نے اپنے بڑوں سے سیکھا اگر وہ کامیاب نہ ہوئے تو اِسے بھی دنیا میں ناکامی ونامرادی اور آخرت میں عذاب الیم کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

حضرت علامہ مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی مدظلہ نے اس " گمنام محقق" کی اپنے اسلاف کے طریقے پر چلی ہوئی ایک چال سے بروقت اہل اسلام کو آگاہ کرنے کی سعی کرتے ہوئے ایک مدلل جواب تحریر فرمایا ہے جو اس نام نہاد محقق کی جاہلانہ معاندانہ، جارحانہ الزام تراشیوں کا مکمل جواب ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے چہرے کو بے نقاب کرنے کے لئے کافی و شافی ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل ان کی اس سعی کو قبول فرمائے اور انہیں ہمیشہ مسلک حق اہلسنّت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور اس کے عہدیداران وکارکنان کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

عبدالمصطفیٰ محمد عطاء اللہ النعیمی عفی عنہ

سبب تالیف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

گذشتہ چند سالوں سے کراچی کے مخلصین احباب اہلسنّت کا اصرار تھا کہ غیر مقلدین وہابیہ نجدیہ کے حال ہی میں شائع ہونے والے ایک کتابچہ " تین خونی رشتے " کا جواب لکھ دیا جائے ان مخلصین احباب نے وہ کتابچہ بھی ارسال فرمایا اور پیہم تقاضہ فرمایا میرے نزدیک اس مبنی برکذب وافتراء جھوٹے کتابچہ میں کوئی نئی بات نہ تھی جو کچھ اس کتابچہ میں ہے وہ گمنام، پردہ پوش، چھپے رستم، نقال محقق کا اپنا کمال نہیں فرقۂ وہابیہ کے مختلف طبقے مختلف شاخیں اور ان کے بقلم خود نام نہاد اہل قلم اپنی معاندانہ تصانیف کتب ورسائل میں بار بار یہ الزام تراشیاں، بہتان طرازیاں کر کے اپنا نامہ اعمال سیاہ سے سیاہ تر کر چکے ہیں اور دیگر علمائے اہلسنّت کے علاوہ فقیر راقم الحروف محمد حسن علی الرضوی البریلوی بھی اپنی مختلف تصانیف " قہر خداوندی "، " برہانِ صداقت "، " برقِ آسمانی "، " ایک غلط فہمی کا ازالہ "، " عقائد باطلہ کی ننگی تصویر "، " تنبیہہ الجہال "، " محاسبہ جلد اول، جلد دوم "، " عجائب انکشاف " وغیرہ وغیرہ میں ان اور اس قسم کی دوسری جاہلانہ، معاندانہ وجارحانہ الزام تراشیوں کا راز طشت از بام اور مکمل ومفصل رد وابطال کر چکا ہے جو تقریباً عرصہ پچیس تیس سال سے لاجواب ہیں اور مخالفین اہلسنّت وہابیہ سے نقد جواب کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اس چھپے رستم، گمنام، پردہ پوش محقق نے مولوی ظہیر اور اس نے دیوبندی وہابی نسل کے مولویوں سے سیکھ کر یہ اندھا دھند الزام تراشی اور فریب کاری کا جال تیار کیا ہے اس کتابچہ " تین خونی رشتے " میں اس کے مرتب " محقق " کا اپنا کچھ بھی نہیں، یہ " ایک محقق " تو محض ایک دل جلا، نقال، مرفوع القلم، ان ٹرینڈ مصنف ہے جس کو نہ اپنے دین دھرم عقیدہ ومسلک کا پتہ ہے نہ اپنے اکابر کا نہ ہمارا اور ہمارے اکابر کے عقیدہ ومسلک کا، اسی لیے اس " ایک محقق " نے ماضی قریب میں جنم لینے والے

اعتراضات نقل کر کے دل کی بھڑاس نکالی ہے اور پھر بھاگتے چور کی طرح کتابچہ پر مصنف کا اپنا نام، پتہ اور ناشر ادارہ کا پورا اتا پتہ بھی نہیں کہ ہم اس کے گھر پہنچ کر اس کے نقل کردہ حوالہ جات پر بات چیت کریں مصنف نے لکھا ہے "ایک محقق کے قلم سے" اور لکھا ہے ناشر "انجمن تحفظ حقوق اہل حدیث پاکستان" اب اس مفرور اور بھگوڑے مصنف و ناشر کو کہاں تلاش کیا جائے گویا

صاف چھپتے بھی نہیں اور سامنے آتے بھی نہیں

ہم کہتے ہیں اور ڈنکے کی چوٹ چیلنج کرتے ہیں کہ مصنف بقلم خود محقق صرف اتنا ہی ثابت کردے کہ جو الزامات، عبارات کا حلیہ بگاڑ کر، خلاف واقع مفہوم کشید کر کے، غلط معنی پہنا کر درج کیے گئے ہیں وہ اپنے قیام پاکستان 1948ء سے قبل کے اکابرین غیر مقلد وہابیہ سے ثابت کر کے اپنی حیثیت اور مقام واوقات کے مطابق پانچ روپے فی حوالہ انعام حاصل کرلے۔

دوسرا چیلنج پر چیلنج یہ ہے کہ یہ "ایک محقق" مصنف برقعہ اُتار کر پردہ نشینی سے باہر آکر مینار پاکستان پر ہم سے کھلے بندوں، سرعام مناظرہ کرلے کہ آیا ان عبارات کا وہی معنی اور وہی مفہوم ہے جو مصنف نے جلے بھنے دل و دماغ سے زور ازوری بیان کیا ہے اور عذاب قبر و آخرت سے بے نیاز ہو کر سینہ زوری سے سیدنا امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت سیدنا الامام احمد رضا خان فاضل بریلوی اور علماء اہلسنّت پر یہودیانہ تحریف کے ذریعہ بہتان طرازی کی ہے۔ مناظرہ کی اجازت لے کر ہمیں وقت، مقام، تاریخ سے مطلع کیا جائے، ہم منتظر رہیں گے۔

اور یہ بھی دیکھ لیں بہت پرانی مثال ہے" قافلے چلے جاتے ہیں اور کتے بھونکتے رہ جاتے ہیں" پیکر عشق رسالت، فدائے شان نبوت سیدنا امام اہلسنّت سرکار اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت الامام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات والا صفات پر تمہاری قدیم و جدید افتراء پردازیوں، الزام تراشیوں کا کیا اثر پڑا ہے آج برصغیر ہندو پاک و بنگلہ دیش اور ممالک اسلامیہ، بلاد عربیہ بلکہ مغربی یورپی افریقی کم وبیش 27 ممالک میں سینکڑوں جگہوں پر امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے اعراس مبارکہ، یوم رضا کی تقاریب مبارکہ اور امام احمد

رضا کانفرنسوں کا انعقاد ہوتا ہے اور دنیا انہیں اپنا امام ومجدد مانتی ہے۔ جہاں ایک طرف سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی اپنی ایک ہزار سے زائد اور ستر علوم وفنون پر محیط منفرد محققانہ تصانیف ہیں وہاں خود سیدنا اعلیٰ حضرت کی ایک ہزار سے زائد سوانح عمریاں چھپ چکی ہیں۔ پاکستان و ہندوستان کے چپہ چپہ پر عرس قادری رضوی و یوم رضا کی محفلیں دھوم دھام اور تزک واحتشام سے فیض بخش ہیں بلکہ ایک ایک شہر میں کئی کئی مقام پر اور ایک ایک مقام پر کئی کئی دن شب و روز فیض رضا جاری وساری ہے۔ ہزاروں مدارس دینیہ وتعلیمی ادارے ہزاروں دینی انجمنیں اور جماعتیں سیدنا امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام نامی پر محو تبلیغ واشاعت ہیں جبکہ الزام تراشیاں کرنے والوں کے اکابرین کا کہیں کوئی پتہ نہیں سب گوشہ گمنامی میں چلے گئے اور مر کر مٹی میں مل گئے۔

"مر گئے مردود نہ فاتحہ نہ درود"

امام اہلسنّت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خداو مصطفیٰ داد مقبولیت و عالمگیر محبوبیت کا یہ عالم ہے کہ:۔

اے رضا روز ترقی پہ ہے چرچا تیرا
اوج اعلیٰ پہ چمکتا ہے ستارا تیرا
اہل ایماں کے دلوں میں ہے محبت تیری
دشمن دیں کو سدا رہتا ہے کھٹکا تیرا

یا یوں سمجھ لیں کہ:

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشید علم ان کا درخشاں ہے آج بھی
سب ان سے جلنے والوں کے گل ہوگئے چراغ
احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

سبحان اللہ، ماشاءاللہ، بارک اللہ

وادی رضا کی کوہ ہمالہ رضا کا ہے

جس سمت دیکھئے وہ علاقہ رضا کا ہے

مخالفین، معاندین، حاسدین کے امام احمد رضا فاضل بریلوی پر لا یعنی، بے معنی اعتراضات خود اپنی موت آپ مر رہے ہیں اور سیدنا امام احمد رضا کل بھی زندہ وجاوید تھے آج بھی زندہ وجاوید ہیں۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما ست

ہم پوچھتے ہیں کہ جو جو الزام تراشیاں آج پردہ نشین، گمنام "محقق" کر رہا ہے یہ الزام تراشیاں غیر مقلدین وہابیہ کے مسلمہ اکابرین مولوی محمد حسین بٹالوی، مولوی اسماعیل غزنوی، مولوی داؤد غزنوی، مولوی ثناء اللہ، مولوی عبد الجبار، مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی، مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی، مولوی وحید الزماں وغیرہ وغیرہ نے کیوں نہ کیں کیا ان کا دائرہ علم و تحقیق و تاریخ محدود ومختصر تھا اور وہ نرے کورے لاعلم وجاہل رہے؟

مرفوع القلم مصنف نے خود لکھا ہے "ایک محقق کے قلم سے" جس سے پتہ چلا کہ یہ ملمع سازیاں اور خلاف وضع مفہوم اخذ کرنے کی عیاریاں اس ایک محقق کا اپنا خود ساختہ تحقیقی کارنامہ ہے یہ خود بدولت خود محقق وموجد ہیں یہ مقلد نہیں کہ ان کے بڑوں نے بھی اعلیٰ حضرت پر الزامات لگائے ہوئے ہوں اور یہ ان کی تحقیق پر یقین کر کے ان کی تقلید کر رہا ہو۔ یہ بے چارہ تو خود محقق ہے اور عقل شکن الزام تراشیوں میں مولوی ظہیر کے بعد فرد تنہا ہے۔

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

تقدیم لاجواب حرف آغاز

کسے خبر تھی کہ لے کے چراغ مصطفوی

جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی بولہبی

غیر مقلدین فرقہ وہابیہ علم سے کورا اور عقل سے پیدل ہے قدم قدم پر اس کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کراچی کے غیر مقلدین وہابیہ نجدیہ نے حال ہی میں جو شر انگیز کتابچہ "تین خونی رشتے" شائع کیا ہے وہ ہمارے اس دعوی پر روشن دلیل ہے۔ اس کتابچہ کے نام ہی کو دیکھ لو اور عقل وشعور کی کسوٹی پر پرکھ لو کتابچہ کا نام ہے "تین خونی رشتے" بریلوی، قادیانی، شیعہ۔

تو جوابا گزارش ہے کہ بظاہر خونی رشتہ ہونا ممکن ہے ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی، غیر مقلد، وہابی، نجدی، قادیانی، چکڑالوی بظاہر انسان ہیں نوع بشر سے ہیں گدھا، گھوڑا، خچر، کتا یا سور ان کی نسل سے نہیں۔ ابوالبشر سیدنا آدم علیہ السلام کی اولاد کہلاتے ہیں اور بشریت کے دعوے دار ہیں تو بظاہر خونی رشتہ ہونا قرین قیاس ہے اور اس میں بظاہر کوئی خرابی اور شرعی قباحت نہیں، بتایا جائے کیا تمام انسان آدم علیہ السلام کی اولاد نہیں ہیں، سیدنا حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما، سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوجہل، ابولہب ایک بابا ایک دادا کی اولاد نہیں تھے کیا یہ خونی رشتہ مورد طعن ہے اور خلاف واقعہ ہے مگر اول الذکر تینوں مقتدر حضرات کو جو ایمان واسلام کی دولت ونعمت ملی وہی وجہ فضیلت وبزرگی وبرتری ہے اور کتابچہ کا یہ مسخرہ سا نام قطعاً بے حقیقت ہے ذرا اور آگے چل کر دیکھ لیں کیا کنعان سیدنا نوح علیہ السلام کا بیٹا اور ان کے خون سے نہیں تھا؟ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد حضرت تارخ اور آزر ایک والد کی اولاد نہیں تھے؟ کیا یزید پلید، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد نہ تھا؟ تو محض بظاہر خونی رشتہ دار ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے اور یہ کیوں کر مورد الزام ہو سکتا ہے ایک خاندان میں کوئی دین دار کوئی بے دین ہو سکتا

ہے۔ آج جتنے باطل فرقے ہیں رافضی، خارجی، وہابی، نجدی، قادیانی، چکڑالوی، مرزائی وغیرہ وغیرہ سب مسلمانوں سے نکلے ہیں ان سب کے آباء واجداد بڑے بوڑھے سنی صحیح العقیدہ مسلمان تھے اب آگے چل کر گردش زمانہ کے تحت کوئی شیطان کے جال میں پھنس گیا اور گمراہ اور بے دین ہوگیا تو اس کا نسب نامہ اور بظاہر خونی رشتہ تو ختم نہ ہوا ہاں ان سے دینی ایمانی روحانی رشتہ باقی نہ رہا ایک دادا، ایک والد کی اولاد میں کوئی جنت میں جائے گا تو کوئی جہنم میں جائے گا۔ اس لیے ہم نے اپنے جوابی کتابچہ کا نام " تین اعتقادی رشتے " رکھا ہے اور خرابی، اعتقادی رشتہ میں ہے خونی رشتہ وجہ طعن نہیں، اعتقادی رشتہ میں چونکہ اعتقادی و مسلکی ہم آہنگی، موافقت اور دینی یگانگت پائی جاتی ہے اس لیے اعتقادی رشتہ میں یقیناً بُرائی اور سراسر خرابی ہے اور یہ کہ اعتقادی رشتہ تو کوئی آج بھی بدل سکتا ہے مثلاً کوئی غیر مقلد وہابی قادیانی رافضی سچی توبہ کر کے سنی مسلمان بن کر اپنے پرانے دینی ایمانی اعتقادی رشتہ سے منسلک ہوسکتا ہے لیکن خونی رشتہ بدلنا کسی کے اپنے بس میں نہیں ہے مثلاً کیا کوئی غیر مقلد وہابی نجدی محض اس لیے اپنا خونی رشتہ بدل سکتا ہے کہ سنی حنفی بریلوی بھی نوع بشر سے ہیں انسان ہیں لہذا میں اپنا خونی رشتہ بدلتا ہوں اور نوع خُوق وخر وسگ میں داخل ہوتا ہوں؟ لہذا وہابیوں کے کتابچہ کا نام محض جذباتی اور سراسر جاہلانہ اور قطعی غیر دانشمندانہ ہے اور ہمارے جوابی کتابچہ کا نام تین اعتقادی رشتے اس لیے صحیح ہے اور قرار واقعی طور پر حقیقتاً درست ہے کہ ہمارے مدمقابل تینوں باطل فرقوں میں گہری مسلکی واعتقادی وفکری ہم آہنگی اور مطابقت موجود ہے۔

حرف آغاز:۔

یہ عنوان بھی قطعاً بے محل اور غیر موزوں ہے کیونکہ حرف کا لغوی معنی عامہ کتب لغت میں ۔الف۔ب۔کلمہ لفظ مرقوم ہے دیکھو فیروز اللغات، امیر اللغات، علمی اردو لغت وغیرہ حرف کی جمع حروف ہے جو چند حرفوں کا مجموعہ ہوتا ہے اور چند حروف مل کر جملہ یا فقرہ بنتا ہے اور چند جملے مل کر عبارت بنتی ہے اور متعدد عبارات کے مجموعہ کا نام مضمون یا مقالہ کہلاتا ہے مگر یہ علم سے کورے وہابی

مضمون نگار کی صریح جہالت ہے کہ صفحہ ۳ تا صفحہ ۴ پر پھیلے ہوئے مضمون کو حرف قرار دے رہا ہے۔

غیر مقلدانہ جہالت کا تماشہ:۔

غیر مقلد وہابی قلم کار بدحواسی کے عالم میں کچھ کا کچھ لکھ رہا ہے گویا اس کو ادب ولغت الفاظ کے معانی ومفہوم سے کچھ غرض نہیں۔ مقصد عوام کو مغالطہ دینا اور اپنے ہم عقیدہ وہم مسلک لوگوں کو ہنسانا ہے لہذا اپنے مخصوص جاہلانہ انداز میں اپنے صفحہ ۳ کے حرف آغاز کی تیسری سطر میں بے مقصد و بے ہنگم لفاظی کا بے ربط مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:۔

"ایک مخصوص طبقہ جن کے سروں پر ہمہ وقت امن وآتشی کا نشان بندھا رہتا ہے"۔

ہم یہاں صرف اتنا دریافت کریں گے کہ اگر وہابیوں میں کوئی آدھا پونا اہل لغت واہل زبان وکلام ہو تو وہ ہمیں صرف یہ بتا دے کہ یہ "امن وآتشی" کیا ہوتا ہے اور یہ کس ڈکشنری سے ماخوذ ہے؟ کیونکہ امن کا معنی تو عامہ کتب لغت میں پناہ، اطمینان، چین لکھا ہے اور آتشی، آتش سے ہے اور آتش کا معنی آگ اور شعلہ ہے کسی بھی لغت کو دیکھ لیں تو وہابی کی امن وآتشی کا معنی ہوا اطمینان اور چین وسکون کی آگ۔ بہت خوب وہابیوں کو واقعی آگ میں چین وسکون اور اطمینان ہوگا۔

نکل جاتی ہے سچی بات منہ سے مستی میں

اب دیکھتے ہیں اصل لفظ کیا ہے تو جناب آپ پرائمری اسکول کے کسی مبتدی طالب علم سے پوچھ لیں اور کسی بھی لغت کی کتاب کو دیکھ لیں اصل لفظ امن وآشتی ہے امن کا معنی اوپر بیان ہوا اور آشتی کا معنی صلح، محبت اس طرح صحیح لفظ امن وآشتی کا معنی ہوا امن، چین، سکون، اطمینان کی صلح و محبت دیکھو کتب لغت فیروز اللغات، فرہنگ آصفیہ، اظہر اللغات، علمی اردو لغت وغیرہ وغیرہ۔

انصاف پسند قارئین کرام یہیں سے سمجھ لیں کہ غیر مقلد وہابی قلم کار کتنے پانی میں ہے اور کس پایہ کا محقق ہے جس کو صحیح غلط الفاظ کے استعمال اور ان کے معنی ومفہوم کی خبر تک بھی نہیں ایسا جاہل مطلق، علمائے عرب وعجم کے ممدوح امیر المومنین فی الحدیث، بحر فقاہت، امام المتکلمین، تاج المحققین مسلمہ امام ومجدد سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے قلم کے بادشاہ اور علم

کے سمندر کو اپنی جاہلانہ تنقید کا نشانہ بنا رہا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ

تیرے اعداء میں رضا کوئی بھی منصور نہیں

بے حیا کرتے ہیں کیوں شور بپا تیرے بعد

کیا بے حیا مفتری مصنف کو معلوم نہیں کہ سیدنا امام اہلسنّت سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کی عظمت وجلالت شان یہ ہے۔

یہ وہ دربار سلطان قلم ہے

جہاں پر سرکشوں کا سر قلم ہے

نجدی قلم کار نے ایک محقق کے پردے میں چھپ کر آنکھوں پر بے حیائی کا چشمہ لگا کر جو صریح خرافات بکی ہیں ان میں کچھ ادنیٰ سی بھی حقیقت وواقعیت ہوتی تو نجدی قلم کار کے اکابر اجداد ضرور ضرور ان کا رد کرتے اور جواب دیتے یا پھر تسلیم کرنا پڑے گا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے معاصرین غیر مقلدین وہابی مولوی دم سادھے، لب باندھے منافق بن کر بیٹھے رہے تھے اور ان کی زبان وقلم امام اہلسنّت کے سامنے گنگ ہو کر رہ گئی تھی، آخر

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

مگر نہیں! ہرگز ہرگز نہیں!!! سیدنا مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ایمان وعقیدہ میں وہ بات تھی ہی نہیں جو الزامات میں اعادہ کر کے دہرائی گئیں اور اپنا نامۂ اعمال سیاہ سے سیاہ تر کیا گیا اور بے دغدغہ جھوٹ بول کر عبارات کا مفہوم بگاڑا گیا اور غلط رنگ میں پیش کیا گیا۔

وہابی توحید کی حقیقت:۔

جاہلِ مطلق قلم کار جس کو الفاظ واملا وعبارت لکھنے اور خود اپنے ہی الفاظ کا معنیٰ ومفہوم سمجھنے کی اہلیت وقابلیت نہیں صفحہ ۳ کے اپنے حرف آغاز میں لکھتا ہے کہ:۔

"اہل توحید کے خلاف آئے دن تحریروں، تقریروں اور شریروں کے ذریعہ مصروف عمل رہنا ان کا من پسند مشغلہ ہے"

جواباً عرض ہے سب سے پہلے تو ہم یہ بتا دیں کہ اہل نجد کی توحید فی الحقیقت ابلیسی توحید ہے جس طرح ابلیس مردود نے اللہ تعالیٰ کے واضح حکم کے باوجود سیدنا آدم علیہ السلام اور حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جلوہ گر نور محمدی ﷺ کی تعظیم نہ کی، اللہ عزوجل کے حکم کے خلاف اس تعظیم کو شرک سمجھ کر اور اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر پھٹکارا گیا اور مردود ہوا تو ہمیں یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ وہابیوں نجدیوں کی توحید اصنام کے خلاف نہیں بتوں اور بت خانوں کے خلاف نہیں، مندروں اور مورتیوں کے خلاف نہیں، رام چندر، کرشن کنہیا، گنیش کے خلاف نہیں آریہ یا سناتن دھرم کے خلاف نہیں۔ محبوبان خدا حضرات انبیاء واولیاء کے خلاف ہے۔

اگر یہ غلط ہے، محض الزام برائے الزام ہے تو بتاؤ......! وہابیوں، غیر مقلدوں، نجدیوں کے اکابر واصاغر نے مندروں، بت خانوں، مورتیوں کے خلاف کتنی کتابیں، کتنے پمفلٹ اور رسائل شائع کیے ہیں؟ اور شرک کے کتنے فتاوی جاری کیے ہیں اور وہ کہاں ہیں؟ ذرا بتاؤ تو سہی وہابیوں نے کتنے مندروں کو توڑا، کتنے بت خانوں کو ڈھایا اور کتنی مورتیوں کو پا مال کیا؟ مگر نہیں کچھ نہیں۔ شرک و بدعت کے جاہلانہ اور اندھے فتاویٰ لگائے تو حضرات محبوبان خدا انبیاء واولیاء علیہم السلام وقدست اسرارہم کی تعظیم اور ان کے ادب واحترام پر لگائے اور اگر ڈھایا اور گرایا تو محبوبان خدا صحابہ کرام، اہل بیت اطہار، تابعین عظام، آئمہ مجتہدین اور اولیائے کاملین کے مزارات مقدسہ کو ڈھایا اور گرایا اور ڈھانے اور گرانے کے گمراہ کن فتاویٰ دیئے۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہابیوں کی توحید بتوں اور بت خانوں کے خلاف نہیں محبوبان خدا حضرات انبیاء واولیاء کے خلاف ہے۔

انگریزوں کے خلاف اعلان جہاد کے وہابی دعویٰ کی نقاب کشائی:۔

بڑی دیدہ دلیری اور بڑی سینہ زوری سے وہابی قلم کار نام نہاد محقق نے ڈھٹائی سے یہ بھی لکھا ہے کہ:۔

"ان تکفیری فتووں کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ توحید پرستوں میں سے کوئی بھی نہ بچ سکا اور انگریز کے خلاف اعلان جہاد کرنے والے ان کی نظر میں سب کے سب کافر ہیں"۔

جواباً گذارش ہے کہ جھوٹ پر جھوٹ بولنا حقیقت کا منہ چڑانا، وہابیوں غیر مقلدوں کی روح کی غذا ہے۔ وہابیوں نے کب اور کہاں انگریزوں کے خلاف اعلان جہاد کیا یہ کس غیر جانبدار مورخ نے لکھا ہے اور کہاں لکھا ہے وہابیوں غیر مقلدوں کی خود اپنی کتابیں چیخ چیخ کر ثابت کر رہی ہیں کہ ان کے اکابر انگریز بہادر کا سب سے بڑا دفاعی بارڈر اور انگریز افواج کی نصرت وحمایت کا ہراول دستہ تھے بفضلہٖ تعالیٰ ہم نے اپنی معرکۃ الآرا کتاب "برہان صداقت بر نجدی بطالت" اور کتاب "محاسبہ دیوبندیت" بجواب "مطالعہ بریلویت" کی جلد اول اور جلد دوم میں ایک سو سے زیادہ نا قابل تردید و نا قابل تسخیر مستند و معتبر ترین کتابوں کے لاجواب حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ اکابرین وہابیہ انگریزوں کے سب سے بڑے پٹھو تھے اور اب بھی دیکھ لو سعودی نجدی حکومت کے سب سے بڑے گداگر نام نہاد توحیدی مسجدوں، توحیدی مدرسوں اور نجدی وہابی کتابوں کی اشاعت وطباعت کے نام پر پاکستان میں فتنہ وشر پھیلانے اور پاکستان کو وہابی اسٹیٹ بنانے کیلئے لاکھوں کروڑوں ریال وصول کرنے والے وہابیوں کا آقائے نعمت خداوند دولت نجدی وہابی حکمراں ٹولہ امریکہ و برطانیہ کا سب سے بڑا پٹھو ہے اور امریکہ و برطانیہ کے رحم و کرم اور فضل و عنایت پر ہے اور امریکہ و برطانیہ کی انگریزی افواج ہی ان کی حفاظت وبقا کی ذمہ دار ہے۔

بہر حال وہابیوں غیر مقلدوں نے کیا اعلان جہاد کرنا تھا برصغیر ہند و پاک میں ان کی حیثیت و وقعت ہی کیا تھی ہر اقلیتی فرقے اور ہر چھوٹی سے چھوٹی پارٹی سے بھی کم اور بہت کم ان کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں تھی، کہتے ہیں

کیا پدی کیا پدی کا شوربا؟

غیر جانبدار مورخین کو چھوڑیئے خود وہابی مورخین بقلم خود و بیدہٖ اپنی انگریز پرستی اور جہاد دشمنی کا کھلم کھلا اعتراف کرتے ہیں اور ہم اس موضوع پر نا قابل تردید دلائل اور حوالہ جات کا طوفان لا سکتے ہیں مگر ہمارا یہ زیر تحریر کتابچہ ایک مختصر و محدود جوابی رسالہ ہے چند نا قابل تسخیر حوالوں پر اکتفا کرتا ہوں حالانکہ خوب جانتا ہوں انہوں نے اپنے نام نہاد اعلان جہاد کے دعویٰ پر ایک بھی

برائے نام حوالہ نقل نہیں کیا اور زبانی کلامی انگریزوں کے خلاف اعلان جہاد کا دعویٰ ہی دعویٰ کیا ہے اور صرف اور صرف زبانی کلامی جمع خرچ سے کام لیتے ہوئے ہوائی گھوڑے دوڑائے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ان وہابی غیر مقلدین کے اکابرین نے انگریز کے خلاف جہاد کا نہیں انگریز کے حق میں عدم جہاد کا فتویٰ دیا اور اعلان کیا تھا ملاحظہ ہو۔

انگریز سے جہاد درست نہیں:

"اثنائے قیام کلکتہ میں ایک روز مولانا اسماعیل شہید وعظ فرمارہے تھے کہ ایک شخص نے مولانا سے فتویٰ پوچھا کہ سرکار انگریز پر جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں مولانا (اسماعیل مصنف تقویۃ الایمان) نے فرمایا کہ ایسی بے رو ریا اور غیر متعصب سرکار (انگلشیہ) پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں ہے"۔ (تواریخ عجیبہ ص ۷۳)

وہابی علماء کا اعلان تھا:

"اگر کوئی ان (انگریزی حکمرانوں) پر حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی (انگریزی) گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں"۔ (حیات طیبہ ص ۲۹۶)

وہابی غیر مقلدین کے اکابر کھلم کھلا کہہ رہے تھے کہ:۔

"ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں اور خلاف اصول مذہب طرفین کا خون بلا سبب گرادیں کسی کا ملک چھین کر ہم بادشاہت کرنا نہیں چاہتے۔ نہ انگریزوں کا نہ سکھوں کا۔" (تواریخ عجیبہ ص ۹۱)

نوٹ: سردست یہ تین ایٹمی حوالے کافی ہیں ورنہ سینکڑوں حوالہ جات اس موضوع پر پیش کیے جاسکتے ہیں اور کریں گے۔

اہم ضرورت وضاحت:

یہاں اس حقیقت کی وضاحت کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان غیر مقلدوں وہابیوں کے ہاں انتہائی معتبر، مستند و مسلم ہیں اکابرین وہابیہ کا سرخیل مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی غیر مقلد لکھتا ہے کہ:۔

"مولوی محمد اسماعیل دہلوی مرحوم نے (جو گروہ اہلحدیث کے ایک ہادی ممبر تھے)" (الاقتصاد فی مسائل الجہاد ص ۵۵)

سردار اہلحدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری بھی کھلے دل سے اقرار واعتراف کرتے ہیں فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۹۸ کا سوال وجواب ملاحظہ ہو۔

سوال......کیا مولانا اسماعیل شہید مقلد تھے؟ مولوی ثناء اللہ امرتسری اس سوال کا جواب دیتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ:۔

"مولانا (اسماعیل دہلوی) کے مسلک کی مزید وضاحت آپ کی کتاب تنویر العینین سے ہوتی ہے جو مسئلہ رفع یدین کے اثبات میں ہے......حضرت مولانا اسماعیل شہیدا اعتقاداً وعملاً اہلحدیث تھے۔"

(بحوالہ اخبار زمزم لاہور ۷ مئی ۱۹۴۵ء وفتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۱۰۱)

ثابت ہوا کہ مولوی اسماعیل دہلوی غیر مقلد وہابی ان کے معتبر عالم تھے۔

قارئین کرام غور فرمائیں:

کراچی کے گمنام پردہ پوش وہابی مصنف نے تو صرف یہی جھوٹا دعویٰ کیا ہے کہ ان کے مولویوں نے انگریزوں کے خلاف اعلان جہاد کیا تھا۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔ مگر ان کے مشہور و معروف مبلغ و مناظر مولوی عبدالقادر روپڑی وہابی نے ایک بار اپنے ایک اخباری انٹرویو میں بے دریغ جھوٹ بولتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ:۔

"انگریز اہلحدیثوں کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھا کرتے تھے......اور انگریزوں نے بنگال کے دولاکھ اہل حدیث علماء کو پھانسی دی تھی"۔

اس پر ہم نے لکھا تھا کہ روپڑی صاحب آپ نے جھوٹ بولنے میں جھوٹ کی بھی کمر توڑ دی اور یہ کہ روپڑی صاحب آپ کی یہ دیدہ دلیری کہ آپ نے جھوٹ بولنے میں اپنی عمر اور اپنے بڑھاپے کا بھی خیال نہیں کیا آپ قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں اور جھوٹ بولنے میں زمین وآسمان کے قلابے ملا رہے ہیں۔ روپڑی صاحب کو چیلنج کرتے ہوئے ہم نے ان پر واضح کیا تھا اور یہ آئینہ دکھایا تھا کہ جب تم پیدا نہیں ہوئے تھے اور اپنی والدہ کے پیٹ میں بھی نہیں تھے جب تمہارے امام الاکابر نواب الوہابیہ مولوی صدیق حسن خاں بھوپالی اس قرار واقعی حقیقت کا کھلے دل سے اعتراف کر چکے تھے وہ صاف صاف لکھ گئے ہیں کہ:۔

"اس (ہمارے) گروہ اہل حدیث کے خیر خواہ وفادار رعایا برٹش گورنمنٹ (برطانیہ) ہونے پر ایک بڑی روشن اور قوی دلیل یہ ہے کہ یہ لوگ (اہلحدیث) برٹش گورنمنٹ کے زیر حمایت رہنے کو اسلامی سلطنتوں کے زیر سایہ رہنے سے بہتر سمجھتے ہیں۔" (اہلحدیث اور انگریز ورسائل اہلحدیث بحوالہ القول السدید ص ۱۲،۱۳)

ہم نے وہابی مناظر روپڑی صاحب سے پوچھا تھا کہ آپ اور سب باتوں کو جانے دیں آپ صرف ان دو لاکھ وہابی علماء میں سے صرف ایک لاکھ ایسے وہابی علماء کے نام بتا دیں جن کو بقول تمہارے انگریز نے پھانسی دے دی تھی اور تختہ دار پر لٹکا دیا تھا؟

ہم نے روپڑی صاحب سے یہ بھی پوچھا تھا کہ بنگال میں دو لاکھ وہابی علماء کہاں سے کود پڑے بنگال میں تو مجموعی طور پر سارے وہابی بھی دو لاکھ نہیں تھے اور ان کو چیلنج کیا تھا کہ اس زمانہ کا کیا آپ اس دور میں پورے پاکستان کے دو لاکھ وہابی علماء کے نام گنوا دیں گے مگر وہ جواب سے عاجز رہے اور ان کا سکوت نہ ٹوٹا۔

کیا بنے بات جہاں بات بنائی نہ بنے

زیر تردید وتبصرہ شر انگیز کتابچہ کسی گمنام انجمن تحفظ حقوق اہلحدیث پاکستان کے جعلی نام سے شائع کیا گیا ہے بے چارے انگریز کے خلاف کیا اعلان جہاد کر سکتے تھے ان کے مفسر ومحقق

ڈپٹی نذیر حسین دہلوی انگریزی حکومت کی زلف گرہ گیر کے اسیر تھے اور اسی زمانے میں ایک پرانا شعر پرانی کتابوں میں موجود ہے ڈپٹی نذیر حسین دہلوی انگریز کی قصیدہ خوانی کرتا اور انگریزی حکومت کے گیت گاتا تھا کسی نے کیا خوب لکھا ہے۔

ہر ایک اپنے بڑے کی بڑائی کرتا ہے
نذیر اپنی ہی برٹش کا راگ لے کے چلے

ملکہ وکٹوریہ برانڈ اہلحدیث:

جیسا کہ ہم نے اوپر واضح کیا کہ یہ لوگ انگریزوں کے خلاف کیا اعلان جہاد کر سکتے تھے ہمیں یاد آیا کہ غیر مقلدین وہابیہ کے اکابر نے تو اپے مذہب کا نام اہلحدیث بھی گورنمنٹ برطانیہ اور ملکہ وکٹوریہ سے منظور کرایا اور سرکاری کاغذات میں درج کرایا تھا اس کا ثبوت بھی ان کے اپنے اکابر کی مستند کتابوں میں محفوظ و موجود ہے ملاحظہ ہو۔

ایک اہم سوال یہ ہے کہ اگر غیر مقلدین جدی پشتی قدیمی اہلحدیث تھے تو پھر انہوں نے اپنے لیے وہابی کے بجائے اہل حدیث نام گورنمنٹ انگلشیہ یعنی انگریزی حکومت سے کیوں منظور کرایا؟ ان کی اپنی کتابوں میں یوں لکھا ہے کہ:۔

"انگلش گورنمنٹ ہندوستان میں خود اس فرقہ کے لیے جو وہابی کہلاتا ہے ایک رحمت ہے۔ جو سلطنتیں اسلامی کہلاتی ہیں ان میں بھی وہابیوں کو ایسی آزادی مذہب ملنا دشوار بلکہ ناممکن ہے سلطان کی عمل داری میں وہابی کا رہنا مشکل ہے۔ (ہمیں) سب سے زیادہ انگلش گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے جس نے مولوی ابوسعید محمد حسین کی کوششوں کو منظور کیا غرض کہ مولوی محمد حسین کی کوشش سے گورنمنٹ (انگریزی حکومت) نے منظور کرلیا کہ آئندہ سے گورنمنٹ کی تحریرات میں اس فرقہ کو وہابی کے نام سے تعبیر نہ کیا جاوے بلکہ اہلحدیث کے نام سے جس نام کا وہ فرقہ اپنے

تئیں مستحق سمجھتا ہے موسوم کیا جاوے "(مقالات سرسید حصہ نہم ص۲۱۱،۲۱۲) مرتبہ مولانا محمد اسماعیل پانی پتی علی گڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ بابت ۲فروری ۱۸۸۹ء)

اس کے علاوہ مولوی عبدالمجید سوہدروی ایڈیٹر ہفت روزہ اہلحدیث بڑے فخریہ طور پر اس حقیقت کو فراخدلی اور فرحت ومسرت کے ساتھ بیان کرتے اور مولوی محمد حسین بٹالوی غیر مقلد وہابی کے حالات میں رقم طراز ہیں کہ:۔

"لفظ وہابی آپ ہی کی کوشش سے سرکاری دفاتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا اور جماعت کو اہلحدیث کے نام سے موسوم کیا گیا" (سیرت ثنائی ص۳۷۲)

چھٹی سرکاری گورنمنٹ انگلشیہ (انگریزی حکومت) چٹھی نمبر ۱۷۵۸ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء گورنر جناب بہادر جناب سی۔ آئی۔ ایچی سن سے اتفاق کرتے ہیں کہ:۔

"آئندہ سرکاری خط وکتابت میں وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا جائے" (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جون ۱۹۰۸ء)

غیر مقلد جواب دیں جب آپ اپنے بقول قدیمی اہل حدیث تھے عہد رسالت اور عہد صحابہ کرام سے اہل حدیث تھے تو پھر گورنمنٹ انگلشیہ سے اہل حدیث نام اپنی جماعت کے لیے کیوں منظور کرایا؟

یاد رہے کہ غیر مقلد وہابیوں کو وہابی نام اتنا پیارا تھا کہ غیر مقلدین کے مفسر ومحدث مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی نے اپنے رسالہ کا نام بھی ترجمان وہابیہ رکھا ہوا ہے۔

اسی طرح مشہور ومعروف غیر مقلد وہابی مولوی اسماعیل غزنوی سلمان بن سحمان نجدی کی کتاب الهدية السنية کے اردو ترجمہ کا نام "تحفہ وہابیہ" رکھا ہوا ہے جو آفتاب برقی پریس امرتسر میں چھپا تھا۔

نجدی وہابی قلمکار خود بتائے کہ کیا اعلان جہاد کرنے والے مجاہدین ایسا ہی کرتے

ہیں۔؟ آخر انگریزوں کی تائید وحمایت اور امداد و اعانت کے بغیر برصغیر میں غیر مقلد کس طرح پنپ سکتے تھے۔؟

کیا جواب ایسے ہی دیا جاتا ہے؟

غیر مقلد نجدی نے اپنے کتابچہ کو جمعیت اشاعت اہلسنّت کی طرف سے شائع شدہ مولانا ضیاء اللہ صاحب قادری کے پمفلٹ "تین سگے بھائی" کا جواب قرار دیا ہے مگر اس نام نہاد جوابی پمفلٹ "تین خونی رشتے" میں "تین سگے بھائی" کا کیا جواب ہے......؟ کس بات کا جواب ہے......؟ برائے نام بھی جواب نہیں ایک شخص کسی پر چوری کا الزام لگاتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ پہلے وہ اپنی صفائی دے اپنی بے گناہی ثابت کرے اور پھر اگر ثبوت ہو تو اپنے مخالف پر الزام لگائے چنانچہ وہابی رائٹر کو چاہئے تھا پہلے اپنی اور اپنے اکابر کی پارسائی و بے گناہی ثابت کرتا ثبوت لاتا مخالف دلائل کو دلیل و حوالہ جات سے جھٹلاتا پھر خود الزام قائم کرتا، ثبوت دیتا مگر وہابی صاحب نے جذبہء انتقام سے مغلوب الغضب ہو کر جواب دینے کے بجائے الزام تراشی شروع کر دی یہ کیا جواب ہوا......؟ یہ تو وہ بات ہوئی کہ ایک دیدہ و بینا کسی کانے کو کانا کہتا ہے تو وہ غیظ و غضب میں آ کر اس آنکھوں والے کو جواباً اندھا کہتا ہے، جواب اس کو نہیں کہا جاتا وہابیوں کو چاہئے تھا کہ پہلے تین سگے بھائی میں قائم کیے گئے الزامات کا مدلل و معقول جواب دیتے جیسے ہم انشاء اللہ تمہیں جواب دیں گے اور تمہاری الزام تراشیوں کا تار و پود بکھیر کر رکھ رہے ہیں۔

ابتدائے بحث ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

سب کے سب کافر ہیں (سب کو کافر کہہ دیا):

وہابیوں کی یہ بھی خاص ادا مگر اوچھا ہتھیار رہے کہ علماء اہلسنّت نے اِس کو کافر کہہ دیا اُس کو کافر کہہ دیا فلاں کو کافر کہہ دیا سب کو کافر کہہ دیا وغیرہ یہی کچھ اس کتابچہ کے صفحہ ۳ پر اس گمنام محقق صاحب نے جھک ماری ہے مگر ثبوت کچھ بھی پیش نہیں کیا حوالہ اور دلیل کچھ بھی نقل نہیں کی

گویا قلمکار نے یہ سب کچھ شیطانی الہام سے لکھا ہے۔ گستاخ ملاؤں کو چھوڑو اور ثابت کرو سیدنا امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ڈاکٹر اقبال، بانی پاکستان محمد علی جناح اور دوسرے لیڈروں کو کہاں کس کتاب میں کافر قرار دیا ہے؟ باقی رہے اہل توہین اہل تنقیص تو ان کی تکفیر ضرور کی گئی مگر تمہیں توہین کا ملال نہیں تکفیر کا ملال ہے۔ پھر تصویر کا دوسرا رُخ بھی دیکھیں اور زیادہ نہیں تو شیخ نجدی محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید اور مولوی اسماعیل دہلوی کی نام نہاد تقویۃ الایمان لے کر کوئی بھی شخص پڑھ لے مسلمانانِ عالم، سوادِ اعظم کو بات بات پر مشرک بنایا گیا ہے کاش اگر مفتری مصنف ہوائی باتوں کے بجائے مسئلہ تکفیر کے موضوع پر بعینہ اصل عبارتیں اور حوالہ جات نقل کرتا تو ہم بھی مفصل و مدلل تحقیقی جواب دیتے۔

کیے کی سزا اور صدمہ کی فریاد:

وہابی قلمکار نے صفحہ ۴ پر اعتراف کیا ہے کہ ان کی نام نہاد "انجمن تحفظ حقوق اہلحدیث پاکستان" نے یہ ہے کیے کی سزا جیسی کرو ویسی بھرو کے تحت "تین خونی رشتے" کے عنوان سے یہ جوابی پمفلٹ شائع کیا ہے.........

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

انصاف پسند قارئین غور فرمائیں:

وہابی مصنف نے دل کی بات کہہ دی کہ اس نے اس کتابچہ میں الزام تراشیاں کی ہیں وہ جمعیت اشاعت اہلسنّت کراچی کی جانب سے شائع کردہ رسالے "تین سگے بھائی" سے بد حواس ہو کر جذباتی انداز میں ضد وعناد کے ساتھ محض بدلہ لینے کیلئے یہ کتابچہ شائع کیا ہے وہ خود لکھتا ہے یہ کیے کی سزا ہے اور جمعیت اشاعت اہلسنّت والے ان کے عقائد باطلہ کو بے نقاب کر کے ان کو صدمے نہ دیتے تو وہ یوں الٹی سیدھی الزام تراشیوں کی فریاد نہ کرتے۔ بات ختم ہوئی اس کتاب میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بدلہ لینے، دل کی بھڑاس نکالنے کیلئے لکھا گیا ہے باقی قلمکار کا یہ کہنا سراسر

خلاف واقع ہے اس میں کچھ حقیقت نہیں وہ ہمارے سربستہ راز کھولنے اور ہمیں رسوا کرنے میں
ناکام ونامراد ہے اور اگر وہ ایسا سوچتا ہے تو اس کی خوش فہمی ہے ہم تو بفضلہٖ تعالیٰ اس بدباطن کے
افتراءات اور معاندانہ الزامات کی دھجیاں اڑا رہے ہیں جس سے خود وہابیوں کے سربستہ راز کھلتے
جارہے ہیں اور خود ان کی اپنی رسوائیاں ہورہی ہیں۔ کیونکہ ہم جھوٹے کا تحقیقی تعاقب کر کے اس کو
اس کے گھر تک پہنچا رہے ہیں۔

کتابچہ اپنے موضوع کے برعکس:

عام مصنفین واہل قلم کا طرز بیان اور اسلوب تحریر یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے موضوع اور
عنوان کے تحت لکھتے ہیں لیکن ہمارے مخاطب وہابی قلمکار کا کوئی اصول نہیں اس کا قلم اندھے کی
لاٹھی کی طرح چلتا ہے اور بے لگام ہوکر چلتا ہے مصنف میں شرم حیاء اور غیرت ہوتی تو وہ بحوالہ
کتب معتبرہ مدلل انداز میں اپنی کتاب کے عنوان کے مطابق اہلسنّت وجماعت اور قادیانی
مزارئیوں، شیعوں رافضیوں کے ایک جیسے عقائد ثابت کرتا مگر یہ مصنف کا ذہنی خلفشار اور قلبی
انتشار ہے کہ وہ کبھی کچھ لکھتا ہے کبھی کچھ بکتا ہے یہ مصنف کی علمی بے بضاعتی ہے کہ وہ اپنی کتاب
کے نام پر جم کر دلائل وشواہد نہیں لاسکا اور خود ہی اپنا کذاب ومفتری ہونا ثابت کردیا۔ جبکہ ہم
بفضلہٖ تعالیٰ ہر بات بحوالہ کتب تحریر کر کے اس کی کذب بیانیوں کا راز طشت ازبام کررہے ہیں۔

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

غیر مقلد کے حوالہ جات کا تحقیقی تجزیہ وعلمی محاسبہ:

ہم نے غیر مقلد کی نام نہاد تصنیف کی بنیادی اور اصولی کمزوریاں اور بے اصولیاں
واضح طور پر ظاہر کردیں اب آیئے ہم اس کے الزامات وحوالہ جات کا تحقیقی تجزیہ اور علمی محاسبہ
کر کے اس کا ناطقہ بند کرتے ہیں سرتاپا جاہل مطلق نے صفحہ ۵ پر عنوان قائم کیا ہے کہ:۔

"شیعیت، بریلویت، مرزائیت"

اس کے ذیل میں لکھا ہے شیعہ سنی بھائی بھائی...... یہ دعویٰ ہمارا یا ہمارے اکابر کا نہیں

خود غیر مقلدین کا ہے جیسا کہ ہم ابھی آگے چل کر بیان کریں گے مگر اس نجدی قلمکار نے حوالہ کچھ نہیں دیا جس سے ثابت ہوا یہ نعرہ اور دعویٰ ہمارا نہیں کہ شیعہ سنی بھائی بھائی۔ البتہ مصنف نے اپنی خر دماغی اور بے حیائی سے یہ لکھا ہے کہ:۔

"بریلویت کے امام اول کا شجرہ نسب دیکھا جائے تو ناموں کا وہی انداز اور سلسلہ موجود ہے جو اہل تشیع کے ہاں رائج ہے امام احمد رضا بن نقی علی خان بن رضا علی خان بن کاظم علی خان۔" (ص ۵)

ہم اس جاہل و مجہول وہابی رائٹر سے پوچھتے ہیں کہ:۔

(۱) کیا نام کا اثر عقیدہ پر پڑتا ہے؟

(۲) مرزائیوں قادیانیوں کے دجال و کذاب نبوت کے جھوٹے دعویدار کا نام غلام احمد ہے اور منکر حدیث پرویزیوں کے رہنما کا نام بھی غلام احمد پرویز ہے یہ نام مسلمانوں جیسے ہیں تو کیا یہ مردود مسلمان ہو گئے......؟

(۳) پھر دیکھنا یہ ہے کہ یہ نام احمد رضا۔ نقی علی خان۔ رضا علی۔ کاظم علی سادات کرام، اہل بیت اطہار آل رسول خانوادۂ بتول کے پہلے تھے یا شیعہ رافضیوں کے پہلے تھے اور مسلمان یہ نام رکھیں گے تو شیعوں کی اتباع میں رکھیں گے یا آل رسول سادات کرام اہل بیت اطہار کی اتباع میں رکھیں گے......؟

(۴) معاذ اللہ! اگر یہ نام شیعوں رافضیوں ہی کے ہیں تو کیا معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ائمہ اہل بیت، اکابر سادات کرام نعوذ باللہ شیعہ تھے......؟

کچھ تو شرم و حیا کرنی چاہئے۔

غیر مقلد اکابر علماء کے نام:

ہم بحوالہ کتب ثابت کرتے ہیں کہ وہابیوں غیر مقلدوں کے اکابر نام نہاد علماء کے نام بھی علی حسن حسین ہیں کیا یہ سب شیعہ رافضی دشمنان صحابہ کرام تھے؟

ملاحظہ ہو غیر مقلدوں کے ایک بہت بڑے امام نواب الوہابیہ کا نام مولوی صدیق حسن

بھوپالی ہے ان کے والد کا نام حسن اور دادا کا نام علی الحسنین اور بیٹے کا نام میر علی اور میر نور الحسن ہے۔(الشمامتہ العنبر یہ وکتاب ابجد العلوم جلد ۳)

غیر مقلدین کے شیخ الکل کا نام مولوی ڈپٹی نذیر حسین دہلوی ہے غیر مقلدین کے ایک بہت ہی نامور وہابی مولوی کا نام ابوسعید محمد حسین بٹالوی ہے۔(البریلویہ ص ۲۱ وکتاب الاقتصادنی مسائل الجہاد)

قنوج کے ایک غیر مقلد وہابی مولوی کا نام رستم علی ابن علی اصغر اور ایک دوسرے مولوی کا نام مولوی غلام حسین ابن مولوی حسین علی مدراس کے ایک وہابی مولوی کا نام مولوی محمد باقر ہے کتاب بالاربعین میں مولوی عبدالحق غزنوی وہابی نے کئی مولویوں کے نام یہ لکھے ہیں مولوی غلام علی بن الحافظ محمود ص ۲۹، مولوی محمد معصوم مدرس مدرسہ تقویت الاسلام امرتسر ص ۳۰ مولوی محمد علی میر واعظ پنجاب ص ۳۰، مولوی گل حسن ص ۳۴ مولوی محمد حسین ص ۳۸، مولوی شیخ حسین بھوپالی ص ۳۹، مولوی احمد علی مدرس میرٹھ ص ۴۱، مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی ص ۴۴، مولوی محمد منعفت علی ص ۵۱ یہ کتاب مولوی عبدالجبار غزنوی غیر مقلد کی تصدیق شدہ ہے اس کے علاوہ اور بہت سے بکثرت وہابی مولویوں کے نام علی۔ حسن۔ حسین وغیرہ پر ہیں لہٰذا" تین خونی رشتے" کے بے بصیرت مصنف کو چاہئے اپنے ان سارے مولویوں کو شیعہ رافضی دشمن صحابہ قرار دے۔

سیدنا مجدد اعظم اور روافض زمانہ:

امام اہلسنّت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ العزیز نے اپنے عہد میں جس قدر رافضیوں شیعوں کا رد بلیغ ورد شدید فرمایا کوئی دوسرا ایسا نظر نہیں آتا اگر غیر مقلد وہابی قلمکار اندھا نہ ہو تو سیدنا اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ مبارکہ فتاویٰ رضویہ کی بارہ ضخیم جلدوں کا بالغ نظری سے مطالعہ کر ڈالے اس کے علاوہ روافض کے رد و ابطال میں مندرجہ ذیل کتب بھی آپ کا علمی تحقیقی شاہکار ہیں مگر اندھوں کو کچھ نظر نہیں آتا۔

(۱) غایۃ التحقیق فی امامت العلی و الصدیق (۲) رد الرفضہ

(۳) جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوہ　(۴) الادلۃ الطاعنۃفی اذان الملاعنۃ

(۵) الزلال الانقی

الغرض شیعوں رافضیوں کی بداعتقادیوں کے ردوابطال میں امام اہلسنت رضی اللہ تعالی عنہ کی فقیر کے علم کے مطابق ۱۲۲ اہم کتب اور بے شمار فتاویٰ موجود ہیں کوئی کچھ پڑھے تو پتہ چلے۔

غیر مقلدین کا شیعہ رافضی ہونے کا اقرار:

اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اب ہم ایسا زناٹے دار حوالہ نقل کر رہے ہیں جس سے غیر مقلدین وہابیہ کی وہابیت نجدیت کا برج الٹ جائے گا اور ان کی اندرونی حقیقی شیعیت رافضیت بے نقاب ہو جائے گی ملاحظہ ہو غیر مقلدین وہابیوں کے مفسر و محدث اور علامہ مولوی وحید الزماں بقلم خود اعتراف واقرار کرتے ہیں کہ:۔

"غیر مقلد اہلحدیث شیعہ ہیں اھل الحدیث ھم شیعة علی یحبون اھل بیت رسول اللہ ﷺ.................اہلحدیث شیعانِ علی ہیں رسول اللہ ﷺ کے اہلبیت سے محبت و موالات رکھتے ہیں"۔(ہدیۃ المہدی ص ۱۰۰ از مولوی وحید الزمان)

ایران اور بریلی:

مگر چونکہ مصنف معاند نے بلاثبوت ایران اور بریلی کے تعلق کا بھی ذکر کیا ہے اور ریکارڈ و ثبوت پیش نہیں کیا اسلئے ہم چاہتے ہیں کہ ایران اور غیر مقلدین کے اندرونی حقیقی دلی اتحاد کی نقاب کشائی کردیں اور سرراہ غیر مقلدوں کے دل میں چھپی شیعیت رافضیت کا راز طشت ازبام کردیں۔

وہابی مولوی ایران میں:

"۱۹۸۲ میں عالمی سیرت کانفرنس تہران میں اتحاد امت کے موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے گوجرانوالہ کے اہل حدیث (غیر مقلد وہابی) مولوی بشیر الرحمٰن مستحسن نے اپنی تقریر میں کہا کہ:۔

"اب تک جو کچھ کہا گیا ہے وہ قابل قدر ضرور ہے قابل عمل نہیں (وہابی شیعہ

کا) اختلاف ختم کرنا ضروری ہے مگر اختلاف ختم کرنے کیلئے اسباب اختلاف کو مٹانا ہوگا فریقین کی جو کتب قابل اعتراض ہیں ان کی موجودگی اختلاف کی بھٹی کو تیز تر کر رہی ہے کیوں نہ ہم ان اسباب ہی کو ختم کر دیں اگر آپ (شیعہ رافضی ہم وہابیوں سے) صدق دل سے اتحاد چاہتے ہیں تو تمام روایات کو جلانا ہوگا جو ایک دوسرے کی دل آزاری کا سبب ہیں ہم بخاری (شریف) کو آگ میں ڈالتے ہیں آپ اصول کافی کو نذر آتش کر دیں آپ اپنی فقہ صاف کریں ہم اپنی فقہ صاف کر دیں گے"

(آتشکدہ ایران ص ۱۰۹ ندیم بک ہاؤس لاہور ۱۹۸۴ء از اختر کاشمیری)

قارئین کرام! دیکھا آپ نے غیر مقلد وہابی نجدی شیعوں رافضیوں سے محبت اخوت و اتحاد کی پینگیں بڑھانے کیلئے خفیہ ایران جاتے ہیں اور شیعوں سے اتحاد کرنے کیلئے اتنے بے قرار ہیں کہ حدیث پاک کی عظیم ترین کتاب بخاری شریف تک جلانے کو تیار ہیں ایران کے یہ خفیہ دورے کس حقیقت کی غمازی کرتے ہیں۔؟

شیعہ "علماء" کے لئے ویزے:

قارئین حیران ہوں گے غیر مقلد وہابیوں کے در پردہ شیعہ رافضی نام نہاد علماء سے ایسے پکے اندورنی تعلقات اور گہری ہم آہنگی ہے کہ غیر مقلدوں کے مایہ ناز لیڈر جھوٹی کتاب البریلویہ کے مصنف مولوی احسان الہٰی ظہیر شیعہ علماء کو عرب مما لک کے ویزے تک دلاتے رہے ہیں اس راز کا پردہ فاش بھی خود غیر مقلد وہابی مولوی کرتے ہیں وہابیوں کے مولوی حافظ عبدالرحمٰن مدنی غیر مقلد مولوی احسان الہٰی ظہیر کو مخاطب کرتے ہوئے اور چیلنج دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ:۔

"اسی طرح الشیعہ والسنۃ لکھنے کے باوجود شیعہ علماء کے لیے عرب مما لک کے ویزے کے لئے کوشش کرنے ....کو بھی موضوع مباہلہ بنالیجئے۔

شیعہ علماء کو ویزے دلانے کی کوشش اندرونی اعتقادی مسلکی ربط و تعلق

کے بغیر تو نہیں ہو سکتی۔ (حافظ عبدالرحمٰن مدنی ہفت روزہ اہلحدیث ۳ اگست ۱۹۸۴ء ص ۷)۔

نجدیو! وہابیو! غیر مقلدو! یہ ہے تمہارا سربستہ راز تم اندرونی مضبوط اعتقادی رشتے شیعوں سے رکھتے ہو اور الزام ہمیں دیتے ہو

ترے قول اور فعل میں ہے فرق بعد المشرقین

گو زبان و قلب میں کچھ فاصلہ اتنا نہیں

شاید انہی وہابی النسل پاکستانی غیر مقلدوں کی کوششوں سے وہابیوں سعودیوں کی نجدی حکومت اور ایران کی رافضی حکومت میں گہرے سیاسی اعتقادی رشتے بھی قائم ہو چکے ہیں اور وہاں شیعوں کو مذہبی آزادی ہے اور وہ مجلس بھی کرتے ہیں۔

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

کی شان اقدس میں گستاخی کا ناپاک الزام قائم کرتے ہوئے مصنف نے حدائق بخشش حصہ سوم سے لکھا ہے امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ

تنگ و چست ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار

مگر وہابی مصنف نہ جانے کون سے عالم میں ہے اسے کچھ خبر ہی نہیں، دنیا جانتی ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے نعتیہ کلام کے صرف دو حصے ہیں تیسرا حصہ سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے وصال شریف کے بہت بعد حضرت مولانا محبوب علی خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ خطیب مدن پورہ بمبئی نے مختلف شعراء کا کلام جمع کر کے شائع کیا تھا وہ اس وقت ریاست پٹیالہ میں خطیب تھے انہوں نے نابھہ پریس نابھہ والوں سے چھپائی کا معاملہ طے کیا تو انہوں یہ شرط رکھی کہ ہمارا اپنا کاتب کتابت کرے گا حضرت مولانا نے ان پر اعتماد کر لیا مگر وہ کاتب بد مذہب بدعقیدہ دشمن اہلسنّت وہابی تھا اس نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کے اشعار کے ساتھ خلط کر کے یہ اشعار بھی شامل کر دیئے جو درحقیقت اُم زرع وغیرہ مشرکہ خواتین کے بارے میں تھے اور جس کا ذکر مسلم

شریف، ترمذی شریف اور نسائی شریف وغیرہ کتب احادیث میں موجود ہے مگر مولانا مفتی محبوب علی خان قدس سرہ اس کتابت کی تصحیح نہ کر سکے اور یہ اشعار غلط ترتیب سے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی منقبت کے ذیل میں خلط ہو کر چھپ گئے مگر اس کے باوجود آپ یہ حصہ سوم اُٹھا کر دیکھیں" قصیدہ درمناقب شریفہ اُم المومنین محبوبہ سید المرسلین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا" کی منقبت کے بعد موٹی سرخی "علیحدہ" لکھ کر درج کئے گئے ہیں جب یہ اشعار علیحدہ کی سرخی کے ساتھ ہیں ہی علیحدہ تو پھر حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان اقدس میں کیسے ہو گئے؟ اگرچہ کتاب حصہ سوم میں علیحدہ کا لفظ موجود ہے مگر صفحہ ۳۶ کی بڑی سرخی کے ذیل میں ہیں اس لئے وہابی نجدی وغیرہ فرقہائے باطلہ عوام کو خواہ مخواہ مغالطہ اور دھوکہ دیتے ہیں یہ ان کی عیاری ومکاری ہے حالانکہ فقیر اپنی کتاب، قہر خداوندی، برق آسمانی، محاسبہ دیوبندیت وغیرہ میں بار بار اس کی وضاحت کر چکا ہے اور دوسرے علمائے اہلسنت اور خود حضرت علامہ مفتی محبوب علی خان صاحب علیہ الرحمۃ بھی وضاحت کر کے غلطیوں کا تصحیح نامہ شائع کر چکے نیز سنی رسائل و جرائد میں صحیح صورتحال واضح کر چکے مگر وہابی ہٹ دھرم ضدی قوم ہے یہ ماننے کو تیار نہیں۔ چاہے کوئی ہزار دفعہ تردید کرے کڑوروں بار وضاحت کرے۔ اور پھر کمال یہ کہ اس خالص جھوٹ کی بنیاد پر لکھتا ہے یہ سوچ شیعہ ذہن کی پیداوار ہے جو خاص خونی رشتے کی بناء پر ایران سے بریلی منتقل ہوئی۔ اس کو کہتے ہیں چوری اور سینہ زوری ہٹلر کے اس مقولہ پر عمل ہے کہ:۔

"جھوٹ اس تسلسل اور وثوق سے بولو کہ لوگ سچ کا گمان کرنے لگیں"

بریلویت اور مرزائیت:

قارئین کرام نے اچھی طرح دیکھ لیا کہ وہابی قلمکار ہزار فریب و فراڈ اور چکر بازی و جعلسازی کے باوجود سنی بریلوی اور شیعہ رافضی کا خونی رشتہ ثابت نہیں کر سکا اور اپنے دعویٰ کی معقول دلیل نہیں لا سکا اور اس عنوان کو تشنہ و نا کام و نا تمام چھوڑ کر صفحہ ۶ پر بڑی بے حیائی سے یہ عنوان قائم کر دیا:۔

"بریلویت اور مرزائیت"

آیئے اس عنوان پر بھی اس کذاب ومفتری کا منہ کالا کرتے ہیں جاہل مطلق نجدی وہابی قلمکار اپنا نامہ اعمال سیاہ سے سیاہ تر کرتے ہوئے لکھتا ہے دو بھائیوں کا تذکرہ تو آپ نے پڑھ لیا اب باپ بیٹے کا خونی رشتہ اور باہمی محبت بھی دیکھئے تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ شرعی معاملات میں معصوم عن الخطاء صرف اور صرف انبیاء کی جماعت ہے.......... مگر بریلوی لکھتے ہیں کہ:

"اعلیٰ حضرت کی زبان وقلم کا یہ حال دیکھا کہ مولیٰ تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا ہے اور زبان وقلم نقطہ کے برابر خطا کرے اس کو ناممکن فرمادیا۔"

نجدی لکھتا ہے کہ:۔

دیکھئے کس قدر لطیف انداز میں ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا گیا ہے۔(خونی رشتے ص ۷)

ہم کہیں گے مصنف دل کا تو اندھا تھا ہی اس نے اپنا عقل کا اندھا ہونا بھی ثابت کردیا عقل بھی چوپٹ ہوگئی اس کے عقل وشعور اور علم پر جہالت وضلالت اور بے دینی کا گھٹا ٹوپ اندھیر چھایا ہوا ہے اس کو کچھ نہیں سوجھتا حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو خود مانتا ہے کہ معصوم ہوتے ہیں لیکن اس کے برعکس کتاب انوار رضا کے مرتب نے امام اہلسنّت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معصوم نہیں لکھا بلکہ وہ یہ لکھ رہا ہے کہ:۔

"اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ حضرت کی زبان وقلم کو اپنی حفاظت میں لے لیا۔"

جاہل مطلق کو معصوم ومحفوظ کا فرق بھی معلوم نہیں؟ یہ کیا ختم نبوت پر ڈاکہ ثابت کیا ہے یہ کیا باپ بیٹے کا رشتہ ثابت کیا یہ کیا خونی رشتہ ثابت کیا؟ کیا شرم وحیا اور دیانت کا جنازہ نکل گیا۔کیا یہ حقیقت نہیں کہ ان گستاخوں کا علم سلب کرلیا گیا ورنہ بتایا جائے کیا انبیاء علیہم السلام کا معصوم ہونا اولیاء اللہ کے محفوظ ہونے کے ہم معنی وہم مفہوم ہے اور دونوں کی شرعی حیثیت ایک ہے صحیح حدیث سے ثابت کرو ورنہ اہل حدیث کہلانا چھوڑ دو چلو اور کچھ نہیں تو نجدی مصنف صرف اتنا بتائے اور گونگا ہوکر نہ بیٹھ جائے تمہارے مولوی وحید الزماں، مولوی صدیق حسن بھوپالی، مولوی محمد

حسین بٹالوی، مولوی سعید بنارسی، مولوی اسماعیل غزنوی، مولوی داؤد غزنوی مولوی عبد الجبار ،مولوی ثناء اللہ امرتسری معصوم تھے یا نہیں اگر وہ معصوم تھے تو تم نے اور تمہارے اکابر نے لطیف انداز میں ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا اور مرزا قادیانی تمہارا باپ ہوا اور تم اس کے بیٹے ہوئے اور اگر وہ معصوم نہیں تھے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے ان مولویوں کو یا ان کے بعد آجکل کے وہابی مولویوں کو گناہ وخطا سے حفاظت میں بھی نہیں لیا کیونکہ تمہارے ذہن کے مطابق تمہارے مذہب میں گناہ و خطا سے محفوظ ہونا معصوم ہونے کے ہم معنی ہے تو پھر تمہارے جدید وقدیم کبیر وصغیر نئے پرانے مولوی گناہ وخطا سے محفوظ نہ ہوئے وہ گناہ وخطا کے مرتکب ہوتے رہے تو خود بتاؤ گناہ گار خطاوار مولویوں کی اقتداء میں تمہاری تمام نمازیں باطل اور ضائع ہوکر مردود ہوئیں یا نہیں؟ کیونکہ احادیث مبارکہ میں تو متقی پرہیز گار صالح امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے کا حکم ہے اور تمہارے مولوی نہ معصوم ہیں، نہ محفوظ، نہ گناہوں سے ان کی حفاظت ہوئی تو تم گناہ گار عصیاں شعار مولویوں کی اقتداء میں نمازیں کیوں برباد کرتے ہو......؟

الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے

دے آدمی کو موت پر یہ بد ادا نہ دے

وہابیوں کا ختم نبوت پر ڈاکہ۔

اے وہابیو! علم سے جاہل، عقل سے کورے......! تم اہلسنّت کو قادیانیت کا ہمنوا کیا ثابت کروگے ہم ثابت کرتے ہیں کہ خود وہابی نجدی کس طرح ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالتے ہیں چنانچہ بابائے وہابیت مولوی اسماعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان لکھتا ہے کہ:۔

"اس شہنشاہ (اللہ تعالیٰ) کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن اور فرشتے جبرائیل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کرڈالے"۔ (تقویۃ الایمان ص ۳٦)

یہ ہے قادیانیت و مرزائیت کی فرزندگی اور نمک حلالی اور اعتقادی ہمنوائی ہوا اعتقادی

رشتہ داری معاذ اللہ جب اللہ تعالیٰ کروڑوں محمد ﷺ کے برابر پیدا کردے گا تو ختم نبوت کا عقیدہ کیسے باقی رہیگا اور حضور پُر نور نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین کیسے رہیں گے اور پھر جب اللہ تعالیٰ قرآن عظیم میں واضح طور پر فرما چکا کہ:۔

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

ترجمہ:۔ محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں سے پچھلے (آخری نبی) اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اب بتاؤ......! اے عقل اور علم اور دین کے دشمنو......! جب اللہ تعالیٰ اپنے حبیب و محبوب ﷺ کو آخری نبی قرار دے چکا تو اپنے حکم کی خلاف ورزی کر کے معاذ اللہ کذب صریح کا ارتکاب کیسے کرے گا۔ معاذ اللہ......! ثم معاذ اللہ......! اگر کروڑوں محمد ﷺ پیدا کرنے کا نظریہ صحیح تسلیم کرلیا جائے تو ختم نبوت کا کھلم کھلا علی الاعلان انکار ہے جو بلا شک وشبہ ارتداد ہے۔

الجھا ہے پاؤں نجدی کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا:

ممکن ہے وہابی جاہل مستند رائٹر کہہ دے مولوی اسماعیل ہمارا کیا لگتا ہے اور تقویۃ الایمان ہماری کیا لگتی ہے تو پھر ہم اس کے دونوں کان کھینچ کر مشہور نجدی شیخ احمد عبد الغفور عطار کے پاس لے چلیں گے وہ اپنے اور ان کے شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی سوانح عمری میں صاف صاف اقرار و اعتراف کرتے ہیں کہ:۔

"اگرچہ شاہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ جام شہادت سے سرفراز ہو کر خالق حقیقی سے جا ملے تاہم ان کا مشن پوری سرگرمی سے جاری رہا اور شیخ الکل سید محمد نذیر حسین محدث، نواب صدیق حسن خان، مولانا ولایت علی صادق پوری

اور دوسرے اکابر (وہابیہ) نے تجدید احیائے دین کیلئے جان فشانی سے کام کیا"۔ (کتاب شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب ص ۷، تصدیق محمد سلیمان اظہر و تالیف شیخ احمد عبد الغفور عطار ترجمہ (مولانا) محمد صادق خلیل)

اب بتاؤ......! کدھر بھاگو گے، کہاں امان پاؤ گے، کدھر جاؤ گے......؟ اب نواب صدیق حسن بھوپالی کی زبان میں اپنے شیخ سنن قاضی محمد بن علی شوکانی قاضئ یمن کو مدد کیلئے پکارو

زمرۂ رائے در افتاد بار باب سنن

شیخ سنت مدد قاضی شوکان مدد دے

(دیوان نفخ الطیب از بھوپالی)

کیونکہ نواب صدیق حسن بھوپالی بھی مشکل وقت میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ مدد کہہ کر اور قطب الاقطاب سیدی غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یا غوث الاعظم کہہ کر مدد نہیں مانگتے تھے بلکہ اپنے پیشوا قاضی شوکانی سے مدد مانگے تھے۔

اور سنیئے :۔

بات معصوم ہونے اور شیعوں سے اعتقادی یا خونی رشتہ کی چلی ہے تو ہم چند مزید ایسے زناٹے دار حوالے پیش کرتے ہیں جن سے ان کی عصمت انبیاء پر ڈاکے اور روافض سے اعتقادی رشتہ کا مزید ثبوت فراہم ہوگا۔

دیکھیئے! علیہ الصلوۃ والسلام یا علیہ السلام کا اطلاق و استعمال حضرات انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین معصومین کیلئے ہے شیعہ رافضی ائمہ اہل بیت کو معصوم مانتے ہیں وہ بے دریغ و بے دغدغہ علی علیہ السلام، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام، حضرت فاطمہ علیہا السلام لکھتے ہیں مگر اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کرم اللہ وجہہ الکریم، رضی اللہ عنہا لکھتے اور بولتے ہیں۔ دیکھو فتاویٰ رضویہ و بہار شریعت وغیرہم مگر غیر مقلدین چونکہ اپنے بقول شیعان علی ہیں (ہدیۃ المہدی) اس لیے وہ ائمہ اہل بیت کو روافض کی طرح علیہ السلام لکھتے اور بولتے ہیں۔ دیکھئے صاف صاف لکھا

ہے۔ حضرت امیر (علی) علیہ السلام (الشمامۃ العنبر یہ ص ۱۴۴) علی علیہ السلام ص ۱۲۵، فاطمہ علیہا السلام ص ۱۳۲ (الشمامتہ العنبر یہ از مولوی صدیق حسن بھوپالی غیر مقلد وہابی)

اہل علم وانصاف قارئین کرام اب خود سمجھ لیں اور فیصلہ کریں شیعوں کا طرز عمل کون اپنائے ہوئے ہے اور کس کا شیعوں سے اعتقادی رشتہ ہے۔

عشرۂ مبشرہ پر حملہ:

چونکہ وہابی قلمکار کی عقل سلب ہو چکی ہے دل و دماغ پر پھٹکار پڑی ہوئی ہے سیدھی بات سمجھ نہیں آتی، الٹی بات شیخ نجدی شیطان مردود کے اثر سے جلدی دماغ میں فٹ ہو جاتی ہے اس لیے جلیل القدر عظیم المرتبت عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے ضمن میں بات کا بتنگڑ بنا کر لکھتا ہے کہ:۔

"مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ خوش نصیب صرف دس ہیں جنہیں ان کی زندگی میں جنت کی بشارت دی گئی لیکن بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ اعلیٰ حضرت بھی اس بشارت میں شامل ہیں ملاحظہ فرمائیں:۔

آپ مسجد خفیف میں رات کے وقت ٹھہر گئے تھے اور رات کا بڑا حصہ عبادت ریاضت میں صرف کیا تھا اسی رات آپ کو مغفرت کی بشارت ہوئی۔" (غلیظ کتابچہ ص ۷)

انصاف پسند قارئین بتائیں اس واقعہ میں حضرات عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کی ذوات قدسیہ پر کونسا دن دیہاڑے حملہ ہوا ہے۔؟

☆ وہابی مردود کو معلوم ہی نہیں حملہ کسے کہتے ہیں اور حملہ کیا ہوتا ہے۔

☆ دوسرا یہ کہ وہابی نے غور نہیں کیا کیونکہ مقصد مغالطہ دینا اور عوام کو گمراہ کرنا ہے حضرات عشرہ مبشرہ صحابہ کرام کو حضور نبی غیب دان واقف اسرار لوح و قلم ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے یہ آپ کا خداداد علم غیب تھا جس کا وہابی فرقہ منکر ہے۔ حضرات صحابہ کرام عشرہ مبشرہ کو جنت کی

بشارت دی گئی اور امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقعہ مسجد خفیف میں مغفرت کی بشارت مذکور ہے جنت کی بشارت اور مغفرت کی بشارت دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جنت کی بشارت بھی دی جائے تو کیا شان خداوندی اور رحمت مصطفوی ﷺ سے بعید ہے......؟

وہابی نے لکھا ہے کہ:۔

"وہ خوش نصیب صرف دس ہیں جنہیں ان کی زندگی میں زبان اقدس ﷺ کے ذریعہ جنت کی بشارت دی گئی" (غلیظ پمفلٹ ص ۷)

ہم پوچھتے ہیں کیا صرف یہ دس مقدس صحابہ کرام ہی جنت میں جائیں گے ان کے سوا کوئی اور صحابی جنت میں نہیں جاسکے گا؟

اگر تم کہو کہ معاذ اللہ اور کوئی صحابی یا تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنت میں نہیں جائیں گے تو تم لاکھوں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو معاذ اللہ جہنمی قرار دے کر خود پرلے درجہ کے ناری جہنمی ہوئے اور اگر تم کہو کہ تمام صحابہ کرام جنت میں جائیں گے تو پھر تمہاری "صرف" کہاں گئی؟ تم خود اپنے منہ پر تھوک لو ہمارا تو ایمان وعقیدہ ہے بیشک یقیناً تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین قطعاً جنتی ہیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کسی کو جنت کی بشارت دی گئی کسی کا اظہار نہ فرمایا۔ ہم پوچھتے ہیں تمہارے وہابی علماء اور نجدی پیشوا غیر مقلد رہنما ابن تیمیہ، محمد علی شوکانی، محمد بن عبد الوہاب نجدی، ڈپٹی نذیر احمد دہلوی، مولوی وحید الزماں، نواب صدیق حسن بھوپالی، مولوی سعید بنارسی، مولوی اسماعیل غزنوی، مولوی عبد الجبار غزنوی، مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی، مولوی داؤد غزنوی، مولوی ثناء اللہ امرتسری وغیرہم جنتی ہیں یا جہنمی ہیں۔؟

اگر تم کہو یہ سب جہنمی ہیں تو ہم فوراً تسلیم کرلیں گے اور اگر تم کہو یہ سب ملاں جنتی ہیں تو تم ان کو دنیا میں جنت کی بشارت دینے والے کون ہوتے ہو حضور نبی غیب داں سلطان دو جہاں ﷺ نے تو اس دنیا میں صرف دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جنت کی بشارت دی تھی تم منصب

نبوت ورسالت پر فائز ہو کر اپنے سارے مولویوں کو جنت کی بشارت کیوں اور کیسے دے رہے ہو
ایک طرف تو تم منصب نبوت ورسالت پر فائز ہو کر اپنے ساری مولویوں کی بشارت دے رہے ہو
اور دوسری طرف تم نے اپنے مولویوں کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ عشرہ مبشرہ صحابہ کرام کے برابر بنادیا
اور تم نے خود بھی اپنے مولویوں کو جنتی کہہ کر اور دنیا میں بشارت دے کر عشرہ مبشرہ پر دن دہاڑے
حملہ کر دیا

شرم تم کو مگر نہیں آتی

ہاں یا تو صاف صاف کہو تمہارے وہابی مولوی جن کا اوپر ذکر ہوا ہرگز ہرگز جنتی نہیں ہیں
خالص جہنمی ہیں ورنہ سیدنا مجدد اعظم امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر
اعتراض کیسا اور کیوں؟

تمہاری تحقیق اپنے ہاتھوں سے خود ہی خودکشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا

قرآن عظیم کا اعلان حق:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَائُوْکَ فَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلُ
لَوَجَدُو اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○

ترجمہ:۔ اور اگر وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے
حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت
فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اب بتاؤ وہابیو! قرآن عظیم سے کہاں بھاگو گے مسلمان گناہ کر کے اپنی جانوں پر ظلم
کریں تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کی بارگاہ اقدس میں بھیج رہا ہے اور وہاں توبہ واستغفار کر کے
معافی طلب کی جارہی ہیں اور بارگاہ رسالت سے مغفرت اور شفاعت کا پروانہ مل رہا ہے۔ کیا اس
آیت پر ایمان نہیں۔؟

جاہل مطلق و بے بصیرت وہابی پمفلٹ نگار لکھتا ہے کہ:۔

"عشرہ مبشرہ کے سوا نہ کسی کو جنت کی بشارت، نا کسی کو مغفرت کی بشارت"

مگر یہ احادیث کثیرہ کے خلاف ہے حضور نبی غیب دان علیہ الصلوۃ والسلام کا ان دس مقدس باعظمت جلیل القدر عظیم المرتبت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جنت کی بشارت دینے کا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں کہ ان کے سوا کسی کو بھی جنت اور مغفرت کی بشارت نہیں اور نہ کوئی جنت میں جائے گا نہ کسی کی مغفرت ہوگی آیئے احادیث شریفہ ملاحظہ ہوں۔

احادیث مبارکہ کا جلوہ:

تمام فوائد اور بزار و ابو یعلی مسند اور طبرانی کبیر اور حاکم بافادہ صحیح مستدرک میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:۔

ان فاطمة احصنت محرمها الله و ذريتها على النار

ترجمہ:۔ بیشک فاطمہ نے اپنی حرمت نگاہ رکھی تو اللہ عزوجل اسے اور اس کی ساری نسل کو آگ (نار دوزخ) پر حرام کردیا۔" (الحدیث)

بتاؤ......! یہ جنت کی بشارت اور مغفرت ہے یا نہیں۔؟

ابن عساکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:۔

انما سميت فاطمة لان الله فطمها و ذريتها عن النار يوم القيمة

ترجمہ:۔ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نام اس لئے ہوا کہ اللہ عزوجل نے اسے اور اس کی نسل کو روز قیامت تک آگ سے محفوظ فرمادیا (الحدیث)

آگ سے محفوظ فرمانا، جنت میں جانا اور جنت کی بشارت اور مغفرت ہے یا نہیں......؟

مغفرت اور دوزخ سے آزادی:

نجدی رائٹر بزعم جہالت کہتا ہے کہ عشرہ مبشرہ کے سوا حضور علیہ الصلوۃ السلام نے اس دنیا میں کسی کو بھی جنت و مغفرت کی بشارت نہیں دی کاش کہ جاہل مطلق مشکوۃ شریف باب الصوم و

رویتہ ہلال دیکھ لیتا آیئے ہم دکھاتے ہیں۔

وهو شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة واخره عتق من النار

یعنی رمضان المبارک وہ مہینہ ہے کہ جس کا اول رحمت، اوسط (درمیان) مغفرت اور آخر جہنمی کی آگ سے نجات ہے۔ (مشکوۃ ص ۱۷۴)

اب وہابی مصنف کس جہنم میں پڑے گا کیونکہ وہ عشرۂ مبشرہ کے علاوہ کسی کے لیے مغفرت کا قائل نہیں اور کسی دوسرے کی مغفرت کو عشرۂ مبشرہ پر دن دہاڑے حملہ قرار دیتا ہے۔ تعجب ہے۔ اہلحدیث کہلوا کر حدیث شریف کا کھلم کھلا انکار اور حدیث سے فرار ہے یا نہیں؟

شرم تم کو مگر نہیں آتی

بتاؤ.....! سارے مسلمان روزہ دار مغفرت اور جہنم سے آزادی کی اس بشارت میں شامل ہیں یا نہیں؟

اگر ہیں تو پھر مسجد خفیف میں امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مغفرت پر اعتراض کیسا؟

امام حسن امام حسین رضی اللہ عنہما "نوجوانان جنت کے سردار":

سیدنا امام حسن مجتبیٰ اور امام عالی مقام سید الشہداء سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما کو حضور پرنور نبی غیب دان سلطان کون مکان ﷺ نے نہ صرف جنتی بلکہ نوجوانان جنت کا سردار ہونے کی بشارت دی مشکوۃ شریف میں ہے:۔

عن ابی سعید قال قال رسول الله ﷺ الحسن والحسین سید اشباب اهل الجنة رواه الترمذی مشکوۃ باب مناقب اهل البیت (ص ۵۷۰)

ترجمہ:۔ حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں

خاتون جنت:

اسی طرح حدیث شریف میں خاتون جنت سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ

تعالیٰ عنہا کو تمام جنتی بیبیوں (خواتین جنت) کی سردار قرار دیا مگر وہابی قلمکار احادیث مبارکہ سے جاہل و بے خبر کہتا ہے کسی کو جنت کی بشارت نہیں دی گئی حالانکہ سیدہ فاطمہ کو نہ صرف جنت کی بشارت دی گئی بلکہ خواتین جنت کا سردار قرار دیا گیا۔ سبحان اللہ۔ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور آپ کی اولاد کو جہنم کی آگ سے نجات کی بشارت کی چند احادیث اوپر بحوالہ نقل ہوئیں مگر وہابی قلمکار اس کو حضرات عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم پر دن دہاڑے حملہ قرار دے کر اپنے لیے جہنم الاٹ کروا رہا ہے۔

مادر زاد ولی اور بچپن کا واقعہ:

گمنام وہابی محقق نے بدزبانی اور بے حیائی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا موقع بے موقع الٹی سیدھی خرافات اگلتا ہی رہا اور اپنے گستاخ دہن سے بول و براز کی طرح گند اگلتا ہی رہا۔ ایام طفولیت (کمسنی) میں اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت نے بے پردہ بازاری عورتوں کو پہلی نظر سے دیکھتے ہی فوراً اپنے لمبے کرتہ کا دامن آنکھوں پر کر لیا اور مبارک نظروں کو چھپا لیا وہابی اس واقعہ پر سگ بدطینت کی طرح یوں بھونکتا ہے کہ:۔

"بھلا تین ساڑھے تین برس کا بچہ دل کے بہکنے اور ستر کے بہکنے کے جنسی راز سے کیونکر واقف ہو سکتا ہے"......(ص ۸ کتابچہ مذکورہ)

مگر اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت قدس سرہ کی یہ روشن کرامت کہ مصنف مجہول دو تین سطر پہلے خود اقرار کرنے کے باوجود خود اپنی تکذیب کرتے ہوئے بڑی بے حیائی اور بے شرمی سے خود ہی یوں بکواس کرتا ہے کہ:۔

"اعلیٰ حضرت اپنے بچپن ہی سے جنسی امراض میں مبتلا تھے"۔ (ص ۹)

اب وہابی قلمکار کو چاہئے اپنا منہ کالا کر لے اور پرانے جوتوں کے ہار گلے میں ڈال کر ٹاور براستہ بندر روڈ مزار قائد تک ایک چکر لگائے اور لوگوں کو بتاتا رہے کہ مجھ پر اعلیٰ حضرت پر الزام تراشی کی پھٹکار پڑی تھی میں متضاد و متعارض خرافات بک رہا تھا اس لئے یہ سزا میں نے خود اپنے لیے تجویز کی ہے۔

انصاف پسند قارئین غور فرمائیں کہ وہابی قلمکار دو تین سطر پہلے تو خود لکھ رہا ہے کہ:۔

"تین ساڑھے تین برس کا بچہ دل کے بھٹکنے اور ستر کے بھٹکنے کے جنسی راز سے کیونکر واقف ہوسکتا ہے۔"

اور دو تین سطر بعد دوسرے ہی سانس میں لکھتا ہے کہ:۔

"اعلیٰ حضرت اپنے بچپن ہی سے جنسی امراض میں مبتلا تھے۔"

ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم

نجدی نے جو بھی بات کی بس واہیات کی

بہر حال اس واقعہ کی تغلیط کیلئے وہابی رائٹر نے قرآن وحدیث سے کوئی دلیل نقل نہیں کی حالانکہ یہ لوگ بیس رکعت تراویح، آمین بالجہر اور رفع یدین پر اپنی رٹی ہوئی حدیثیں موقع بے موقع پڑھنا شروع کر دیتے ہیں معلوم ہوا کہ اس موضوع پر ان کے پاس کوئی حدیث صحیح تو کیا ضعیف بھی نہیں ہے۔

مزہ بھی ثواب بھی:

مصنف نے مسخرہ بن کر مراثیانہ انداز میں مذکورہ بالا عنوان قائم کر کے بھی محض تماشہ کرنا چاہا وہ لکھتا ہے کہ (اعلیٰ حضرت..........فتویٰ صادر فرماتے ہیں کہ:۔

"زن وشوہر کا باہم فرج وذکر کو بنیت صالحہ (چھونا یا ٹٹولنا) موجب اجر وثواب ہے"۔

پھر لکھتا ہے ہمیں بریلوی مکتبہ فکر سے اعلیٰ حضرت کی اس فکر پر تین سوالوں کے جوابات مطلوب ہیں۔

(۱) کیا اس فتوے سے اعلیٰ حضرت کا نادرزادولی ہونا ثابت ہوتا ہے......؟

(۲) ان اعضاء مخفیہ (فرج وذکر) کو چھونے یا ٹٹولنے سے نیت صالحہ (نیک نیت) کیسے ہوسکتی ہے......؟

(۳) کیا کوئی بریلوی یہی عمل کر کے اس کا اجر وثواب بنیت صالحہ ایصال کے طور پر اعلیٰ حضرت

کی روح کو بخش سکتا ہے......؟

(غلیظ کتابچہ)

جواباً گزارش ہے:۔

(۱)اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت کو تم مادرزاد ولی تو کسی صورت میں مان ہی نہیں سکتے کیونکہ جب تم حضور پرُ نور امام الانبیاء کے عظیم الشان معجزات اور بے پناہ فیوض و برکات اور امام الاولیاء سیدنا غوث اعظم سرکار بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے شمار ولاتعداد کرامات وتصرفات کا شرک وبدعت کہہ کر کھلم کھلا علی الاعلان صاف انکار کرتے ہو تو تم سے کوئی توقع نہیں کہ تم امام اہلسنّت کے ولی اللہ ہونے کا اقرار کرو۔ ویسے ہم تمہارے اس سوال پر خود تم سے چند سوالات کرتے ہیں:۔

☆ پہلا یہ کہ اس واقع میں کونسی بات ولایت کے منصب وعظمت کے منافی ہے زبانی کلامی غلاظت نہ بکھیرنا بلکہ صحیح حدیث سے جواب دینا کہ یہ عبارت فلاں صحیح حدیث کے خلاف ہے اور منصب ولایت کے منافی ہے۔

☆ دوسرا یہ کہ وہابی خود بتائے نکاح اور شادی بیاہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

☆ تیسرا یہ کہ نکاح سنت اور باعث ثواب ہے یا حرام وگناہ ہے؟ (بس اگر نکاح سنت ہے اور بسا اوقات فرض وواجب تو حقوق زوجین کی ادائیگی کی نیت سے میاں بیوی کا باہمی میل ملاپ حرام وگناہ ہے یا سنت وثواب......؟

☆ چوتھا یہ کہ اگر حرام وگناہ ہے تو صحیح حدیث سے دلیل اور ثبوت دو۔

☆ پانچواں یہ کہ اگر سنت ہے تو پھر سنت پر عمل مورد طعن ومورد الزام ومورد تمسخر کیوں......؟

☆ چھٹا یہ کہ جب خاوند اور بیوی باہمی میل ملاپ کے وقت ذکر وفرج کے مس کا حق شرعی رکھتے ہیں تو پھر چھونے اور ٹٹولنے میں کونسی شرعی قباحت ہے اور اس کی شرعی دلیل کیا ہے..........؟ صحیح حدیث سے اس کی ممانعت وحرمت ثابت کی جائے۔

ہمیں افسوس ہے کہ بے حیاء کی بے حیائی کا جواب دینے کیلئے عرض کرنا پڑ رہا ہے کہ:۔

☆ تمہارے نزدیک اپنی بیوی منکوحہ سے مجامعت حلال ہے یا حرام اگر حرام ہے تو کیا غیر مقلد بغیر مجامعت کے چھومنتر سے اپنی نسل بڑھا رہے ہیں؟

☆ پھر یہ کام حرام و گناہ ہے تو حرام کار گناہ گار وہابی امام مسجد کیسے بن جاتے ہیں۔؟

☆ اور اگر میاں بیوی کا باہمی میل ملاپ مجامعت حلال ہے اور سنت ہے تو کیا اس پر ثواب نہیں ،اگر نہیں تو اس کی کیا دلیل ہے

☆ اور اگر ثواب ہے تو اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے واقع پر اعتراض کیسا؟

☆ مجامعت کی صورت میں اپنے اجزائے مخصوصہ کا استعمال ہوتا ہے جبکہ ہاتھ سے چھونا یا ٹٹولنا اس کی نسبت کم ہے تو جب وہ کام ہی شرعاً جائز ہے تو یہ اس کی نسبت چھوٹا کام ناجائز و حرام اور گناہ کس دلیل سے ہو گیا۔؟

☆ کیا وہابی مولوی اپنی بیویوں سے بغیر ہاتھ لگائے اور بغیر ذکر و فرج کے استعمال کیے مجامعت کرتے ہیں؟

☆ میاں بیوی کے میل ملاپ مجامعت اور حقوق زوجین کی شرعی حیثیت کیا ہے۔؟

الٹی کھوپڑی کے وہابیو! کچھ تو جواب دو اور ہاں یہ بھی بتا دینا کہ اگر تمہارے نزدیک نکاح جائز اور سنت ہے حقوق زوجین میاں بیوی کا باہمی میل ملاپ سنت ہے اور سنت کام پہ یقیناً ثواب ہوتا ہے اگر تمہارے نزدیک یہ کام سنت اور ثواب ہے تو پھر کیا تم یہ ثواب ابن تیمیہ، محمد علی شوکانی، محمد بن عبد الوہاب نجدی، صدیق حسن بھوپالی، ڈپٹی نذیر حسین دہلوی، مولوی وحید الزماں، مولوی ثناء اللہ امرتسری، مولوی ابرہیم میر سیالکوٹی، داؤد غزنوی، اسماعیل غزنوی، عبد الجبار غزنوی، محمد حسین بٹالوی، سعید بنارسی کی روح کو پہنچا رہے ہو......؟

چلو فاتحہ میں کھانے اور پھل فروٹ نہ رکھو محض میاں بیوی کے باہمی میل ملاپ و مجامعت کا اکیلا ثواب تو تمہیں اپنی دلیل کے مطابق ضرور ضرور اپنے اکابرین کو پہنچانا چاہئے۔ جو جواب تمہارا وہی جواب ہمارا

آئینہ ایام میں آج اپنی ادا دیکھ

خدائی دعوی کا الزام:

بوکھلاہٹ اور بے چینی کے عالم میں انصاف و دیانت اور حقیقت پسندی کو بالائے طاق رکھ کر مفتری مصنف صفحہ ۱۰ پر سیدنا امام احمد رضا پر خدائی دعوی کا سراسر جھوٹا اور ناپاک الزام لگا کر ابدی روسیاہی مول لیتا ہوا لکھتا ہے:۔

"امام بریلویت اور خدائی دعوی"

نواب رام پور کی بیگم بیمار پڑ گئیں اعلیٰ حضرت نے فرمایا اگر رفض (شیعیت) سے توبہ نہ کی تو ماہ محرم میں رام پور میں مر جائے گی نواب رام پور اور بیگم نینی تال چلے گئے مسجد شہید گنج کانپور کے ہنگامہ کے سلسلہ میں لیفٹیننٹ گورنر مسٹر مسٹن نے نواب کو رام پور بلوایا بیگم ساتھ آئی اور آتے ہی مر گئی (ملخصاً ص ۹)

اس واقعہ کو وہابی رائٹر اپنی اندھی بصیرت سے اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالی عنہ کا خدائی دعوی سمجھ رہا ہے اور بڑے ذلیل انداز میں بازاری خرافات بک رہا ہے اور پھر لکھتا ہے قارئین کرام نے ملاحظہ فرمایا کہ اعلیٰ حضرت نے نواب صاحب کی بیگم کے مرنے کا مہینہ اور جگہ قبل از وقت بتادی اس سے جو کچھ ثابت کرنا مقصود ہے وہ عوام الناس سے مخفی نہیں اسی کے برعکس آپ قرآنی نظریہ بھی ملاحظہ فرمائیں چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَّمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوْتُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

ترجمہ:۔ بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ (بارش) اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کمائے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا بے شک اللہ تعالی جاننے والا خبردار ہے۔ (سورہ لقمان آیت نمبر ۳۴)

اس آیت کے نقل کرنے کے بعد مصنف لکھتا ہے کہ:۔

قرآن کا بیان یہ ہے کسے کہاں مرنا ہے یہ بات اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا لیکن بریلویوں کے امام کہتے ہیں میں بھی جانتا ہوں کیا یہ دعوی خدائی صفات سے متصف ہونے کا نہیں ہے اور قرآن پاک کی اس آیت کے منافی نہیں اور قرآن کی کسی آیت کی مخالفت انکار ہے اور انکار کفر سے خالی نہیں اب عوام الناس خود فیصلہ کریں کہ ایسا شخص امام اہلسنّت تو درکنار مسلمان کہلانے کا بھی حق رکھتا ہے؟ (غلیظ کتابچہ ص ۱۱)

جواباً گزارش ہے کہ:۔

اذا تم العقل نقص الکلام کلام کا بے ہودہ ہونا عقل کا نہ ہونا ہے۔

ہم قطعاً وثوق سے کہتے ہیں کہ امام اہلسنّت سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت قدس سرہ کے بغض وعناد کے باعث وہابی رائٹر کی عقل چوپٹ ہوگئی ہے ہم اس کے دماغ میں نجدیت کے سارے کلبلانے والے کیڑے جھڑکا دیتے مگر کیا کریں یہ کتاب علم غیب کے موضوع پر نہیں ورنہ ہم قرآن واحادیث وتفاسیر اور خود غیر مقلد وہابیوں کے گرو گھنٹالوں کی معتبر کتابوں سے ثابت کرتے کہ اگرچہ یہ پانچ علوم اللہ تعالی جل وعلا کے لئے خاص ہیں مگر اللہ تعالی نے اپنے کرم کریمانہ سے یہ علوم بھی اپنے پیارے محبوب نبیوں رسولوں کو اور اپنے خواص مقبول بندوں کو عطا فرمائے ہیں بلاشبہ بغیر عطائے خداوندی ان علوم خمسہ کو غیر خدا کے لئے ماننا یقیناً حتماً قطعاً شرک ہے مگر بعطاءِ الٰہی ماننا ہرگز ہرگز کفر وشرک نہیں مگر افسوس اور المیہ یہ ہے کہ وہابی قلمکار نے اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ کا ترجمہ بھی اپنی مخصوص وہابیانہ گستاخ عقل سے جمہور مفسرین کے خلاف من پسند کیا ہے۔ یعنی "بے شک اللہ تعالی جاننے والا خبردار ہے۔" حالانکہ جمہور مترجمین ومفسرین اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ کا ترجمہ "بے شک اللہ جاننے والا اور خبر دینے والا ہے" کیا ہے۔ مگر وہابیوں کے لئے یہ بات بڑی تکلیف دہ ہے کہ اللہ تعالی اپنے پیارے محبوب نبیوں رسولوں، ولیوں کو کیوں دیتا ہے اس طرح تو

ہمارا فتنہ وشر کا کاروبار ختم ہو جائے گا۔

اسی آیت کی تفسیر میں تفسیر احمدی میں لکھا ہے:۔

ولک ان تقول ان علم الخمسة وان کان لایعلمها احدا لا الله لکن یجوز ان یعلمها من یشاء من محبیه و اولیائه بقرینة قوله تعالی ان الله علیم خبیر بمعنی الخبر

یعنی:۔تو کہہ سکتا ہے کہ ان پانچ چیزوں کا علم اگر چہ خدا کے سوا کسی کو نہیں ہے لیکن وہ اپنے محبین واولیاء سے جس کو چاہے ان پانچ چیزوں کا علم عطا فرمادے اس پر قرینہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے آخر میں فرمایا ہے بے شک اللہ جاننے والا اور خبر دینے والا ہے۔

اسی آیت کے متعلق تفسیر صاوی میں ہے:

(قوله وما تدری نفس ما ذا تکسب غدا) ای من حیث ذاتها واما باعلام الله للعبد فلا مانع منه کالانبیاء و بعض الاولیاء قال تعالی و یحیطون بشی من علمه الا بما شاء وقال الله تعالی عالم الغیب فلا یظهره علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول قال العلماء وکذا ولی فلا مانع من کون الله یطلع بعض عباده الصلحین علی بعض هذه المغیبات فتکون معجزة للنبی و کرامة للولی ولذلک قال العلماء الحق انه لم یخرج نبینا من الدنیا حتی اطلعه علی تلک الخمس

یعنی:۔آیت میں جو فرمایا ہے کوئی نفس نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نفس خود بخود اپنی ذات سے نہیں جانتا لیکن اللہ تعالیٰ کے بتانے سے نفس کل کی بات جان لے تو اس سے کوئی روکنے والا نہیں جیسے انبیاء واولیا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں احاطہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی معلومات کا مگر جتنے کا احاطہ وہ چاہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ غیب جاننے والا ہے پس نہیں مسلط کرتا ہے اپنے غیب پر کسی کو مگر جس کو پسند کرلے رسول سے۔علماء نے فرمایا ایسے ہی بعض ولی پس اس بات سے کوئی روکنے والا نہیں کہ اللہ عزوجل اپنے بعض نیک بندوں کو ان پانچ غیوب میں سے بعض کا علم عطا فرمائے تو نبی کے لئے معجزہ ہوگا اور ولی کے لئے کرامت اور اسی لئے علماء نے فرمایا ہے کہ

حق یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا سے رحلت نہیں فرمائی یہاں تک کہ اللہ تعالی نے آپ کو ان پانچوں غیبوں پر مطلع فرمایا۔ وللہ الحمد

شرح جامع صغیر میں علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لکن قد تعلم باعلم اللہ تعالی فان ثمہ من یعلمھا وقد وجدنا ذلک لغیر واحد کما راینا جماعۃ علموا متی یموتون وعلموا ما فی الارحام حال حمل المراۃ وقبلہ

ترجمہ:۔ مگر خدا کے بتائے سے کبھی اوروں کو بھی ان پانچ چیزوں کا علم ملتا ہے بے شک ایسے موجود ہیں جو ان غیبوں کو جانتے ہیں اور ہم نے متعدد اشخاص ان کے جاننے والے پائے ایک جماعت کو ہم نے دیکھا کہ انہیں معلوم تھا کب مریں گے اور انھوں نے عورت کے حمل کے زمانہ بلکہ حمل سے بھی پہلے جان لیا کہ پیٹ میں کیا ہے۔ اور آج کل تو بڑی بڑی مشینوں اور طبی آلات کے ذریعہ ڈاکٹر سرجن لوگ معلوم کر لیتے ہیں کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے لڑکا ہے یا لڑکی کیا یہ سب شرک ہے......؟

یعنی جو کوئی ان پانچ چیزوں میں سے کسی چیز کے علم کا دعویٰ کرے اور اسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف نسبت نہ کرے کہ حضور علیہ السلام کے بتانے سے مجھے یہ علم حاصل ہوا تو وہ مدعی اپنے دعوی میں جھوٹا ہے۔ اس سے روشن ہے کہ رسول اللہ ﷺ پانچوں غیبوں کو جانتے ہیں اور ان سے جو چاہیں جسے چاہیں بتاتے ہیں۔ وللہ الحمد۔

پھر امام قرطبی نے شرح صحیح مسلم میں، علامہ عینی اور علامہ احمد قسطلانی نے شرح صحیح بخاری میں ایسا ہی فرمایا۔ علامہ ابراہیم باجوری شرح قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں:

لم یخرج ﷺ من الدنیا الا بعد ان اعلمہ اللہ تعالیٰ بھذہ الامور (ای الخمسۃ)

ترجمہ:۔ رسول اللہ ﷺ دنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے حضور ﷺ کو ان پانچوں غیبوں کا علم دے دیا۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ اپنے مکتوبات جلد اول مکتوب سہ صد و دہم میں فرماتے ہیں:۔

"ہر علم غیب کہ مخصوص باد ست سبحانہ خاص رسل را اطلاع می بخشد۔"

"یعنی جو علم غیب اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہے اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ رسولوں کو اس پر اطلاع بخشتا ہے۔

اور حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی سورہ جن کی تفسیر میں تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں:

"مطلع نمی کند بر غیب خاص خود ہیچکس را مگر کسے را کہ پسند می کند و آں کس رسول باشد خواہ از جنس ملک وخواہ از جنس بشر مثل حضرت محمد ﷺ و اظہار بر غیوب خاصۂ خود می فرماید۔"

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے خاص غیب پر کسی کو مطلع نہیں فرمایا۔ مگر اس کو جسے اللہ تعالیٰ پسند فرمائے اور وہ رسول ہو خواہ فرشتوں میں سے ہو خواہ انسانوں میں سے جیسے حضرت محمد رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنے خاص غیب پر مسلط فرماتا ہے۔ آپ نے بیان کیا کہ یہ پانچ چیزیں اللہ تعالیٰ کے خاص غیب ہیں۔

اور حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی رحمہما اللہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ اللہ عزوجل اپنے محبوب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ و دیگر برگزیدہ رسولوں کو اپنے خاص غیوب پر مطلع فرماتا ہے۔

نوٹ:۔ یاد رہے کہ حافظ الحدیث علامہ جلال الدین سیوطی اور امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروق قدس سرہما کو اکابرین وہابیہ غیر مقلدین نے ہدیۃ المہدی ص ۹۹ کرامات اہلحدیث ص ۲۲ اور الشمامۃ العنبریہ میں معتبر مانا ہے لہذا کوئی وہابی غیر مقلد حوالہ جات کا انکار نہیں کر سکتا۔ (محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی)

اگر ہم بعطاء الٰہی حضرات انبیاء واولیاء کے لئے کتب احادیث وتفاسیر سے دلائل پیش کریں تو یہ کتاب بہت طویل وضخیم ہو جائے گی۔ بکثرت احادیث سے کل کی بات تو کیا قیامت کا آنا اور قیامت کی نشانیاں بھی حضور پر نور ﷺ نے بیان فرمادیں ماں کے پیٹ میں کیا ہے بارش کب آئے گی بعطاء خداوندی سب کچھ از روئے احادیث محبوبان خدا کے لئے ثابت ہے۔

مگر بے خبر بے خبر جانتے ہیں

"ہدیۃ المہدی" میں قیامت کا علم:۔

غیر مقلدین وہابیہ کے پیشوائے اعظم مولوی وحید الزماں نے ہدیۃ المہدی مترجم ص ۱۹۳ پر ایک عنوان "قیامت کب آئے گی" کے تحت حضور نبی اکرم رسول محترم ﷺ کے لئے قیامت کی بکثرت علوم غیبیہ کی خبریں تسلیم کی ہیں۔ اگر ہم مفصل بیان کریں تو کتاب بہت طویل ہو جائے گی۔

غیر مقلد وہابی مولویوں کو علوم خمسہ:۔

انبیاء ومرسلین علیہم السلام کے لئے بعطائے الٰہی علوم غیبیہ علوم خمسہ کو کفر وشرک قرار دینے والے وہابی غیر مقلد اپنے مولویوں کے لئے یہ علوم مانتے ہیں دیکھئے کتابچہ تین خونی رشتے کے صفحہ ۱۱ پر بحوالہ قرآن مجید لکھا ہے کہ "جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کمائے گا" ملخصاً۔ مگر ماؤں کے پیٹ میں کیا ہے یہ وہابی مولوی بھی جانتے ہیں کون کب مرے گا ان کے اپنے بقول وہابی مولوی بھی جانتے ہیں لہٰذا اپنے بقول قرآن عظیم کی رو سے کافر ومشرک خود ہوئے۔

کافر ہوئے جو آپ تو میرا قصور کیا

جو کچھ کیا وہ تم نے کیا بے خطا ہوں میں

غیر مقلد وہابی مولویوں کا خدائی دعویٰ:۔

سیدنا امام اہلسنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے متعلق وہابی رائٹر نے بیگم نواب رام پور

کے رام پور میں مرنے کی خبر پر بزعم جہالت "امام بریلویت اور خدائی دعویٰ" کی سرخی لگا کر سورہ لقمان میں علوم خمسہ کی نفی کی رو سے اس کو کفر و شرک قرار دیتے ہوئے خدائی دعویٰ قرار دیا تھا مگر آیئے ہم ثابت کرتے ہیں یہ علوم خمسہ تو وہابی اپنے مولویوں کے لئے بھی مانتے ہیں اور بقول خود اقراری کافر و مشرک بنتے ہیں۔ دیکھئے مشہور و معروف غیر مقلد وہابی مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی شاگرد مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی اپنے مولوی قاضی محمد سلیمان منصور پوری کی کرامات کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ:۔

"پٹیالہ میں ایک گیندے شاہ نامی مستانہ فقیر تھا جو ہر وقت شراب میں مخمور رہتا تھا...... ایک بار قاضی جی کا ادھر سے گزر ہوا وہ احترام کے طور پر اٹھ بیٹھا آپ نے فرمایا سائیں جی شراب حرام ہے اس سے تائب ہو جایئے اب آپ کے آخری دن ہیں...... چنانچہ اس واقعہ سے تین دن بعد وہ انتقال کر گیا اور شیرانوالہ گیٹ کے پاس مدفون ہوا۔"

(کرامات اہلحدیث ص۲۲،۲۳)

بتایئے......! وہابیوں کا اپنے بقول یہ خدائی دعویٰ ہے یا نہیں؟ اور وہابی اپنے ہی فتوی سے کافر و مشرک ہوئے یا نہیں......؟

وہابی مولویوں کو ماں کے پیٹ اور کل کے علم کا دعوی:۔

وہابی اپنے مولویوں کو وسیلہ بھی مانتے ہیں اور مشکل کشا بھی جانتے ہیں اور حضرات انبیائے کرام اولیائے عظام کے علوم غیبیہ کا انکار کرنے والے اپنے مولویوں کے لئے علوم غیبیہ اور کل کی خبر اور ماں کے پیٹ میں کیا ہے کا بھی علم رکھتے ہیں ملاحظہ ہو لکھتے ہیں کہ:۔

"فضل الدین زمیندار کا بیان ہے میرے پاس کوئی گائے بھینس نہ تھی کہ گھر والوں کو دودھ گھی مل سکتا پاس کوئی رقم بھی نہ تھی کہ گائے بھینس خریدی جا سکتی ایک بوڑھی بھینس تھی جس سے ہم مایوس ہو چکے تھے کہ اب وہ گابھن نہیں

ہو سکتی کیوں کہ بہت بوڑھی اور کمزور ہو چکی ہے میں نے مولانا (غلام رسول قلعوی وہابی) سے عرض کیا کہ دعا کریں خدا کوئی دودھ گھی کا انتظام کر دے آپ (مولوی غلام رسول قلعوی) نے فرمایا تمہاری وہی بھینس گابھن ہو چکی ہے اور عنقریب بچہ دینے والی ہے وہ مدت تک دودھ دیتی رہے گی تم فکر مت کرو فضل الدین وہابی کا بیان ہے کہ سچ مچ کہ تھوڑے ہی دنوں بعد وہ بھینس دودھ دینے لگی اور قریبا گیارہ دفعہ اس کے بعد سوئی (بچہ دیا) اور مدت دراز تک دودھ دیتی رہی۔" (کرامات اہلحدیث ۱۶)

قارئین کرام غور فرمائیں کہ:۔

(۱) فضل الدین وہابی نے اپنے مولوی غلام رسول قلعوی وہابی سے دودھ گھی کے لئے دعا کرائی وہ ڈائریکٹ (براہ راست) بھی اللہ تعالی سے مانگ سکتا تھا یہ وسیلہ ہوا۔

(۲) وہابی مولوی نے غیب کی خبر دی کہ وہابیوں کی بھینس گابھن ہے عنقریب بچہ دینے والی ہے اور مدت دراز تک دودھ دیتی رہے گی یہ غیب کی خبریں ہیں اس بات کا علم ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے اور کل کیا ہوگا اور مدت (طویل عرصہ) تک دودھ دینے کا علم ہے۔

وہابی مولوی کو کل کی خبر اور غیب کا علم:۔

لکھتے ہیں، میاں محمد چٹو لاہور میں ایک مشہور (وہابی) سوداگر تھا بیان کرتا ہے کہ:۔

"میں نے بہت سے گھوڑے بغرض فروخت کشمیر روانہ کئے مگر تین مہینے گزر گئے کوئی گھوڑا فروخت نہ ہوا میں مولانا (غلام رسول قلعوی وہابی) کی خدمت میں حاضر ہوا (غیر خدا کے پاس گیا) کہ حضرت دعا کیجئے (وسیلہ طلب کیا) بہت نقصان ہو رہا ہے اور مفت کا روزانہ خرچ پڑ رہا ہے (گھوڑے اور ملازم راشن کھا رہے ہیں) آپ (وہابی مولوی) نے فرمایا (کل کی غیب کی خبر دی) میاں ترے گھوڑے والی کشمیر نے خرید لیئے ہیں

تین ہزار منافع ملا ہے...... دوسرے دن خط آ گیا کہ سب گھوڑے فروخت ہو گئے اور تین ہزار منافع ہوا۔" (کرامات اہلحدیث ۱۶)

کل کی خبر دے کر کل نکی خبر مان کر مشرک ہوئے۔

وہابی مولوی کا علم غیب اور مشکل کشائی:۔

ایک وہابیوں کا وہابیت شکن واقعہ اور سنیئے:۔

"فضل الدین نمبر دار مان ضلع گوجرانوالہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک ساہوکار (دولت مند) سے بارہ سو روپیہ قرض لیا تھا وہ مجھے بہت تنگ کر رہا تھا چنانچہ ایک بار تو اس نے مجھے (مقدمہ کرنے کا) نوٹس دے دیا میں (غیر اللہ) مولانا (غلام رسول وہابی) کی خدمت میں حاضر ہوا اپنی غربت و ناداری کا ذکر کیا...... آپ نے فرمایا گھبراؤ نہیں جاؤ چار آدمی ساتھ لے کر اس سے حساب کرو بائیس روپے نکلیں گے...... فضل الدین وہابی حیران ہوا میں نے ابھی تک اسے دیا لیا تو کچھ نہیں بھلا بائیس روپے کیوں کر نکلیں گے؟ آپ (وہابی مولوی) نے فرمایا جاؤ تو بائیس روپے سے زیادہ نہیں نکلیں گے وہ چند دوستوں کو ساتھ لے کر گیا اور ساہوکار (سیٹھ) سے کہا بہی کھاتہ لاؤ اور میرا حساب صاف کر لو تو ساہوکار (سیٹھ) نے بہی نکالی تو دیکھا تو اس کے حساب میں کہیں لکھا ہے فلاں تاریخ کو اتنی گندم لی۔ اتنا تمبا کو وصول ہوا اتنی کپاس آئی علی ہذا القیاس سارا حساب لگایا تو بقایا صرف ۲۲ روپے نکلے ساہوکار بھی حیران تھا کہ یہ کیا ماجرا ہے...... ملخصاً (کرامات اہلحدیث ص ۱۵)

قارئین کرام غور فرمائیں یہ حقوق العباد کا معاملہ تھا وہابی اپنی نام نہاد کرامت (جادوگری) سے بارہ سو روپے ہضم کر گئے یہ علیحدہ بات ہے لیکن وہابی مولوی کو کل کی بات دور دراز رکھے ہوئے بہی کھاتوں میں بارہ سو کا صرف بائیس روپے ہونے کا علم غیب کیسے ہو گیا؟ یہ سب خالص شرک اور کفر ہے یا نہیں؟ (کرامات اہل حدیث ص ۱۵)

کاش کہ یہ وہابی مولوی صاحب آج زندہ ہوتے تو پاکستان کے ذمہ مختلف ممالک کا اربوں ڈالر کا بین الاقوامی قرضہ اور اس کا سود ایک جھٹکے میں گھر بیٹھے بغیر ادا کیے بے باک کرا دیتے اور تمام بہی کھاتوں اور رجسٹروں میں ۲۲/۲۲ روپے لکھ کر صاف کر دیتے اگر اسی رنگ ڈھنگ کا کوئی دوسرا مولوی ہو تو وہابیوں کو پیش کر دینا چاہیے۔

ماں کے پیٹ کا علم :۔

وہابی مولوی قاضی محمد سلیمان منصور پوری کی کرامتوں کے ذیل میں لکھا ہے :۔

"جب آپ حج کو جا رہے تھے تو فرمایا کہ عبدالعزیز کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا (یعنی اپنا پوتا) اس کا نام معزالدین رکھنا چنانچہ ایسا ہی ہوا (یعنی لڑکا پیدا ہوا) (کرامات اہلحدیث ص ۲۵)

موت کا علم :۔

وہابی مولویوں کو اپنے بقول موت کا علم غیب بھی ہے کہ کون کہاں مرے گا، ملاحظہ ہو :۔

"جب آپ (قاضی سلیمان) سن ۱۹۳۰ء میں حج کو روانہ ہونے لگے تو نماز جمعہ کے بعد فرمایا کہ میرا یہ آخری جمعہ ہے اگر اس اثناء میں کسی کو تکلیف پہنچی ہو تو کہہ دے میں معافی مانگ لوں گا کئی لوگ تاڑ گئے اب آپ واپس نہیں آئیں گے آپ کو کشف کے طور پر اپنی موت کا علم ہو چکا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا واپسی پر آپ جہاز میں انتقال کر گئے۔ (کرامات اہلحدیث ص ۲۵)

مولوی سلیمان روڑوی وہابی کو موت کا علم :۔

لکھا ہے :۔

"تحصیل سرسہ (ضلع حصار) میں ایک بہت بڑے رئیس اور نواب تھے ان کی صاحبزادی بیمار ہو گئی کئی علاج کیے افاقہ نہ ہوا، انھوں نے چاہا کہ

مولوی صاحب کو بلایا جائے وہ دم کر دیں گے تو شفاء ہو جائے گی چنانچہ
آپ کی طرف آدمی آیا آپ جانے کے لئے تیار ہوئے سواری منگوائی گئی
معاً آپ نے فرمایا اب جانا فضول ہے لڑکی کا تو انتقال ہو گیا چنانچہ آدمی
جب واپس گیا تو معلوم ہوا کہ ٹھیک اسی وقت جب مولوی صاحب نے
فرمایا تھا اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی تھی۔"
اس سے معلوم ہوا کہ نص قرآنی کے خلاف وہابی مولوی کو موت کا علم تھا۔

ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمائیے:۔

"ایک روز علی الصبح آپ فرمانے لگے تو بھائی آج ہمارے پیرومرشد (مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی) بہشت میں پہنچ گئے...... چنانچہ بعد میں جو اطلاعات آئیں ان سے معلوم ہوا کہ ٹھیک اسی وقت اسی دن امام (مولوی عبدالجبار صاحب) کا انتقال ہوا جس دن مولوی (سلیمان روڑوی) صاحب نے علی الصبح ہم سے کہا تھا۔" (کرامات اہلحدیث ص ۳۱)

لو صاحب......! وہابی مولوی کو نہ صرف موت کا علم ہو گیا بلکہ تجہیز و تکفین و نماز جنازہ و تدفین، عذاب و قیام قیامت پل صراط و میزان کی منزلیں طے کئے بغیر ایک دم جنت میں بھی دیکھ لیا، یہ ہے وہابی مولویوں کی وسعت علم غیب کا حال اب پڑھو:۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ ۚ وَ يُنَزِّلُ الۡغَيۡثَ ۚ وَ يَعۡلَمُ مَا فِى الۡاَرۡحَامِ ؕ وَمَا تَدۡرِىۡ نَفۡسٌ مَّاذَا تَكۡسِبُ غَدًا ؕ وَّمَا تَدۡرِىۡ نَفۡسٌ بِاَىِّ اَرۡضٍ تَمُوۡتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ خَبِيۡرٌ

امام الانبیاء ہونے کے دعویٰ کا الزام لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰذِبِيۡنَ کا انعام:۔

وہابیوں پر جھوٹ بولنے اور لکھنے کی کچھ ایسی پھٹکار پڑی ہے کہ عنوان خواہ کچھ بھی ہو اپنے جھوٹے مذہب کو سچا ثابت کرنے کے لئے جھوٹ ضرور بولیں گے اپنے اس نصب العین کے

تحت وہابی رائٹر صاحب نے ملفوظات اعلیٰ حضرت سے مندرجہ ذیل عبارت نقل کر کے کس قدر شرمناک جاہلانہ سراسر خلاف واقع غلط تاثر دیا ہے۔عبارت یہ ہے

"مولوی سید امام احمد صاحب......خواب میں زیارت اقدس ﷺ سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لے جارہے تھے عرض کی یارسول اللہ کہاں تشریف لے جارہے ہیں آپ نے فرمایا برکات احمد کے جنازہ کی نماز پڑھنے الحمد للہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت صفحہ ۲۷ امطبوعہ کراچی)

جواباً گزارش ہے کہ:۔

وہابی جی سے ارادی وغیر ارادی طور پر جھوٹ سرزد ہو ہی جاتا ہے اس واقعہ میں مولوی سید امام احمد لکھتا ہے حالانکہ صحیح نام مولوی سید امیر احمد صاحب ہے اور اصل ان کے نقل کردہ الفاظ "امام الانبیاء ہونے کا دعویٰ" یہ سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی عبارت میں ہیں ہی نہیں خود وہابی رائٹر کی نقل کردہ عبارت کوئی منصف مزاج پڑھ سکتا ہے کہ کہاں اور کن الفاظ میں "امام الانبیاء" ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔اس کا اصل جواب تو لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ ہی ہے۔

دوم یہ کہ وہابی صاحب اس حوالہ کے ذیل میں نمک مرچ لگا کر یہ غلط تاثر دیتا ہے کہ:۔

"میرے مسلمان بھائیو! آپ غور فرمائیں کہ کس طرح ناموس رسالت پر دیدہ دلیری کے ساتھ ڈاکہ ڈالا گیا ہے...... بتایا جائے شان رسالت میں گستاخی کس چیز کا نام ہے۔"ملخصاً

وہابی صاحب منہ چڑانے نقل اتارنے ناموس رسالت پر ڈاکہ ڈالنے اور شان رسالت میں گستاخی قرار دینے سے پہلے اپنے وہابی مذہب کا جنازہ نکالو اور اپنی عقل کا ماتم کرو اور پہلے یہ تسلیم کرو کہ واقعی حضور پرنور نبی اکرم ﷺ بحیات حقیقی حسی دنیاوی زندہ ہیں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو یہ علم غیب ہے کہ میرا کون امتی کہاں فوت ہوا ہے۔کس وقت فوت ہوا ہے کس وقت نماز

جنازہ ہوگی۔ پھر یہ بھی تسلیم کرو کہ بعداز وصال حضور علیہ الصلوۃ والسلام جہاں چاہیں تشریف لے جاسکتے ہیں جلوہ آرائی فرماسکتے ہیں یہ سب فضیلتیں تسلیم کر کے پھر گستاخی اور توہین اور ڈاکہ ڈالنے کا الزام لگاؤ۔ عقل کے دشمنو اور سچائی کے مخالفو! جب تمہارے کتاب التوحیدی اور تقویۃ الایمانی مشرکانہ مذہب میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو یہ فضیلتیں یہ عظمتیں حاصل ہی نہیں، یعنی نہ وہ اپنی قبرانور میں بحیات حقیقی زندہ ہیں، نہ انہیں معاذ اللہ اپنے غلاموں اور امتیوں کے انتقال کرنے اور نماز جنازہ پڑھنے کی خبر ہے، نہ وہ بعداز وصال اپنی قبرانور سے کہیں تشریف لے جاسکتے ہیں، نہ کسی کی نماز جنازہ میں شامل ہوسکتے ہیں تو پھر یہ ناموس رسالت پر ڈاکہ اور شان رسالت میں گستاخی کیسے ہوگئی......؟

اور پھر ملفوظات اعلیٰ حضرت میں "امام الانبیاء کی امامت کا دعوی" کے یہ الفاظ بعینہ دکھاؤ ورنہ ڈوب مرو۔

وہابی صاحب نے محض مغالطہ دینے اور الٹا چکر چلانے کے لئے ناموس رسالت پر ڈاکے اور شان رسالت میں من گھڑت گستاخی کا فارمولا گھر بیٹھے تیار کرلیا وہابی اپنی کتابوں رسالوں میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو معاذ اللہ اپنے جیسا بشر اور بڑا بھائی قرار دیتے ہیں کیا یہ بے ادبی گستاخی نہیں؟ وہابی قلمکار نے دراصل یہ سمجھا کہ حضور اقدس سید عالم ﷺ جب کہیں کسی نماز میں شرکت فرمائیں گے تو وہ ہماری طرح مقتدی بن کر پیچھے ہی کھڑے ہوں گے حالانکہ حضور پرنور نبی اکرم رسول محترم ﷺ کی یہ شان ہے کہ امام امامت کر رہا ہے عین اس وقت حضور علیہ السلام تشریف لائیں جب جماعت ہو رہی ہے تو آپ امام کے امام ہوں گے اور نماز پڑھانے والا امام آپ کا مقتدی ہوگا۔

بخاری شریف اور مدارج النبوۃ میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا ایام علالت میں ایسے وقت تشریف لانے کا واقعہ درج ہے جب حضرت سیدنا صدیق اکبر عتیق اطہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا رہے تھے حدیث پاک کے یہ الفاظ ہیں **كنا نقتدى بابى بكر وابوبكر كان يقتدى**

برسول اللہ ﷺ یعنی ہمارے امام ابوبکر صدیق تھے اور ان کے امام امام الانبیا ﷺ تھے اور پھر یہ خواب کا واقعہ ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے جس عالم میں جلوہ گری فرمائی اسی عالم میں نماز جنازہ پڑھی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ تو صرف یہ بتانا چاہتے تھے کہ ایسے مقبول بارگاہ الٰہی اور محبوب بارگاہ رسالت پناہ بزرگ جناب مولوی برکات احمد صاحب قادری کی میں نے نماز جنازہ پڑھائی چنانچہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے جلوہ آرائی فرمائی۔ پھر سوچنے کی بات یہ بھی ہے کہ یہ خواب کا واقعہ ہے اور یہ خواب عین اسی وقت تو مولوی سید امیر احمد صاحب کو نظر نہیں آ رہا تھا جس وقت جنازہ کی نماز پڑھائی جا رہی تھی اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ اس عالم ظاہری میں نماز جنازہ پڑھا رہے تھے یقیناً یہ خواب نماز جنازہ سے آگے پیچھے نظر آیا ہوگا تو پھر یہ مفروضہ اس میں کہاں سے کود پڑا کہ میں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو معاذ اللہ نماز پڑھائی اور معاذ اللہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام میرے مقتدی تھے اور میں ان کا امام تھا

الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے موت نجدیوں کو پر یہ بد ادا نہ دے

اور پھر نجدی وہابی فریب وفراڈ سے کام لینے کی بجائے خود یہ بتائے کہ حضور نبی اکرم رسول محترم ﷺ اور دیگر انبیاء علیھم السلام اپنی مقدس قبر میں بحیات حقیقی زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں یا نہیں؟ معراج کے سفر پر جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے براق برق رفتار کا ملک مصر سے گزر ہوا تو متعدد کتب احادیث میں ہے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے (الحدیث) اور ابو یعلی نے اپنی مسند میں اور امام بیہقی نے کتاب حیات الانبیاء میں روایت کی ہے کہ:۔

عن انس رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی ﷺ قال الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں۔

تو ثابت ہوا یقیناً ہمارے آقا و مولی ﷺ بھی اپنی قبر انور روضہ مطہر میں نمازیں پڑھتے ہیں اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے اور نجدی وہابی قلمکار پر اس کا جواب لازم ہے کہ جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام اپنی قبر انور میں نمازیں پڑھتے ہیں تو قبر انور مسجد نبوی ہی کے ایک حصہ میں ہے تو کیا معاذ اللہ ثم معاذ اللہ حضور اقدس ﷺ مسجد نبوی کے امام کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں؟ اگر وہابی کہیں کہ ہاں ایسا ہی ہے تو پھر ناموس رسالت پر ڈاکہ اور شان رسالت میں گستاخی کے الزامات خود وہابیوں اور وہابی قلمکار پر لگتے ہیں اور وہابی قلمکار اپنے اصول پر خود بے ادب گستاخ اور توہین رسالت کا مرتکب قرار پاتا ہے اور پھر یہ بات اور یہ الفاظ سیدنا اعلیٰ حضرت کے کلام میں ہیں ہی نہیں کہ معاذ اللہ حضرت امام تھے اور سرکار دو عالم ﷺ مقتدی" خائن مصنف کی دغا بازی کے یہ الفاظ ملفوظات میں ہیں ہی نہیں۔

(معاذ اللہ) خدا کی شادی کی کہانی افتراء و بدزبانی عبارت میں کھینچا تانی:۔

وہابی وہ نابکار نسل ہے کہ اللہ تعالیٰ سبوح وقدوس کی شان میں تحقیر آمیز گستاخانہ الفاظ کے استعمال سے باز نہیں آتی وہابی قلمکار بہرحال بریلویوں کو نیچا دکھانے اپنے اکابر کی ذلتوں کا بدلہ لینے کے لئے ملفوظات اعلیٰ حضرت صفحہ ۱۳ سے عبارت تو یہ نقل کرتا ہے:۔

> "حضرت سیدی موسی سہاگ مشہور مجاذیب میں سے تھے احمد آباد میں ان کا مزار شریف ہے میں زیارت سے مشرف ہوا ہوں زنانہ وضع رکھتے تھے ایک بار شدید قحط پڑا بادشاہ قاضی و اکابر جمع ہو کر حضرت (موسی سہاگ) کے پاس دعا کے لئے گئے (وہ) انکار فرماتے رہے میں کیا دعا کے لائق ہوں جب لوگوں کی آہ وزاری حد سے گزری تو ایک پتھر اٹھایا دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے اور آسمان کی طرف منہ اٹھا کر فرمایا مینہ بھیجئے یا اپنا سہاگ لیجئے یہ کہنا تھا کہ گھٹائیں پہاڑ کی طرح امڈ کر آئیں جل

تھل بھر دیئے۔" (غلیظ کتابچہ ص ۱۴)

قارئین کرام! اس عبارت کو بار بار بغور پڑھیں اور دیکھیں اس عبارت میں کہیں " خدا کی شادی " کا لفظ ہے؟ جاہل و مجہول مصنف بس سہاگ کے نام سے تڑپ اٹھا اور ٹھوکر کھا گیا۔ مگر ہمیں بتایا جائے کہ سہاگ کا معنی معاذ اللہ خدا کی شادی لغت کی کس کتاب میں لکھا ہے؟

اب جب کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے تو خدا کی شادی کے الفاظ استعمال نہیں کیے تو ایسے الفاظ شان الوہیت میں استعمال کرنے اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف ان ہوئی نسبت کرنے کا وبال و عذاب وہابی قلمکار پر دنیا و آخرت میں ضرور نازل ہوگا۔ باقی وہابی صاحب کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے حضرت سیدی موسیٰ سہاگ علیہ الرحمہ مجذوب تھے مجذوب کا معنی عامہ کتب لغت میں خدا کی محبت میں غرق اور مست لکھا ہے دیکھو فیروز اللغات ص ۵۹۹ اور غیر مقلدوں کی معتبر ترین کتاب کرامات اہلحدیث میں ص ۲۳ وغیرہ پر چند بار مجذوب بزرگوں کا ذکر مرقوم ہے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس وقت ہم ان مجذوب بزرگوں میں سے صرف ایک کا مختصر ذکر کرتے ہیں جن کی زیارت و ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے بطور نذر و نیاز کھانا لے کر غیر مقلدین وہابیہ کے عظیم پیشوا قاضی سلیمان منصور پوری ان کی خدمت میں حاضر ہوئے چنانچہ " کرامات اہلحدیث " نامی کتاب میں لکھا ہے کہ:۔

" قاضی عبد الرحمٰن صاحب پٹیالوی کا بیان ہے کہ نابھہ میں ایک مستانہ فقیر تھا جو بالکل ننگ دھڑ نگ رہتا تھا اور مجذوب تھا کسی نے قاضی (سلیمان منصور پوری) سے اس کا ذکر کیا آپ نے اسے ملنے کا ارادہ فرمایا کہ کل چلیں گے اور اس کے لئے (بطور نذر و نیاز) کچھ کھانا بھی لے جائیں گے چنانچہ جب آپ (وہابی قاضی سلیمان) گئے اور ابھی اسٹیشن سے اترے ہی تھے کہ اس (مجذوب بزرگ نے دور ہی سے) کہنا شروع کیا کپڑے لاؤ کپڑے لاؤ ایک بزرگ آرہا ہے...... چنانچہ قاضی جی کے پہنچنے سے

پہلے ہی اس نے کپڑا اوڑھ لیا جب آپ پہنچے تو نہایت تکریم سے پیش آیا اور دیر تک سلوک اور علم کی باتیں کرتا رہا کھانا بھی کھایا...... پھر جب آپ تشریف لے گئے تو اس (مجذوب) نے کپڑے اتار پھینکے اور اسی طرح دیوانہ ہوگیا۔" (ملخصا کرامات اہلحدیث ص ۲۳)

دیکھ لو! یہ ہے مجذوب بزرگ کا علم ومعرفت کہ وہابی قاضی کو آنے سے پہلے اسٹیشن ہی پر سے جان گئے اور ان سے روحانی سلوک اور علم کی باتیں کرتے رہے قاضی صاحب نے ان مجذوب کو سمجھایا نہیں، ننگا رہنے سے منع نہیں کیا بلکہ اس کو کھانا کھلایا کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ یہ مجذوب ہے، خدا کی محبت میں غرق ہے، بے خودی کی حالت طاری ہے، خدا کی یاد میں مستی اور دیوانگی ہے ایسے پر شرعی مواخذہ نہیں کیا جاسکتا۔

خداوند کے روپ میں:۔

مصنف نے اپنے معاندانہ کتابچہ کے صفحہ ۱۳، ۱۴ پر ان ہی مجذوب موسی سہاگ کے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں اور واہی تباہی بکی ہے کہ حضرت موسی سہاگ مجذوب نے کہا "اللہ اکبر میرا خاوند حی لا یموت ہے کہ کبھی نہ مرے گا" اول تو یہ الفاظ کہنے اور اس کی تائید وتصدیق کرنے والے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ نہیں ہیں نہ اعلیٰ حضرت کا یہ فتوی ہے کہ ایسا کہا جاوے وہ مجذوب کا بطور واقعہ قصہ بیان فرما رہے ہیں اور یہ بھی بتا رہے ہیں جو حقیقی مجذوب ہوگا وہ ہرگز ہرگز شریعت کا مقابلہ نہ کرے گا اور پھر اس بزرگ مجذوب کے منہ سے جو نکلا خاوند حی لا یموت۔ تو خاوند کا معنی عامہ کتب لغت میں مالک اور آقا بھی ہے محض شوہر نہیں کیا وہابی قلمکار حضرت موسی سہاگ کے دل کی بات جانتا ہے کہ انھوں نے شوہر کے معنی میں خاوند کہا عین ممکن ہے انھوں نے مالک اور آقا کے معنی میں کہا ہو پھر جہاں ذو معنی الفاظ ہوں وہاں فتوی نہیں لگتا اور یہاں تو دو معنی اچھے ہیں یعنی آقا اور مالک فیروز اللغات ص ۲۹۳ اور پھر یہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا اپنا واقعہ اور اپنا عقیدہ نہیں وہ تو محض ناقل اور راوی ہیں اور وہابی قلمکار نے بھی حضرت موسی سہاگ پر تو کوئی فتوی

لگایا نہیں اور امام اہلسنّت کے خلاف زبان طعن دراز کردی۔

حقہ کے وقت شیطانی صحبت:۔

جاہل مطلق وہابی رائٹر نے اپنی خرد ماغی سے سیدنا امام اہلسنّت کے ملفوظات کے ان الفاظ پر بھی مراثیانہ انداز میں تمسخر اڑایا ہے کہ:۔

میں شیطان کو بھوکا ہی مارتا ہوں یہاں تک پان کھاتے وقت بسم اللہ اور چھالیہ منہ میں ڈالی تو بسم اللہ شریف ہاں حقہ پیتے وقت نہیں پڑھتا طحاوی میں اس سے ممانعت لکھی وہ (شیطان) خبیث اگر شریک ہوتا ہو تو ضرور ہو پاتا ہوگا (جاہلانہ کتابچہ ص ۱۶)

حالانکہ لفظ "ضرر ہو پاتا ہوگا" ہے۔

جواباً گزارش ہے:۔

کہ یہاں وہابی قلمکار نے جدی پشتی عادت وفطرت سے مجبور ہو کر لایعنی خرافات اُگلی ہیں اور سیدنا امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی مختصر سی عبارت کے نقل کرنے میں تین فاش غلطیاں کی ہیں بلکہ سیدھی سی بات کا اپنے اندرونی فساد قلب کی وجہ سے غلط مفہوم رقم کیا ہے اور بلا وجہ بات کا بتنگڑ بنایا ہے سیدنا اعلیٰ حضرت کھانے پینے کی حلال وطیب تمام چیزوں پر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تھے مگر حقہ استعمال کرتے وقت بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے اول تو یہ بات حدیث شریف کی مشہور کتاب طحاوی شریف سے ثابت ہے دوم شیطان مردود کو جلانا مقصود ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جو کھانا بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر نہ کھایا جائے اس میں شیطان شریک ہو جاتا ہے مگر حقہ کے استعمال کے وقت شیطان مردود کو جلانا مقصود ہے اس لئے بسم اللہ شریف نہ پڑھنا اس کو جلانا ہے احمق مصنف کو برا لگا یہاں شیطان سے اس کا قلبی لگاؤ اور اندرونی اتحاد و موافقت محسوس ہوتی ہے اس کو منظور نہیں کہ شیطان حقہ میں شامل ہو کر جلے اس لئے شیطان کی خیر خواہی میں اندھا دھند اعتراض جڑ کر اپنے بدھو ہونے کا نقد ثبوت فراہم کر دیا سچ

ہے جہاں وہابیت ہو وہاں سے علم وعقل رفو چکر ہو جاتے ہیں ولکن الوھابیة قوم لایعقلون اور پھر وہابی مصنف کی بے عقلی کا تماشہ قارئین کرام ملاحظہ کریں کہ اپنے زعم جہالت میں تمباکو کو حرام بھی کہہ رہا ہے اور تمباکو پیتے وقت حرام شے پر بسم اللہ بھی پڑھوانا چاہتا ہے۔

الٹی عقل کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے نجدیوں کو موت پر یہ بد ادا نہ دے

مصنف میں ہمت وجرأت ہے تو وہ قرآن وحدیث کی صحیح نصوص سے تمباکو کا حرام ہونا ثابت کرے یہاں یہ بات بھی مسلمانان عالم کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ ایک طرف تو وہابی قلمکار زور زوری تمباکو کو حرام قرار دے رہا ہے لیکن دوسری طرف وہابیوں کے سرکردہ اکابر بڑے بوڑھے صاف لکھتے ہیں

"شراب ناپاک ونجس نہیں ہے بلکہ پاک ہے" (بدور الاہلہ ص ۱۵ و دلیل الطالب ص ۴۰۴ وعرف الجادی ص ۲۴۵)

جب شراب ناپاک ونجس نہیں تو پھر وہابی مولوی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر شراب نوشی کرتے ہوں گے......؟

عشق رسول کا بھانڈا پھوٹا:۔

صفحہ ۱۵ پر یہ قطعاً غیر مانوس وغیر مہذب جاہلانہ انداز سے سرخی لگا کر ملفوظات اعلیٰ حضرت سے نقل کیا ہے کہ:۔

"سیدی محمد بن عبدالباقی (زرقانی) فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی قبور میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں اور وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔"

علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی قدس سرہ کے شرح زرقانی جلد ۶ صفحہ ۱۶۹ کے اس حوالہ پر بازاری انداز میں دریدہ ذہنی کا مظاہرہ کیا گیا حالانکہ ہم قہر خداوندی، برق آسمانی، محاسبہ

دیوبندیت اور برہان صداقت میں بار بار اس اعتراض کا جواب دے چکے ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت سیدنا امام احمد رضا قدس سرہ ملفوظات حصہ سوئم میں صفحہ ۲۸ پر لکھتے ہیں انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی حیات حقیقی حسی دنیاوی ہے ان پر تصدیق وعدہ الہیہ کے لئے محض ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے پھر فوراً ان کو ویسے ہی حیات عطا فرمادی جاتی ہے، اس حیات پر وہی احکام دنیویہ ہیں ان کا ترکہ بانٹا نہ جائے گا، ان کی ازواج کو نکاح حرام نیز ازواج مطہرات پر عدت نہیں، وہ اپنی قبور میں کھاتے پیتے، نماز پڑھتے ہیں۔ بلکہ سیدی محمد بن عبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں کہ:۔

"انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔"

اگر مصنف یہ پوری عبارت نقل کر دیتا تو اس کی بے ایمانی اسی کے دھماکہ کی زد میں آجاتی۔ اسے ازواج مطہرات کی گستاخی سے کوئی سروکار نہیں یہ ایک حقیقت ہے جب یہ لوگ انبیائے کرام علیہم السلام کی گستاخی نہیں سمجھتے تو ازواج مطہرات کی گستاخی کو گستاخی کیسے سمجھیں گے۔ بات دراصل یہ ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے اس ایمان افروز ارشاد سے اس کا تقویۃ الایمانی دھرم خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ کیوں کہ اسماعیل قتیل مر کے مٹی میں ملنے کے قائل ہیں اور اعلیٰ حضرت کا ایمان افروز ارشاد حیات انبیاء علیہم السلام کی عکاسی کرتا ہے جو اس کے لئے تیر ونشتر کا حکم رکھتا ہے اب اگر یہ علی الاعلان حیات انبیاء علیہم السلام کا انکار کرتا تو برملا اس کی گستاخی و بے ایمانی کا اظہار ہو جاتا۔ لہذا اس نے بڑی عیاری سے ازواج مطہرات کی گستاخی کا بہانہ بنا کر حیات انبیاء علیہم السلام کا انکار کیا ہے۔

اور پھر مصنف کتابچہ کو اتنی شرم نہیں کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اپنی طرف سے کوئی بات نہیں فرمائی اور صاف لکھا ہے کہ سیدی محمد بن عبدالباقی زرقانی (صاحب شرح مواہب لدنیہ) فرماتے ہیں:۔

(ویضاجع ازواجه ویستمتع بهن اکمل من الدنیا)

ترجمہ:۔ نبی کریم ﷺ دنیا سے بھی اکمل طریقے پر اپنے ازواج مطہرات سے مضاجعت فرماتے ہیں اوران سے مستمتع ہوتے ہیں۔

(شرح زرقانی جلد ۶ المقصد السادس، النوع الثالث ص ۱۶۹، الطبعۃ الاولیٰ بالمطبعۃ الازھریۃ المرصیۃ ۱۳۲۷ھ)

لہٰذا اعلیٰ حضرت تو صرف ناقل ہیں اگر کوئی اعتراض تھا تو علامہ امام زرقانی پر ہونا چاہئے تھا نہ کہ اعلیٰ حضرت پر لیکن مصنف نے نہ اعلیٰ حضرت کے پیش کردہ حوالہ کو جھٹلایا نہ اس کا انکار کیا نہ علامہ زرقانی کے اس نظریہ کو غلط ثابت کیا اور اندھا دھند اعلیٰ حضرت کے خلاف اپنی خرافاتی توپ کا دہانہ کھول دیا۔ اگر شب باشی کی صورت بھی ہو تو اس میں وجہ اعتراض کیا ہے......؟

جب انبیاء علیہم السلام بحیات حقیقی زندہ ہیں اور پھر شب باشی کا لفظ بھی عام ہے اور اس کا معنی فیروز اللغات ص ۸۱۰ پر رات رہنے کو لکھا ہے۔ شب باش رات رہنے والا ہے۔ شب باشی باہمی ملاپ ہی کو مستلزم نہیں ہے اور اگر یہی صورت مراد لی جائے تو کیا جنت میں ایسا نہیں ہوگا؟ اور کیا قبور انبیاء روضته من ریاض الجنۃ نہیں ہیں؟

شب باشی اور عرب کے نجدی شیوخ:۔

غیر مقلدین وہابیہ کا ہفت روزہ ترجمان "الاسلام" لاہور اپنے مہمان نجدی شیوخ کے متعلق لکھتا ہے "عرب شیوخ کی شب باشی کا انتظام ملتان روڈ پر کیا گیا تھا۔" (ہفت روزہ الاسلام لاہور ۲۳ ربیع الاول سن ۱۴۰۴ھ) اب وہابی قلمکار خود بتائے وہابی نجدی شیوخ کی شب باشی کرنے کرانے کا کیا مطلب ہے؟ کیا تمہارے شیوخ بھی کنجر پنا کرتے رہے؟

بزرگوں کے مزار یا زنا کے اڈے:۔

مصنف نے حضرت سیدی عبدالوہاب شعرانی اور مصر کے عظیم روحانی پیشوا کے ایک کنیز کے ہبہ کرنے پر بازاری انداز میں مذاق اڑایا ہے کنیز کو لڑکیاں قرار دے دیا اور ہبہ کو چڑھاوا سمجھ لیا اور سیدی امام عبدالوہاب شعرانی اور سیدی احمد کبیر بدوی کے واقعہ کو امام اہلسنت اعلیٰ

حضرت کے ذمہ لگا کر اس کو زنا کا اڈا بتایا اور اپنی جہالت سے اس کو بریلویوں کا مستقبل مذہب قرار دے کر دجل وفریب کا ارتکاب کیا۔

یہ اعلیٰ حضرت کا اپنا واقعہ یا کوئی من گھڑت کہانی تو نہ تھی وہ تو صرف ناقل ہیں۔ کیا اس ساری زبان درازی اور لغو گفتگو کی زد براہ راست علامہ امام شعرانی اور آپ کے پیر ومرشد سیدی احمد کبیر بدوی پر نہیں پڑتی۔ اعلیٰ حضرت کے بغض وعناد میں یہ لوگ کہاں کہاں تک ہاتھ صاف کر رہے ہیں۔ مصنف نے نہ تو نقل پر اعتراض کیا نہ حوالہ کا انکار کیا اور اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کے لئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے خلاف بکواس بازی شروع کر دی۔ اس عبارت پر عنوانً "مزاروں پر لڑکیوں کا چڑھاوا" بھی اپنے ذیل کے مضمون سے یکسر مختلف ہے۔ عنوان میں تو یہ تاثر دیا گیا ہے کہ مزاروں پر لڑکیوں کا چڑھاوا چڑھتا ہے لیکن ذیل میں کنیز کے ہبہ کرنے کا ذکر ہے۔ شرعی باندی کا ہبہ کونسی دلیل شرعی سے ناجائز ہے۔ یہ تو خدائے قہار کا قہر وغضب ہے کہ وہابی قوم سے علم سلب کر لیا گیا ہے۔ یہ کتنی بڑی خیانت اور کتنا بڑا ڈاکہ ہے کنیز شرعی باندی کو تو لڑکی بنا دیا اور ہبہ کرنے کو چڑھاوا قرار دے دیا اور بے ایمانی کے اس جوڑ توڑ کو اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ذمہ لگا کر بریلویوں کا مستقل مذہب قرار دیا کہ مزاروں پر لڑکیوں کا چڑھاوا چڑھایا جاتا ہے۔ ہمیں اختصار مانع ہے ورنہ وہابی کتب کی روشنی میں ہبہ کے مسائل اور کنیز (شرعی باندی) کے احکام تفصیل سے بیان کرتے حدیث شریف صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہتی ہیں میں نے ایک کنیز آزاد کی تھی جب حضور اقدس ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے حضور کو اس کی اطلاع دی فرمایا اگر تم نے اپنے ماموں کو ہبہ کی ہوتی تو تمہیں زیادہ ثواب ملتا۔

یہ واقعہ سیدی علامہ امام عبدالوہاب شعرانی کا ہے جن کے متعلق مشہور غیر مقلد وہابی مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتا ہے کہ:۔

"امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ آپ شافعی المذہب تھے شریعت و طریقت ہر دَور کے جامع تھے مجھ کو ان سے کمال عقیدت ہے مصر میں آپ کی قبر کی زیارت کی اور فاتحہ پڑھی" (تاریخ اہلحدیث ص ۳۸۶)

وہابی قلمکار جن بزرگ پر زنا کا الزام لگا رہا ہے ان کے اکابر ان کو امام اور شریعت و

طریقت کے جامع مان کران قبر کی زیارت کر رہے ہیں اور ان کی قبر پر فاتحہ پڑھ رہے ہیں۔ اب بتاؤ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کو جہنم کے کونسے طبقہ کا ٹکٹ دلواؤ گے؟ اور کیا فتویٰ لگاؤ گے۔

یوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر
اپنے بیگانے ذرا پہچان کر

دائرہ انسانیت سے خروج یا وہابی مصنف کی کج روی:۔

وہابی قلمکار اتنا حواس باختہ ہو چکا ہے اور اس کی عقل اتنی چوپٹ ہوگئی ہے اسے وہابیت کے گستاخ آئینہ میں ہر بات الٹی نظر آتی ہے کیوں کہ:۔

جہالت ہی نے رکھا ہے صداقت کے خلاف ان کو

صفحہ ۱۸ پر اپنی عقل ماری کا یوں ثبوت فراہم کرتا ہے اور "دائرہ انسانیت سے خروج" کی سرخی جما کر لکھتا ہے اعلیٰ حضرت اپنے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

(حدائق بخشش جلد ۱ صفحہ ۴۴)

پھر لکھتا ہے کہ:۔

"اعلیٰ حضرت نے اس شعر میں جو کچھ فرمایا سچ فرمایا"...... ملخصاً ص ۱۸

جواباً گزارش ہے کہ یہ بھی گستاخ وہابی کا فساد قلب اور ریکارڈ جہالت وحماقت ہے کہ وہ حقیقی ومجازی نسبتوں کو نہیں سمجھتا جو ان الفاظ کو تواضعاً بطور انکساری اپنے متعلق کہتا لکھتا ہے اندھا مصنف اس کو حقیقت پر محمول کرتا ہے۔ کتا اپنے مالک کا وفادار ہوتا ہے سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اپنے آقا ومولی ملجاو ماوی سرکار رسالت کے وفادار غلام اور ان کی عظمتوں کے پہرہ دار ہیں جو حضور اقدس ﷺ کی توہین وتنقیص کرے توحید کے نام پر توہین کرے گستاخیاں کرے ان پر جھپٹتے ہیں بایں معنی سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے بارگاہ رسالت میں عجز وانکساری کے طور پر تواضعاً خود ایسا

فرمایا۔ وہابیہ غیر مقلدین کے مفروضہ کا مدلل و محقق مفصل تحقیقی و الزامی جواب ہم ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ میں دے چکے ہیں جو علیحدہ پمفلٹ کی صورت میں بھی چھپ چکا ہے۔ مختصراً یہ کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت بارگاہ رسالت سے ابو ہریرہ (بلیوں کے باپ) عطا ہوئی تو کیا وہابی اس کو حقیقت پر محمول کرے گا کیا واقعی حقیقتاً وہ بلیوں کے باپ تھے اور بلیاں ان کی اولاد تھی؟ سیدنا حضور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو تراب ہے تو کیا واقعی حقیقتاً وہ مٹی کے باپ اور مٹی ان کی اولاد تھی؟ بدبخت و بے بصیرت وہابی رائٹر غور کرے اور جواب دے قرآن عظیم کی سورتوں کے نام سورۂ بقرہ گائے کے نام پر اور سورۂ نمل چیونٹی کے نام پر سورۂ عنکبوت مکڑی کے نام سورۂ فیل ہاتھی کے نام پر ہے تو کیا بدحواس بے شعور وہابی قلمکار یہاں بھی یہی کہے گا کہ معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم کی سورتوں کے نام جانوروں کے نام پر رکھ کر قرآن عظیم کی توہین اور بے ادبی کردی؟ کاش کہ وہابی قلمکار سیدنا اعلیٰ حضرت کے خلاف دریدہ دہنی کرنے سے پہلے اپنے سردار اہلحدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری کی "سیرت ثنائی" دیکھ لیتا جس میں بار بار صاف لکھا ہے کہ:۔

"شیر پنجاب مولانا ثناء اللہ امرتسری"

- ☆ اب بتاؤ تم نے اور تمہارے اکابر نے مولوی ثناء اللہ کو شیر پنجاب مان کر اس کو انسانیت کے دائرہ سے خارج کر دیا یا نہیں؟ اور وہ انسان رہا یا نہیں؟
- ☆ جب تم نے مولوی ثناء اللہ کو شیر مان لیا دائرہ انسانیت سے نکال باہر کیا تو ہمیں بتایا جائے کیا ثناء اللہ صاحب کے دم بھی تھی؟
- ☆ کیا ثناء اللہ صاحب شیر کی طرح چاروں ہاتھ پاؤں زمین پر رکھ کر چلتا تھا؟
- ☆ کیا جنگلی جانوروں کا شکار کر کے بغیر حلال کئے ان کا گوشت کھاتا تھا؟
- ☆ جانور کپڑے نہیں پہنتے تو کیا مولوی ثناء اللہ صاحب شیر کی طرح ننگ دھڑنگ مادرزاد ننگے رہتے تھے اور اپنے جلسوں اور مناظروں میں ننگے کھڑے ہو کر تقریریں کرتے تھے اور اسی شان سے جمعہ کا خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔

☆ شیر کو نکاح مسنونہ کی بھی ضرورت نہیں ہوتی تو کیا مولوی ثناء اللہ صاحب کی اپنی رفیقہ حیات بھی بغیر نکاح مسنونہ کے ان کے زیر تصرف تھیں؟

☆ اور پھر بتاؤ کہ اس طرح ان کی اولاد حرامی قرار پائے گی یا حلالی اور خود بدولت مولوی ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب بغیر نکاح کے مجامعت کے مرتکب ہو کر زانی و بدکار قرار پائیں گے یا نہیں؟

☆ اور پھر یہ بھی بتائیں کہ زانی بدکار شخص کی اقتداء میں نماز کونسی صحیح حدیث کی رو سے ثابت و جائز ہے؟

بے حیائی اور ننگی گفتگو کا بھی جواب
خوب دے سکتے ہیں لیکن باحیا ہیں قادری

اور سنو مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی مولوی ساجد میر کا دادا لکھتا ہے کہ:۔

ولنعم ما قال العارف الجامی رحمہ اللہ علیہ
تاب وصلت کارپا کاں من ازیشاں نیستم
چوں سگانم جائے دہ درسایہ دیوار خویش

ترجمہ: تاب تیرے وصل کی کام پاکون کا ہے میں ان سے نہیں ہوں
مثل کتوں کے ہوں مجھے جگہ دے اپنی دیوار۔ کے سایہ میں

(کتاب سراجا منیرا ص ۱۹، ۲۵ مطبوعہ جمعیۃ اہلحدیث سیالکوٹ)

نجدی وہابی قلمکار اب بتائے کہ دماغ سے وہابیت کے گستاخ کیڑے جھڑ گئے یا نہیں؟

اور بطور عجز و انکساری اپنے آپ کو تواضعاً سگ کہنے کا مفہوم سمجھ میں آیا ہے یا نہیں۔

ہماری مذکورہ بالا جامع تحقیق سے رکھوالی کے لئے طلب کئے گئے دو اعلیٰ نسل کے کتوں کا مفہوم بھی یقیناً سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ رکھوالی کے لئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنے پیر خانہ کی خانقاہ عالیہ کی دیکھ بھال کے لئے اپنے دونوں صاحبزادگان کرام کو پیش کر دیا۔ ممکن ہے وہابی

صاحب کہیں قرآن مجید سے ثبوت نہیں دیا لیجئے قرآن عظیم میں حضرت سیدنا یونس علیہ السلام نے خود اپنے آپ کو ظالمین میں سے کہا قرآن عظیم میں ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ تو کیا وہابی صاحب اور ان کی ساری نفری حضرت یونس علیہ السلام کو (معاذ اللہ) ظالم کہا کرے گی؟ حالانکہ وہ خود اپنے آپ کو بطور عجز و انکساری اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ظالم کہہ رہے ہیں جب یہاں نہیں تو پھر وہاں سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ پر بھی دیدہ دانستہ یا بطور تضحیک و تنقیص وہ لفظ استعمال نہیں کیا جائے گا جو کسر نفسی کے طور پر حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہ اپنے لئے استعمال کریں۔

تمہاری تہذیب اپنے ہاتھوں سے خود ہی خودکشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا

جیسی کرو ویسی بھرو:۔

صفحہ ۱۹ پر پہنچ کر وہابی مصنف کا دم ٹوٹ جاتا ہے اعصاب جواب دے جاتے ہیں لکھتا ہے کہ:۔

"ہماری یہ گزارشات جیسی کرو ویسی بھرو کے تحت تھیں"

اب ہم اختصار کے ساتھ تین سگے بھائیوں کے مولف کے اعتراضات کا جائزہ لیں گے۔ جواباً گزارش ہے کہ بفضلہ تعالیٰ ہم نے بھی بحوالہ کتب مدلل و محقق انداز میں وہابی مصنف کے دجل و فریب کا طلسم پاش پاش کر کے رکھ دیا اور وہ خود بھی جیسی کرو ویسی بھرو کا منظر چشم سر کے ساتھ دیکھ لے۔

نہ تم توہین یوں کرتے نہ ہم تردید یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوایاں ہوتیں

ضروری وضاحت:۔

سب سے پہلے تو ہم یہ واضح کر دیں کہ ملکہ وکٹوریہ برانڈ اہلحدیث وہابیوں غیر مقلدوں

کا کوئی مستقل مذہب نہیں کوئی مستقل عقیدہ نہیں ہے پہلے یہ انگریزوں کے حامی وہمنوا تھے آج کل مخالف ہیں پہلے نظریہ پاکستان کے مخالف اور دشمن تھے آج کل حامی وہمنوا ہیں پہلے سعودیوں عزیزیوں کے دشمن اور مخالف تھے آج کل ریالوں کے زیر سایہ حامی وہمنوا ہیں پہلے جہاد کشمیر سے ان کو کچھ تعلق نہ تھا آج کل بظاہر جہادِ کشمیر کو بزنس بنایا ہوا ہے پاکستان کے غیر مقلدین سعودیوں کا دودھ پی پی کر پل رہے ہیں لیکن یہاں پاکستان میں امریکہ کی مخالفت کئے بغیر چارہ نہیں لہذا یہ امریکہ کے خلاف بیان بازی کا جہاد جاری رکھے ہوئے ہیں لیکن سعودیہ اور سعودی خاندان امریکہ کے رحم وکرم پر ہے امریکہ کا دست نگر و دریوزہ گر ہے اور امریکی اشارہ کے بغیر پر نہیں مار سکتے پہلے یہ مزاروں خانقاہوں آستانوں پر حاضری دینے کو سعادت اور نعمتیں سمجھتے تھے جیسا کہ مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نے حضرت سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ کے مزار اقدس پر حاضری دی (تاریخ اہلحدیث ص ۳۸۱)

اور مولوی قاضی سلیمان منصور پوری وہابی نے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی قدس سرہ کے مزار اقدس روضہ مبارکہ پر حاضری دی اور مجدد الف ثانی نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور بیٹھے رہنے کا قبر کے اندر سے حکم دیا۔ (کرامات اہلحدیث ص ۲۲)

پہلے کشف وکرامات کو شرک بدعت قرار دیتے تھے اور اب اپنے وہابی مولویوں کے کشف وکرامات بیان کرتے ہیں (کرامات اہلحدیث ص ۲۴) وغیرہ وغیرہ

تمام اہلحدیث کا عقیدہ:۔

اب مصنف نے غیر مقلد وہابیوں کا تازہ ترین عقیدہ مسلمانان اہلسنت کے دیکھا دیکھی یہ بتایا ہے کہ مرزائی چاہے لاہوری ہو یا قادیانی وہ بالاتفاق کافر ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی ہر لحاظ سے جھوٹا ہے بے دین ہے اور مفتری ہے۔ رسول اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا کذاب و دجال ہے اور اس کذاب کو نبی ولی یا مجدد تسلیم کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (ص ۱۹)

قارئین یہ وہابی قلمکار نے آج کل کا تازہ ترین عقیدہ وہابیہ بتایا ہے کہ آج کل ہمارا یہ عقیدہ ہے مگر قارئین کرام غور کریں کہ مصنف نے غلام احمد قادیانی مرتد کو محض بے دین مفتری کذاب کہا ہے قطعی اجماعی کافر و مرتد قرار نہیں دیا اس کے ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے حالانکہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا ایسا قطعی اجماعی کافر و مرتد ہے جس کو مسلمان سمجھنے اور ماننے والا بھی اسی کی طرح قطعاً یقیناً اجماعاً کافر و مرتد ہے۔

قارئین کرام غور فرمائیں:۔

یہ زبانی کلامی محض دعوی ہی دعوی ہے اول تو مصنف اس پر اپنے اکابر کی مستند و معتبر کتابوں سے کوئی دلیل و حوالہ نقل کرتا کہ وہابیوں کا یہ فتوی اور یہ عقیدہ کہاں کس کتاب میں لکھا ہے؟ دوم یہ کہ اس فتوی میں خود دجال و کذاب و مفتری غلام احمد قادیانی پر کفر و ارتداد کا فتوی کہاں ہے؟ خود مرزا غلام احمد کو تو محض جھوٹا اور مفتری لکھا ہے جب کہ لاہوری اور قادیانی مرزائیوں کو کافر لکھا ہے اور آخری دو سطروں میں مہمل انداز میں ہر دعوی نبوت کرنے والے کو کذاب اور دجال بتایا ہے مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق اس عبارت میں کفر و ارتداد کا فتوی نہیں البتہ آخری سطر میں جھوٹا دعوی نبوت کرنے والے کو کذاب لکھ کر یہ کہا ہے اس کذاب کو نبی ولی یا مجدد تسلیم کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے (جھوٹا کتابچہ ص ۱۹)

چاہیے تھا غلام قادیانی پر کفر و ارتداد اور دائرہ ایمان و اسلام سے خارج ہونے کا فتوی پہلے دیا جاتا۔

نقلی فاتح قادیاں پر عدم اعتماد:۔

وہابی قلمکار نے صفحہ ۲۰ پر مولوی ثناء اللہ امرتسری کو بقلم خود فاتح قادیاں قرار دے کر خود بھی امرتسری پر عدم اعتماد کا برملا اظہار کیا ہے مولوی ثناء اللہ صاحب کے نام سے لکھا ہے موصوف نے حدیث صلوا خلف کل بر و فاجر یعنی ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو سے استدلال کیا ہے ہمارے (یعنی مصنف غلیظ کتابچہ) کے نزدیک ان (مولوی ثناء اللہ امرتسری) کا

یہ استدلال درست نہیں لیکن پھر بھی اجر سے خالی نہیں کیوں کہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ جب کوئی اجتہاد کرنے والا نہایت اخلاص کے ساتھ اجتہاد کرتا ہے اگر اس کا اجتہاد مبنی بر صواب ہوتا ہے تو اللہ تعالی اسے دو اجر دیتا ہے اور اگر اس کا اجتہاد مبنی بر خطا ہوتا ہو تو اللہ تعالی اسے ایک اجر دیتا ہے۔" (غلیظ کتابچہ ص ۲۰)

قارئین کرام غور فرمادیں اور بار بار پڑھیں:۔

مصنف کا یہ تانا بانا بکثرت جعلسازیوں اور الجھنوں کا مجموعہ ہے اول تو بے چارے ثناء اللہ امرتسری کو فاتح قادیان قرار دیا خدا جانے ثناء اللہ صاحب نے کونسے توپ خانہ اور ہوائی بیڑے کے ساتھ قادیاں کو فتح کیا تھا کیا قادیان پر وہابیوں کا غلبہ اور قبضہ ہو گیا تھا اور مرزائیوں کو نکال باہر کیا تھا؟ اگر نہیں تو فاتح قادیان کیسے ہوئے تعجب ہے قادیانیوں پر صریحا کفر وارتداد کا فتوی بھی نہ دینا ان کے پیچھے نمازیں بھی پڑھنا اور جائز قرار دینا اور ایسے ثناء اللہ کو ایک ہی سانس میں فاتح قادیان بھی ثابت کرنا مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنا ہے یہ نورا کشتی تھی اور پھر صلوا خلف کل برو فاجر سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ ہر بے ادب گستاخ کافر و مرتد منکر ختم نبوت کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو اور پھر کمال پر کمال اور طرفہ تماشہ یہ ہے وہابی مصنف کے نزدیک مولوی ثناء اللہ کا یہ استدلال درست بھی نہیں مگر پھر بھی مولوی ثناء اللہ کی وکالت اور دلالی کر رہا ہے اور پھر تعجب یہ کہ مصنف خود تسلیم کرتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا استدلال حدیث سے ہے مگر مصنف اہلحدیث کہلا کر مولوی ثناء اللہ صاحب کے حدیث سے کئے گئے استدلال کو درست بھی تسلیم نہیں کرتا وہابی رائٹر کی ہر بات میں انوکھی ادا اور نرالی شان ہے اب تک وہابی فقہ واجتہاد اور قیاس کو زہر قاتل سمجھتے تھے مگر مصنف اپنی اس تحریر میں اجتہاد کرنے پر دو اور ایک ثواب کی بشارت دے رہا ہے اور بدھو میاں کو یہ معلوم ہی نہیں کہ آج کے دور میں کون مجتہد ہو سکتا ہے اور کون منصب اجتہاد پر فائز ہے؟ ایک غلطی یہ کہ مرتد و کافر کو فاسق و فاجر سمجھا جائے دوسری غلطی یہ کہ فاسق و فاجر کی اقتداء میں جواز نماز کا قول کیا جائے اور پھر حدیث سے اپنے بقول غلط استدلال کرنے والے

کے خانہ ساز مجتہد کو سراسر خطا پر ہوتے ہوئے اسے ایک اجر و ثواب کی بشارت دیتا ہے مصنف کی اس ساری جدوجہد کا خلاصہ اور ماحصل یہ ہوا کہ قادیانی کے پیچھے نماز پڑھنے کا اجتہاد کرنے پر مولوی ثناء اللہ امرتسری کو ایک ثواب ملا کیوں کہ اس کا اجتہاد خطا پر مبنی تھا اور یہ مصنف کے نزدیک درست نہ تھا اور خود بدولت مولوی ثناء اللہ صاحب اور اس کے ہم فکر لوگوں کے نزدیک قادیانی کی اقتداء میں جواز نماز کا اجتہاد کرنے پر مولوی ثناء اللہ صاحب کو دو اجر دو ثواب ملے اور اس کے باوجود مولوی ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان بھی ہیں یہ ہے اجتماع ضدین۔

تیرے قول فعل میں ہے فرق بعد المشرقین

گو زبان و قلب میں کچھ فاصلہ اتنا نہیں

وہابی قلمکار نے اپنے غلط استدلال کرنے والے مولوی ثناء اللہ کو مجتہد بھی مانا ہے اور ان کو منصب اجتہاد پر بھی فائز کیا ہے اب جاہل مطلق وہابی مصنف کیا جانے کہ مجتہد کون ہوتا اور کون اجتہاد کر سکتا ہے اور اجتہاد کا معنی و مفہوم کیا ہے اور کچھ نہیں کتب لغت میں اجتہاد کا معنی ہی دیکھ لیتے مولوی ثناء اللہ کو منصب اجتہاد پر بٹھا کر تم نے اپنی اہل حدیثی کا پول کھول دیا سنو اجتہاد کا معنی ہے جدوجہد قرآن و حدیث اور اجماع پر قیاس کر کے شرعی مسائل کے متعلق نئی بات دریافت کرنا۔

(فیروز اللغات ص ۴۲)

وہابی صاحب تمہارا قیاس و اجتہاد اور تقلید و اجماع سے کیا واسطہ قیاس و اجتہاد تو تمہارے واسطے موت ہے یہ زہر کی گولی تم نے کیسے نگل لی؟ یہ ہمارا الزام نہیں تمہارے بڑوں کا شعر بھی ہے

ہوتے ہوئے نبی کی گفتار

مت مان کسی کا قول و کردار

تم نے خود بھی لکھا ہے کہ:۔

"اہل حدیث (ملکہ وکٹوریہ برانڈ) کا عقیدہ یہ ہے کہ کتاب و سنت کے

منافی کسی کا قول نہ دلیل ہوسکتا ہے نہ حجت اگر چہ وہ قول کتنے ہی بڑے
عالم کا ہو "اب بولو مولوی ثناء اللہ کا قیاسی اجتہادی قول تمہیں کس طرح
ہضم ہو گیا اور کتاب وسنت کے مقابلہ میں تم نے کس طرح ثناء اللہ کو ایک
اجر کا مستحق قرار دے دیا؟"

امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا بھی یہی مذہب تھا:

صلوا خلف کل برو فاجر ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ مگر افسوس صد افسوس عیار قلمکار نے فقہ اکبر کا صرف نام لکھ کر بات آئی گئی کر دی جلد اور صفحہ کیوں نہیں لکھا؟ اور پھر اس کا اطلاق کافر و مرتد منکر ختم نبوت اور مدعی نبوت دجال و کذاب پر کس طرح ہوسکتا ہے؟ کیا سر سے دماغ اور دماغ سے عقل اڑ گئی؟ اور پھر دوہری غلطی یہ کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے قول سے دلیل پکڑ رہا ہے اور ثبوت دے رہا ہے اور کہتا ہے ہم اہلحدیث ہیں کتاب وسنت کے خلاف کسی کا قول نہیں مانتے......اور یہ قول اور قوالیاں تمہیں مبارک ہمیں کتاب وسنت کافی ہے۔ بتائیے وہابی قلمکار کا یہ دوغلہ عمل اور دوغلہ مذہب ہے یا نہیں؟

دوہرا مکان بنایا ہے رہنے کو نجدی نے
آیا کوئی اِدھر سے تو اُدھر سے نکل گیا

" لکھتا ہے امام ابوحنیفہ کا اجتہاد پہلے ہے اور مولانا امرتسری کا اجتہاد بعد میں ہے" صفحہ ۲۰ حالانکہ بدھو میاں کو معلوم ہونا چاہئے کہ امام اعظم سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں منکرین ختم نبوت مرتد قادیانی تھا ہی نہیں نہ امام اعظم علیہ الرحمہ نے اپنے اجتہاد سے کسی مرتد کے پیچھے نماز کو جائز قرار دیا نہ یہ اجتہادی وقیاسی مسئلہ ہے وہابی مصنف خوامخواہ خلط مبحث کر رہا ہے اور الٹی گنگا بہا رہا ہے۔

مولوی امرتسری مرزائیت کے خلاف تلوار بے نیام:۔

ہم کہتے ہیں آدمی اپنی زبان وکلام و بیان کے زور سے جس کو جو چاہے رائی کا

پہاڑ اور پہاڑ کی رائی بنادے مرزائیت قادیانیت کے خلاف ٹین کی تلوار بے نیام نے کیا جوہر دکھائے یہ سب نُورا کشتی تھی۔ مرزائیت یا سنیت حنفیت کے خلاف بولنا بڑکیں مارنا، کولہے مٹکا مٹکا کر بھاؤ بتانا یہ ثناء اللہ امرتسری صاحب کا بزنس اور کاروبار تھا وہ قادیانی مرتد پر کفروارتداد کا واضح غیر مبہم فتوی نہ دے سکا احناف اہلسنّت و جماعت بریلوی مکتب فکر سواداعظم کے خلاف بولنا لکھنا بھی اس کی معاشی واقتصادی پسماندگی تھی گویا کہ اس کا ذریعہ معاش تھا مگر وہابیوں کی اس ٹین کی تلوار بے نیام نے بھی الحمدللہ ثم الحمدللہ ہم اہلسنّت احناف بریلویوں کو مسلمان مانا ہے اور صاف صاف اقرار کیا ہے۔

ثناءاللہ امرتسری کا اقرارواعتراف:۔

لکھتا ہے:۔

"اسی سال قبل پہلے سب مسلمان اسی خیال کے تھے جن کو آج کل بریلوی حنفی خیال کیا جاتا ہے۔" یہ بیان آج سے ۵۳ سال پہلے کا ہے گویا ۱۳۲ سال پہلے۔ (شمع توحید مطبوعہ سرگودہا ص ۴۰)

انوکھی دلیل:۔

"تین خونی رشتوں" کے رائٹر وہابی مصنف، مولوی ثناء اللہ امرتسری وہابی کو قادیانی مرزا کا مخالف ثابت کرنے کے لئے ایک عجیب وغریب انوکھی دلیل میدان کارزار میں لایا ہے لکھتا ہے مولانا امرتسری مرزا غلام احمد قادیانی کے کس قدر خلاف تھے نیز انھوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں میں اسے کس قدر ستایا اس کا اندازہ مرزا قادیانی کے اپنے بیان سے کیجئے مرزا غلام احمد قادیانی، مولانا امرتسری کو مخاطب کر کے لکھتا ہے کہ:۔

"مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ آپ مجھے اپنے ہر ایک پرچہ میں مردود وکذاب دجال اور مفسد کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے

ہیں یہ شخص مفتری اور کذاب ہے اور اس کا دعوی مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے......اب لمبی قیل وقال سے کیا حاصل فیصلہ کی آسان صورت یہ ہے کہ......میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں جو فریق جھوٹا ہے خدا اسے سچے کی زندگی میں ہلاک کرے۔" (غلیظ وہابی کتابچہ ص ۲۱)

یہ کیا دلیل ہے......؟:۔

وہابی قلمکار اپنے زعم جہالت میں مرزا قادیانی کے ان چند بے ربط جملوں کو بطور دلیل پیش کر رہا ہے حالانکہ اس دلیل میں کچھ وزن نہیں کیوں کہ ان جملوں میں مرزا قادیانی نے یہ نہیں لکھا کہ ثناء اللہ امرتسری نے مجھے کافر و مرتد دائرہ ایمان و اسلام سے باہر قرار دیا نہیں صرف یہ کہہ رہا ہے میری تکذیب و تفسیق کی مجھے مفسد کہا مفتری کہا وغیرہ وغیرہ تو ان چند جملوں سے تو یہ ثابت ہوا کہ وہابی مناظر مولوی ثناء اللہ امرتسری مرزا غلام قادیانی کو مسلمان سمجھتا تھا تکذیب و تفسیق کرنے کے معنی ہیں جھٹلانا اور فاسق قرار دینا مفتری کے معنی ہیں افتراء کرنے والا مفسد کے معنی ہیں، فساد کرنے والا۔ بتایا جائے یہ کیا دلیل ہے یہ کیا ثبوت ہے حالانکہ مرزا قادیانی کی اس تحریر میں مرزا کے مسیح موعود ہونے کا دعوی بھی مذکور ہے اور مرزا کی یہ تحریر سلسلہ احمدیہ صفحہ ۱۳۵ مطبوعہ قادیان سن ۱۹۳۹ء سے منقول ہے مولوی محمد حسین بٹالوی کی تحریر کی طرح سن ۱۸۸۰ء کی نہیں ہے۔ جب بقول وہابی رائٹر مرزا قادیانی نے مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعوی نہیں کیا تھا اور مسیح موعود و مہدی ہونے کا مرزا قادیانی کا دعوی وہابی رائٹر کے مطابق سن ۱۸۹۱ء کا ہے تو ثابت یہ ہوا کہ مرزا قادیانی کے مسیح موعود اور مہدی ہونے کے دعوی کے ۴۸ سال بعد تک مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مرزا قادیانی کو کافر و مرتد اور دائرہ ایمان و اسلام سے خارج نہیں مانا صرف فاسق و فاجر مفتری، مفسد جانا یہی وجہ ہے کہ ثناء اللہ وہابی صاحب امرتسری قادیانی مرزا کے سن ۱۸۹۱ء کے دعوی مسیح موعود اور مہدی علم و یقین میں ہونے کے باوجود مرزا قادیانی کو سن ۱۹۰۸ء تک مسلمان جان کر قادیانی کے پیچھے نمازیں جائز قرار دیتے رہے اور صاف لکھا ہے کہ۔

"مرزائی کے پیچھے نماز ادا ہو جائے گی حدیث میں ہے ہر نیک و بد کے
پیچھے نماز پڑھ لیا کرو یعنی اگر وہ (قادیانی) جماعت کرا رہا ہو تو مل جاؤ
"وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ" (رسالہ اہلحدیث امرتسر ۳۱ مئی سن ۱۹۱۲ء زیر
ادارت مولوی ثناء اللہ امرتسری وہابی)

ان نقد بہ نقد زنائے دار حوالوں سے کیا ثابت ہوا کہ مرزائیوں قادیانیوں اور غیر مقلد وہابیوں کے اعتقادی رشتے بہت مضبوط و غیر متزلزل ہیں۔ اور قادیانی کی اقتداء میں امرتسری کے جواز نماز کے فتوی کا اعتراف خود وہابی قلمکار نے بھی کیا ہے اور اس کے بغیر چارہ ہی نہیں۔

حالانکہ ختم نبوت پر ایمان لانا قطعی اجماعی ہے اور ضروریات دین سے ہے اور یہ مسئلہ اجماعیات عظمی میں سے ہے جس کا منکر قطعاً یقیناً کافر و مرتد ہے دائرۂ ایمان و اسلام سے خارج ہے اور ایسے منکر ختم نبوت کو کافر و مرتد نہ ماننے والا بھی کافر و مرتد ہے۔

مرزا قادیانی اہلحدیث تھا یا حنفی:۔

مصنف نے صفحہ ۲۱ پر ایک سرخی یہ لگائی ہے اور خود مرزا محمود قادیانی سے ثابت کرنا چاہا ہے کہ مرزا غلام قادیانی حنفی تھا حوالہ یہ ہے، تجزیہ انصاف پسند قارئین خود کر سکتے ہیں لکھا ہے کہ:۔

"احمدیت (مرزائیت) کا سیدھا سادہ عقیدہ اس بارہ میں وہی ہے جو حضرت
امام ابو حنیفہ کا تھا کہ قرآن کریم سب سے مقدم ہے اس سے اتر کر احادیث
صحیحہ ہیں اور اس سے اتر کر ماہرین فن کا استدلال اور اجتہاد اسی عقیدہ کے
مطابق احمدی (قادیانی) بعض دفعہ اپنے آپ کو حنفی بھی کہتے ہیں......"
(بحوالہ پیغام احمدیت صفحہ ۱۴ از مرزا محمود احمد ۲۷ اکتوبر سن ۱۹۴۸ء)

جواباً گزارش ہے:۔

ہمیں وہابی رائٹر سے تو خواب و خیال میں بھی صحیح سمجھنے اور حق قبول کرنے کی امید نہیں ہے البتہ انصاف پسند قارئین کرام سیدھی سادی بات یہ ہے کہ:۔

جو شخص مسلمان ہی نہ ہو وہ حنفی کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ شخص وہابی رائٹر مرزائیوں قادیانیوں کو حنفی ثابت کر کے مسلمانوں میں داخل کر رہا ہے حالانکہ وہ مردود ختم نبوت کے اجماعی عقیدہ کی تکذیب کر کے مسلمان ہی نہ رہے تو حنفی کیسے رہ گئے؟ اور پھر مرزا محمود قادیانی مردود نے اپنے احمدی قادیانی فرقہ کو مکمل اور دائمی طور پر مستقل حنفی کب کہا ہے بلکہ اس نے تو بہت دبی زبان اور ہلکے انداز میں صرف اتنا کہا ہے "احمدی (قادیانی) بعض دفعہ اپنے آپ کو حنفی بھی کہتے ہیں۔" مگر وہابی قلمکار نے کمال خیانت سے بعض دفعہ کو کلی طور پر حنفی بنا دیا تاکہ حنفیوں بریلویوں اور قادیانیوں کا خونی رشتہ ثابت کیا جا سکے اور یہ نہ دیکھا کہ زورا زوری حنفی قرار دیا تو مرتد قادیانیوں کو مسلمان بھی ماننا پڑے گا کیوں کہ جو مسلمان نہ ہو وہ حنفی ہو ہی نہیں سکتا۔ بتاؤ مرزا محمود کی ایک ناپاک تحریر سے اعلیٰ حضرت کا خونی رشتہ کس طرح ثابت ہوا؟

شرم تم کو مگر نہیں آتی

وہابی کا بوگس انداز فکر، مرزا قادیانی نے امام احمد رضا کو چیلنج نہیں کیا:۔

صفحہ ۲۳ پر لمحہ فکریہ کے تحت لکھتا ہے کہ:۔

مرزا قادیانی نے اپنے تمام مخالفین کو چیلنج کیا اور مباہلوں کی دعوت دی جن میں دیوبند کے اکابرین اور اہلحدیث علماء سرفہرست تھے کیا اس نے کبھی احمد رضا کو بھی چیلنج کیا کبھی نہیں...... چیلنج ہمیشہ مخالفوں کو کیا جاتا ہے......

وغیر ذالک من الخرافات ص ۲۳

جواباً گزارش ہے:۔

یہ کہاں کا اصول اور کونسا قاعدہ کلیہ ہے کہ چیلنج بہر صورت مخالفوں کو ہی کیا جاتا ہو نورا کشتی بھی تو ہوتی ہے اور پھر گیدڑ یا لومڑی شیر کو کیسے چیلنج دے سکتے ہیں، ہر کوئی نرم شکار دیکھتا ہے بس دو لفظوں میں سمجھ جاؤ گے کہ بے چارہ جہل وارتداد کا مارا غلام قادیانی علوم و معارف کے سمندر اور تحقیقات کے بادشاہ سیدنا الامام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چیلنج کرنے کی کس طرح

جرأت وحماقت کرسکتا تھا جس نے برصغیر پاک و ہند میں سب سے پہلے اپنی چار پانچ مستقل تصانیف اور سیکڑوں فتاوی میں مرزا قادیانی کی جعلی نبوت اور مہدیت کے دعوؤں کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا اور ناقابل تردید دلائل سے مرزا قادیانی کے افکار باطلہ کا ناقابل تردید ردوابطال کر دیا تھا۔

رضا کے سامنے کی تاب کس میں
فلک وار اس پہ ترا ظل ہے یا غوث

(رضی اللہ عنہ)

چیلنج تو اپنے سے کمزور و ناتواں لوگوں کو دیا جاتا ہے جہاں امید ہو کہ پہلی ہی پکڑ میں پٹیل دوں گا۔ امام اہلسنّت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی جلالت علمی کی مرزا مردود کہاں تاب لاسکتا تھا اور کس طرح چیلنج کی جرأت وحماقت کرسکتا تھا۔

رونا، محمد حسین بٹالوی کا:۔

دنیا جانتی ہے کہ وہابی مولوی محمد حسین بٹالوی اور مرزا غلام قادیانی کی گاڑھی چھنتی تھی وہ آپس میں باہم شیر وشکر تھے مولوی محمد حسین بٹالوی نے مرزا قادیانی کی قصیدہ خوانی میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے مگر اس کی تردید کرنے اور مولوی محمد حسین بٹالوی سے یہ الزام اٹھانے کے لیے آج سن ۱۴۲۱ھ بمطابق سن ۲۰۰۰ء میں بے خبر ولاعلم بے چارہ یہ وہابی مبلغ علم کا حامل رائٹر پیدا ہوا ہے چلو ہم اس کے جوڑ توڑ کو تسلیم کرلیں گے وہ یہ ثابت کر دے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے مرزا کے دعوی مسیح موعود اور دعوی مہدیت معلوم ہونے کے بعد سن ۱۸۹۱ء میں مرزا غلام قادیانی پر کفر وارتداد کا فتوی دے کر اس کو دائرہ ایمان واسلام سے خارج قرار دیا ہو؟ ہم پوچھتے ہیں کیا رسالہ موج کوثر سن ۱۸۹۱ء کا چھپا ہوا ہے؟ اور پھر سب سے بڑی بات یہ کہ محض کتابچہ یا کتابچی موج کوثر کے نام سے دھونس جمانے سے بہتر یہ نہ تھا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے اصل فتوی کفر کے بعینہ الفاظ نقل کئے جاتے اور فتوی کفر کی فوٹو کاپی چھاپ دی جاتی یہ نام نہاد فتوی کفر سن ۱۸۹۱ء سے آج تک ایک سو آٹھ سال کہاں گوشہ گمنامی میں دبا رہا؟

مری ہوئی دلیلیں بے جان سہارے:۔

وہابی قلمکار کی حالت یہ ہے کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا، لکھتا ہے کہ مرزا غلام قادیانی نے آریہ سماج اور عیسائی اور دیگر اسلام دشمن فرقوں کے اعتراضات کا مدلل جواب دیا تھا ویسے بھی کسی جھوٹے کی صحیح بات کی تعریف کرنے میں اخلاقاً یا شرعاً کیا قباحت ہے خود رسول اکرم ﷺ سے جب حضرت ابوہریرہ نے شیطان کی وہ بات بیان کی جو آیت الکرسی کی فضیلت کے ضمن میں تھی تو آپ ﷺ نے سنتے ہی فرمایا وہ خود تو جھوٹا تھا لیکن بات سچی کہہ گیا اسی طرح اگر مرزا غلام احمد قادیانی سے بھی اسلام کے حق میں کوئی بات نکل جاتی ہے تو قطعاً باعث تعجب نہیں۔ " (غلیظ کتابچہ ص ۲۴)

جواباً گزارش ہے:۔

قارئین کرام، وہابی قلمکار کی آخری سطر کے آخری الفاظ "قطعا باعث تعجب نہیں" ملاحظہ کریں! کیا بے ربط بے جوڑ فقرہ ہے مصنف بننے کا جنون ہے مگر استعداد نہیں بہر حال ہم مصنف سے دریافت کریں گے کہ ایک من دودھ میں دو درجن نورس یا شربت روح افزا کی بوتلیں ڈال دیں، کیوڑہ بادام پستہ ڈال دیں، عرق گلاب ڈال دیں، چینی شکر ڈال دیں اور صرف دو قطرے پیشاب کے ڈال دیں تو کیا آپ ان دو قطروں کو نظر انداز کر کے ایک من دودھ اور دو درجن شربت کی بوتلوں اور کیوڑہ بادام پستہ والے دودھ شربت کی تعریف و توصیف کریں گے؟ باقی رہی آپ کی آیت الکرسی والی مثال تو حضور اقدس سید عالم ﷺ نے اس کی بات کو صحیح کہا شیطان کی تعریف و توصیف نہ کی۔ کیا مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے بھی صرف مرزا قادیانی کی کتاب، براہین احمدیہ کے ان مندرجات کی ہی تعریف کی تھی جو آریہ سماج اور عیسائیوں کے رد میں تھے؟ حالانکہ ایسا نہیں ہے اور پھر دوسری بات یہ کہ کیا مولوی محمد حسین بٹالوی اور دوسرے وہابی مولوی خود آریہ سماج اور عیسائیوں کا رد و ابطال، مرزا قادیانی جیسا نہیں لکھ سکتے تھے۔ جو مرزا غلام قادیانی کی تعریف و توصیف کرنے کی ضرورت پڑی اور مسلمانوں کے دلوں میں اس مردود کی علمی دھاک بٹھانے کی کوشش کی گئی؟ یہ انداز گفتگو کیا ہے؟ اور پھر بقول تمہارے مرزا مردود حنفی تھا اور تم

تقلید ائمہ کو شرک سمجھتے ہو تو تم نے اپنے خیال خام کے مطابق مشرک مقلد کی تعریف و توصیف کیوں کی اس میں کیا راز تھا؟

کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

بے ڈھب بے وقوفی:۔

پرلے درجہ کا احمق اور بے وقوف خود ہے اور دوسروں کے لئے کہتا ہے عجب بے وقوفی خیر اس عنوان کے تحت یوں اپنی بد باطنی کا مظاہرہ کرتا ہے "ایک طرف تو ہمیں غیر مقلد ہونے کا طعنہ دیا جاتا ہے اور دوسری طرف علماء کے اقوال ہمارے خلاف بطور دلیل پیش کئے جاتے ہیں جب کہ (ملکہ برطانیہ برانڈ) اہلحدیث کا عقیدہ یہ ہے کہ:۔

کتاب وسنت کے منافی کسی کا قول نہ دلیل ہوسکتا ہے اور نہ حجت اگرچہ وہ قول کتنے ہی بڑے عالم کا ہو۔" (غلیظ کتابچہ ص ۲۴)

جواباً گزارش ہے:۔

علم سے کورا اور عقل سے پیدل وہابی رائٹر اپنی طرح ساری دنیا کو بے وقوف سمجھتا ہوا جو دل میں آتا ہے الٹا سیدھا متضاد لکھتا جاتا ہے اور اپنے زعم جہالت میں سمجھتا ہے کہ اس کا قول حرف آخر ہے اب اس کی بے ہنگم تضاد بیانیوں کا جواب ملاحظہ ہو۔

(۱) ہم تمہیں غیر مقلد کہتے ہیں تو کیا جھوٹ کہتے ہیں؟ اگر غیر مقلد نہیں ہو تو بتاؤ کس امام کے مقلد ہو اور اگر ہمارا تمہیں غیر مقلد کہنا طعنہ ہے تو اپنا مقلد ہونا ثابت کرو۔

(۲) لکھتا ہے دوسری طرف ہمارے خلاف علماء کے اقوال پیش کئے جاتے ہیں......وغیرہ

جواباً گزارش ہے کہ آپ اپنے علماء کے اقوال وحوالہ جات سے کیوں الرجک ہیں اگر وہ اقوال وحوالہ جات کتاب وسنت کے منافی ہیں تو جس طرح ہمارا رد کررہے ہو ہمیں جواب دے رہے ہو اپنے علماء کو بھی جواب دو اور ان کی غلط، خلاف کتاب وسنت باتوں کا رد کرو یہاں یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ خلاف کتاب وسنت کسی کا قول نہ حجت ہے نہ معتبر ہے نہ قابل قبول ہے یہ تو بھاگنے

والی بات ہے اگر تمہارے بڑوں کے اقوال وحوالہ جات خلاف کتاب وسنت ہیں تو ان پر فتوی لگاؤ ایسے ملاؤں کا حکم شرعی بیان کرو کہ یہ لوگ جہنم کے کونسے درجہ میں داخل ہوں گے؟ زبانی کلامی ٹال مٹول سے کام نہ لو اور اپنے مولویوں کو کتابیں لکھنے تقریریں کرنے سے بھی منع کر دو کیوں کہ وہ جو کچھ لکھیں یا جو کچھ بولیں گے وہ تمہارے لئے نہ تو حجت ہے نہ معتبر ہے نہ قابل قبول ہے لہذا اپنے مولویوں کی زبان بندی اور قلم بندی کر دو مگر ہمیں افسوس ہے کہ یہ وہابی رائٹر ایک طرف تو اپنے مسلمہ اکابر علماء کے اقوال سے انحراف کرتا ہے اپنے مطلب وموقف کے خلاف سمجھتے ہوئے کتاب وسنت کے منافی قرار دیتا ہے اور دوسری طرف خود بھی صفحہ ۲۰، ۲۱ پر سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہما بلکہ مرزا غلام قادیانی اور مرزا محمود قادیانی کے اقوال وحوالہ جات فقہ اکبر ص ۲۴ پر غنیۃ الطالبین، سلسلہ احمدیہ و پیغام احمدیت وغیرہ کتابوں سے بطور دلیل پیش کرتا ہے اور کتاب وسنت کو بھول جاتا اور ان کتابوں کے حوالوں سے اپنا الوسیدھا کرنا چاہتا ہے حالانکہ مرزا غلام قادیانی اور خلیفہ محمود مردود مرتد ہیں دائرۂ ایمان واسلام سے خارج ہیں کتاب وسنت میں تو فاسق وفاجر کی گواہی اور شہادت معتبر وحجت نہیں تو کافر ومرتد کی گواہی کیسے معتبر ہوگی؟ وہابی قلمکار اپنی ہر بات، ہر دلیل میں بری طرح پھنس اور الجھ جاتا ہے اور بری طرح ٹھوکریں کھاتا ہے۔

اہل بدعت کی پہچان اور وہابی کا ہذیان:۔

مصنف کی اندھی بھینس بَرُو میں چڑ رہی ہے یہ اندھا دھند جو دل میں آتا ہے لکھ مارتا ہے اس کا انجام نہیں سوچتا کہ میری اس دلیل کا کیا حشر ہوگا اور مجھے کن ندامتوں سے گزرنا ہوگا بہرحال مصنف "عقل کل" بن کر صفحہ ۲۴ پر اہل بدعت کی پہچان کے عنوان سے حضور سیدنا غوث اعظم قطب عالم شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حوالہ غنیۃ الطالبین ص ۱۷۰ سے بطور دلیل وحجت نقل کرتا ہے۔

جواباً گزارش ہے کہ:۔

ہمیں بتایا جائے کہ یہ غنیۃ الطالبین کونسا سپارہ ہے اور صحاح ستہ میں سے کونسی حدیث

کی کتاب ہے؟ ابھی دو سطر پہلے اسی صفحہ پر خود لکھ چکا ہے کہ " کتاب وسنت کے منافی کسی کا قول نہ دلیل ہوسکتا ہے اور نہ حجت اگر چہ وہ قول کتنے ہی بڑے عالم کا ہو " مگر اس کے برعکس وہابی قلمکار اپنے منہ پر تھوکتے ہوئے خود اپنی تکذیب وتردید کر رہا ہے اور غنیۃ الطالبین کا حوالہ دے رہا ہے اور حوالہ بھی ایسا قطعی طور پر بے محل و بے ربط ہے کہ مصنف کی عقل و دیانت علم وفہم وفراست کا ماتم کرنا پڑتا ہے کہ وہابی جہالت کے کتنے گہرے سمندر میں غرق ہیں۔ لکھتا ہے "سید عبدالقادر جیلانی (المعروف گیارہویں والے پیر) اہل بدعت کی چند نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اہل بدعت کی بکثرت نشانیاں ہیں جن سے پہچانے جاتے ہیں ایک علامت تو یہ ہے کہ وہ محدثین کو بُرا کہتے ہیں اور ان کو حشویہ جماعت کا نام دیتے ہیں اور اہلحدیث کو فرقہ حشویہ قرار دینا زندیق کی علامت ہے...... اهل الاثار (اہل حدیث) کو ناصبی کہنا رافضی کی علامت ہے...... (ملخصاً غنیۃ الطالبین ص ۱۷۰)

جواباً گزارش ہے کہ:۔

یہاں بھی وہابی قلمکار نے اپنی بے بصیرتی شقاوت قلبی کا بھرپور مظاہرہ کیا ہے اور غنیۃ الطالبین کا حوالہ قطعاً بے موقع بے محل نقل کر دیا اس کو تو الفاظ وعبارت سمجھنے کی بھی صلاحیت نہیں کہ کونسی بات میرے دعویٰ کی دلیل بن سکتی ہے یا نہیں اب اگر مصنف ہمارے سامنے ہوتا تو اس کا کان پکڑ کر پوچھتے کہ تم نے جو اہل بدعت کی نشانیاں بتائی ہیں ان کا اطلاق اہلسنّت بریلوی مکتب فکر پر کس طرح ہوتا ہے۔ ہم سنی بریلوی محدثین کرام جامعین ومرتبین احادیث کو کب بُرا کہتے ہیں اور کہاں لکھا ہے اس نشانی سے تو خود غیر مقلد وہابی بدعتی واہل بدعت قرار پاتے ہیں کیوں کہ ہم تو حضرات محدثین کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو ہرگز ہرگز برا نہیں کہتے نہ ایسی بات ہماری کتابوں میں مرقوم وموجود ہے بلکہ خود غیر مقلدین تمام محدثین کے بالواسطہ اور بلا واسطہ استاذ الاساتذہ امام الائمہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک کو برا کہتے ہیں ان کی فقہ ان کے اجتہاد وقیاس پر اعتراض بکتے ہیں۔ الحمدللہ سارے محدثین جامعین احادیث ومرتبین احادیث

ہمارے ہیں، سب اہلسنّت ہیں سب مقلد ہیں امام محمد بن اسماعیل بخاری، امام احمد ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام بیہقی، امام ابوداؤد، امام سیوطی، امام قسطلانی، علامہ امام بدرالدین عینی، علامہ علی قاری، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی وغیرہ وغیرہ سب اہلسنّت تھے، سب مقلد تھے، کوئی شافعی ہے، کوئی حنفی ہے الغرض غیر مقلد کوئی بھی نہیں اگر اس کی زیادہ تفصیل مطلوب ہو تو انجمن انوار القادریہ حیدر آباد کالونی جمشید روڈ نمبر ۳ کراچی سے ہماری کتاب "اہلسنّت کی یلغار بجواب اہلحدیث کی پکار" لے کر ملاحظہ کریں۔ تو ہم اپنے اہلسنّت مقلد بزرگوں کو کیوں بُرا کہیں گے؟

نمبر ۲:۔ یہ کہ ہماری اور ہمارے اکابر کی کسی کتاب سے یہ بھی ثابت نہیں کہ ہم حضرات محدثین کرام کو حشویہ جماعت کا نام دیتے ہیں چلو اسی بات اور اسی نشانی پر فیصلہ ہو گیا ہم اور ہمارے اکابر نے کہاں کس کتاب میں محدثین کرام کو حشویہ فرقہ لکھا ہے؟

نمبر ۳:۔ یہ کہ اہل الاثار کے درمیان میں وہابی قلمکار نے بریکٹ میں (اہل حدیث) کو قید بند کر کے اپنے اوپر اہلحدیث کا اطلاق کرنا چاہا ہے حالانکہ اہل الاثار موجود دور کے ملکہ وکٹوریہ برطانیہ برانڈ غیر مقلد نام نہاد اہلحدیثوں کو نہیں کہا جاتا یہ اہل الاثار کس طرح ہو سکتے ہیں اہل الاثار سے مراد احادیث مبارکہ کو جمع کرنے والے مرتبین احادیث محدثین کرام کو کہتے ہیں وہابی غیر مقلد خوامخواہ زوراز وری درمیان میں گھس کر اپنی جگہ بنا رہے ہیں اور دوسروں (اکابر محدثین) کو ناصبی کہنا رافضی کی علامت ہے۔" بس فیصلہ ہو گیا کہ غنیۃ کی یہ عبارت رافضیوں (آج کل کے خودساختہ شیعوں) کے متعلق ہے سنیوں بریلویوں کے متعلق نہیں۔ ورنہ ثابت کریں ہم اور ہمارے اکابر علماء نے اہل الاثار محدثین کبار کو کب اور کہاں ناصبی کہا یا لکھا ہے۔

بدبختو......! کذابو......! کوئی تو ثبوت لاؤ......! کوئی تو دلیل پیش کرو......! جہاں تک ہم اہلسنّت کا تعلق ہے تو امام اہلسنّت نے شیعوں رافضیوں کے رد میں ایک مفصل کتاب "ردالرفضہ" تحریر فرمائی ہے جس میں روافض کو مرتد قرار دیا اور روافض کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار بتایا تو

اندھا رائٹر بتائے ہم رافضی کیسے ہوئے اور غنیۃ الطالبین کی اس پیش کردہ عبارت کا اطلاق ہم پر کیسے ہوا۔ لہذا غنیۃ الطالبین کی عبارت کی غلط تشریح کرنے پر اور اس عبارت کو ہم پر چسپاں کرنے کے جرم سے توبہ کرتے ہوئے گیارہویں شریف کو شرک و بدعت قرار دینے کے ظالمانہ و جاہلانہ و معاندانہ فتوی سے بھی توبہ کریں ورنہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذمہ یہ صریح جھوٹ لگانے پر کہ سیدنا غوث اعظم قدس سرہ نے ہم اہلسنّت کو بدعتی اور رافضی کہا ہے غوث اعظم قطب عالم گیارہویں شریف والے بڑے پیر دستگیر کی طرف سے لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کا سہرا اپنے سر باندھ لیں۔ کیوں کہ وہابی نے اپنے زعم جہالت میں ہمیں کہا اور لکھا ہے یا پھر اہلحدیث (غیر مقلد وہابیوں) کو برا کہنے سے توبہ کریں ورنہ سید عبدالقادر جیلانی کے دست مبارک سے بدعت کا سہرا گلے میں ڈال کر اپنی موت مرجائیں۔ حالانکہ وہابی مجہول کو اتنا بھی پتہ نہیں کہ سہرا سر پر باندھا جاتا ہے سہرا گلے میں نہیں ڈالا جاتا یہ وہابی کی بدحواسی و جہالت صریح ہے کہ ہر بات الٹی کرتا ہے اور پھر سیدنا غوث اعظم قدس سرہ نے ہمیں بدعتی اور رافضی کہا ہی نہیں اور نہ آج کل کے برطانیہ برانڈ غیر مقلدوں کو اہلحدیث اور اہل الاثار کہا یہ سب جھوٹ کذب وافتراء وجعلسازی کا ملغوبہ ہے جو وہابیوں کی روح کی غذا ہے۔

جھوٹے اور کذاب دنیا میں دیکھے ہیں بہت

سب سے بازی لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

بریلوی مذہب بریلوی عالم کی نظر میں:۔

اپنے غلیظ وخبیث کتابچہ کے صفحہ ۲۵، ۲۶ پر بھی حضرت علامہ الحاج مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کے مفہوم سے بھی کھینچا تانی کر کے غلط مفہوم اخذ کیا ہے کہ:۔

مفتی احمد یار خاں صاحب نے جاء الحق میں طریقت کے سارے **مشاغل** تصوف کے سارے مسائل کو بدعت لکھا ہے مراقبے، **چلے، انفاس، تصور شیخ**

کا قرون ثلاثہ میں کہیں پتہ نہیں ملتا چار سلسلے شریعت وطریقت دونوں کے چار چار سلسلے یعنی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اسی طرح قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی یہ سب سلسلے بدعت ہیں......وغیرہ (ملخصا جاءالحق ص ۲۲۲)

جواباً گزارش ہے:۔

مصنف نے بڑے فاتحانہ انداز میں یہ حوالہ تو بڑی جلدی نقل کر دیا مگر یہ حوالہ وہابی قلمکار کو اس وقت مفید ہوتا جب مفتی صاحب علیہ الرحمہ بدعت کو سیئہ مذمومہ کفر وشرک وحرام قرار دیتے جس طرح تم لوگ بلا دلیل وثبوت جھک بک مارتے اور فتویٰ بازی کرتے ہو۔ کیوں کہ بدعت محض کہنا شرک وحرام ہونے کی دلیل نہیں یہاں بدعت سے محض بدعت حسنہ مراد ہے بدعت سیئہ نہیں اور اس میں کچھ خرابی نہیں دیکھو قرآن مجید کے اردو فارسی انگریزی ہندی وغیرہ زبانوں میں ترجمے قرآن مجید کی عربی، فارسی، اردو وغیرہ زبانوں میں تفسیریں بدعت ہیں یا نہیں اگر سنت ہیں تو احادیث سے ثابت کرو اور اسی طرح کتب احادیث کے جملہ مجموعے بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوۃ وغیرہ وغیرہ سب بدعت ہیں اور پھر ان کتب احادیث کے ترجمے مختلف زبانوں میں شروحات وحواشی وتعلیقات بتاؤ سنت ہیں یا بدعت ہیں؟ اور اگر سنت ہیں تو احادیث صحیحہ سے ثابت کرو اور اگر بدعت وضلالت ہیں تو سب سے دستبردار ہو جاؤ آخر کچھ تو بولو۔

ارے وہابی صاحبو!:۔

اب یا تو ان تمام زبانوں کے ترجموں تفسیروں اور احادیث کے تراجم وشروحات و تعلیقات کو احادیث کے مستند حوالوں سے سنت ہونا ثابت کرو ورنہ غیر مقلدیت ووہابیت کا جنازہ اپنے کاندھوں پر اٹھا کر ہندوؤں کے شمشان گنگا گھاٹ یا جمنا گھاٹ لے جا کر نذر آتش کر کے گنگا میں بہا دو۔ پھر یہ بھی بتاؤ کہ وہابی ہفت روزہ، پندرہ روزہ، ماہنامہ رسالے اور وہابی مدرسے سنت ہیں یا بدعت......؟

پیر کی چارپائی مرید کی بیوی کا حوالہ:۔

دل کی بھڑاس نکالنے کے لئے ملکہ وکٹوریہ برانڈ اہلحدیث اپنے گمراہ کن کتابچہ کے صفحہ ۲۶ پر لکھتا ہے کہ:۔

"اعلیٰ حضرت اپنی اعلیٰ فہم وفراست کے عین مطابق ارشاد فرماتے ہیں۔ سیدی احمد سجلماسی کی دو بیویاں تھیں سیدی عبدالعزیز دباغ نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک بیوی کے جاگتے ہوئے دوسری بیوی سے ہم بستری کی، یہ نہیں ہونا چاہئے، عرض کیا، حضور! اس وقت وہ سو رہی تھی۔ فرمایا سوتی نہ تھی سوتے میں جان ڈال لی تھی، عرض کیا حضور کو کس طرح علم ہوا۔ فرمایا! جہاں وہ سو رہی تھی کوئی اور پلنگ بھی تھا، عرض کی! ہاں ایک پلنگ خالی تھا۔ فرمایا! اس پر میں تھا کسی وقت بھی شیخ اپنے مرید سے جدا نہیں ہوتا ہر آن ساتھ ہوتا ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۱۹۹)

اس عبارت کے ذیل میں بدقماش وہابی قلمکار نے بازاری انداز میں حیا شکن بھنگڑا ڈالا ہے اور من مانی الٹی سیدھی ہانکی ہے اور شرمناک غلط تاثر دیا ہے مگر اس بے حیاء مصنف کو یہ معلوم نہیں کہ یہ واقعہ سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا اپنا من گھڑت خود نوشتہ نہیں ہے امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ واقعہ من وعن کتاب مستطاب "الابریز فی مناقب سیدی عبدالعزیز ص ۲۱" مصنفہ علامہ احمد ابن مبارک فاسی قدس سرہ سے نقل فرمایا ہے جس کا اصل مقصد یہ بتانا ہے حقیقی شیخ طریقت اپنے مریدین کے احوال سے باخبر ہوتا ہے کتاب الابریز فی مناقب سیدی عبدالعزیز، غوث زماں سیدی حضرت عبدالعزیز دباغ کے فضائل ومناقب کا مجموعہ ہے اور نہایت معتبر ومستند کتاب ہے الابریز کو غیر مقلدین کے ممدوح دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی مشہور کتاب جمال الاولیاء ص ۴، ۵ پر مستند ومعتبر مانا ہے اور اس کی نقل کو بھروسہ کی نقل تسلیم کیا ہے اور مشہور دیوبندی مفتی جمیل احمد تھانوی نے اپنے ۷ شعبان سن ۹۵ھ کے ایک

قلمی تحریر فتوی میں لکھا ہے

"الجواب یہ (کتاب الابریز) کے مصنف بڑے اولیائے کرام میں سے ہیں ان کی کتاب (الابریز) معتبر ہے.....مصنف کی جلیل القدر شخصیت سے اس کو صحیح ماننا پڑ رہا ہے۔"

مہر جمیل احمد تھانوی

مفتی جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور۔

(دستخط) جمیل احمد تھانوی

۷ شعبان سن ۱۳۹۵ھ

لیکن وہابی قلمکار نے اس واقعہ کو غلط رنگ اور باغیانہ انداز میں پیش کیا ہے اور بدمعاشی یہ دکھائی۔

یہ واقعہ لکھنے والے اصل مصنف حضرت علامہ احمد ابن مبارک فاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بجائے ناقل اعلیٰ حضرت سیدنا احمد رضا علیہ الرحمہ پر زبان طعن دراز کر کے اپنا نامہ اعمال سیاہ سے سیاہ تر کیا یہ کتاب کوئی آج کل کی تصنیف نہیں بلکہ ۱۱۲۹ھ میں لکھنا شروع ہوئی تھی اور پھر علامہ احمد ابن مبارک علیہ الرحمہ کا بھی کیا جرم وقصور کہ انہوں نے یہ واقعہ بطور کرامت لکھ دیا جس کا مقصد وحید یہ تھا کہ مرید کوئی ناپسندیدہ فعل نہ کرے اس کا شیخ بطور کرامت، روحانی طور پر اپنے مریدین پر نظر رکھتا ہے اگر یہ جرم وقصور ہے تو کیا میاں بیوی کے باہمی ملاپ (مجامعت) کے وقت کراماً کاتبین ملائکہ ساتھ نہیں ہوتے؟ کیا اب وہابی مصنف کراماً کاتبین ملائکہ اور ان کے مقرر فرمانے والے اللہ تعالیٰ واحد قہار سبوح وقدوس پر بھی اعتراض کرے گا کہ یہ کیسے ملائکہ ہیں میاں بیوی کی مجامعت کے وقت بھی قریب ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو مقرر فرما کر معاذ اللہ ....آگے قلم خاموش ہے۔

اور قرآن عظیم میں اللہ تبارک وتعالیٰ سبحان السّبّوح کی یہ شان بیان فرمائی گی ہے کہ:۔

نَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡد

اللہ تعالیٰ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے

اب وہابی صاحب کا کیا خیال ہے کہ جس وقت میاں بیوی محو مجامعت ہوتے ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ، شہ رگ سے بھی زیادہ قریب نہیں ہوتا؟ اگر نہیں ہوتا تو دلیل؟ اگر ہوتا ہے تو پھر کیا تم وہی بکواس کرو گے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی بیویوں کی مجامعت کے وقت شہ رگ سے زیادہ قریب .... ایسے الٹے ذہن سے سوچنا اور ایسے غلیظ انداز میں تمسخر اڑانا صرف وہابیت نجدیت کے پرستاروں کا ہی خبث باطنی ہو سکتا ہے۔

بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

الغرض " نجدی نے جو بھی بات کی بس واہیت کی ":۔

اس سلسلہ میں اگر ہم غیر مقلدوں کی کتاب " کرامات اہلحدیث " اور تواریخ عجیبہ، سیرت احمد اور تاریخ نجد وحجاز سے دلائل وحوالہ جات پیش کریں تو خرمن نجدیت وہابیت میں دراڑیں پڑ جائیں گی مگر چونکہ زیر قلم کتاب پہلے ہی بہت طویل ہوگئی ہے اس لیے اختصار مانع ہے۔

آپ ہی اپنی دغاؤں پہ ذرا غور کریں

ہم اگر بات کریں گے تو شکایت ہوگی

قصہ مختصر یہ کہ وہابی نجدی بے بصیرت قلمکار اپنے جنون وخبط میں ہزار بار ہاتھ پاؤں مارنے کے باوجود اہلسنّت وجماعت، حامیان مسلک اعلیٰ حضرت کا شیعوں، رافضیوں مرزائیوں قادیانیوں سے کوئی جوڑ، کوئی ربط ثابت نہیں کر سکا اور اس غلیظ وخبیث ومردود الزام پر کوئی مستند و معتبر حوالہ نہ لا سکا زبانی کلامی جمع خرچ وہمی خیالی جوڑ توڑ سے افتراء پردازی اور دروغ گوئی کا مظاہرہ کر کے لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡکَاذِبِیۡنَ کا کوٹہ وسیع وکثیر مقدار میں زاد آخرت کے لئے جمع کرتا ہے اور عوام وخواص کا یقیں ہو گیا

جھوٹے اور کذاب تو دنیا میں دیکھے ہیں بہت

سب سے بازی لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

اہل علم واہل انصاف قارئین کرام:۔

وہابیوں کی پر فریب، مغالطہ آمیز کتاب "تین خونی رشتے" اور ہمارا یہ مدلل ومحقق علمی تحقیقی تعاقب "تین اعتقادی رشتے" لیکر بیٹھ جائیں دلائل وحوالہ جات کی مطابقت کرکے دلائل نفی واثبات کا جائزہ لیں آپکو مولوی ابوالکلام آزاد کے والد محترم کی بات کا یقین آجائے گا۔

وہابی بے حیا جھوٹے ہیں یارو
تڑاتڑ جوتیاں تم ان کے مارو

وہابیوں کے تین خونی رشتوں سے نہ صرف ہمیں بلکہ جملہ انصاف پسند، حق کے متلاشی ہر شخص کو یقین ہوگا کہ جھوٹ بولنے افتراء پردرازی کرنے میں وہابی اپنے بڑے بھائیوں چکڑالیوں مرزائیوں منکرین حدیث پرویزیوں سے بھی بڑھ گئے اور یہ ثابت ہوگیا

منکر احادیث ہوں یا منکر تقلید ہوں
نام ہی فرق ہے تصویر ہے دونوں کی ایک

عربی مقولہ ہے:۔

اذا فاتک الحیاء فافعل ماشئت

جب تیری شرم وحیا مرجائے تو جو چاہے کرسکتا ہے۔

وہابی جھوٹ بولنے حقائق کو مسخ کرنے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں اور بات یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ نہ صرف اہلسنّت کو رضا خانی و بدعتی کا نام دیکر ازلی روسیاہی کے حق دار بنتے ہیں بلکہ اپنے محبوب وہابیت سے بھی انحراف کرتے اور جی چراتے ہیں پہلے سینہ تان کر فخریہ طور پر وہابی کہلاتے تھے تحفہ وہابیہ نامی کتابیں لکھتے اور ترجمان وہابیہ نامی رسالے شائع کرتے تھے اب ملکہ وکٹوریہ سے اہلحدیث نام منظور کرواکر انگریزی دور میں سرکاری کاغذات میں ملکہ وکٹوریہ برانڈ اہلحدیث لکھواکر وہابی ہونے کا صاف انکار کرنے لگے ہیں یہ حالت ہے کہ۔

وہابی سے پوچھو کہ تم ہو وہابی
تو فوراً کہے گا نہیں تو نہیں تو

آخری دھونس:۔

مصنف نے اپنے اس جاہلانہ مفتریانہ مضمون کے آخری صفحہ پر راہ فرار اختیار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"اہم گزارش صرف اور صرف دفاع کے طور پر نہایت اختصار کے ساتھ رضا خانی گروہ کے عقائد و کردار کی مختصر جھلک پیش کی گئی ہے اگر آپ اس گروہ کے مکمل عقائد اعمال اور ان کے اصل تاریخ سے بالتفصیل آگاہی کرنا چاہیں تو مفکر عصر احسان الہی ظہیر کی تصنیف البریلویت کا مطالعہ کریں۔"

جی ہاں اتنی بے خبری:۔

مولوی ظہیر کی کتاب اول و آخر کذب و بہتان الزامات وافترائات کا شرمناک مجموعہ تھی وہابیوں کے اس پرتھوی نجدی میزائل کا جواب ہم متعدد غوری میزائلوں سے دے چکے ہیں البریلویت کا ایک جواب مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری نے "شیشے کا گھر" اور ایک جواب "اندھیرے سے اجالے" تک کے نام سے دیا۔اور ایک مدلل و تحقیقی عربی جواب "من عقائد اھل السنۃ "کے نام سے رضا اکیڈ می بمبئی نے شائع کیا اور ایک جواب البریلویت کے رد و ابطال میں "النجدیت" شائع ہو چکا ہے آپ بے خبری ولاعلمی کے قربان آپ بھی عالم خواب وخبط میں ہیں اور بزعم جہالت البریلویت کو ناقابل تسخیر سمجھ رہے ہیں حالانکہ اس کی دھجیاں اڑادی گئیں اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کردیا گیا تھا۔

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت سے بغض وعناد:۔

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت سے بغض وعناد، گستاخ وخائن وہابیوں کو جہنم لے جائیگا کیونکہ

اس فرقہ کے اکابر واصاغر نے جس قدر الزام تراشیاں افتراء پردازیاں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ پر کیں، کسی فرقہ میں اسکی مثال نہیں ملتی علمی تحقیقی میدان میں اعلیٰ حضرت کے دلائل قاہرہ کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں کوئی غیر مقلد وہابی یہ ثابت نہیں کرسکتا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے معاصرین اکابر غیر مقلدین نے اعلیٰ حضرت کے سامنے دم مارا ہوا جرأت لب کشائی کی ہو امام اہلسنّت کی کسی کتاب کا رتی بھر بھی جواب دیا ہو کبھی مرد میدان بن کر امام اہلسنّت سیدنا مجدد اعظم قدس سرہ العزیز سے مناظرہ تو کیا گفتگو کی ہمت و جرأت کی ہو حق یہ ہے

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحائے نجد بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زبان نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا جرم و قصور کیا ہے یہی نا کہ عظمت شان الوہیت عظمت شان رسالت، عظمت صحابہ و اہلبیت، عظمت شان اولیاء وائمہ کا تحفظ و دفاع فرمایا حق و باطل کے درمیان امتیاز کا درس دیا۔ مگر افسوس در افسوس۔

منکروں کی ہے ابو جہلی نگاہ
تجھ کو پہچانیں وہ کیا احمد رضا
گردنوں پر دشمنان دین کی
تیرا خنجر چل گیا احمد رضا

(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

گستاخان رسول، دشمنان دین، اب تڑپتے پھڑکتے رہیں اعلیٰ حضرت نے محض رضائے الٰہی اور عشق مصطفائی کے جذبۂ صادقہ سے جو عظیم و جلیل خدمات انجام دیں عالم اسلام نے ان کا صدق دل صمیم قلب سے اعتراف کیا ہے اور حق یہ ہے

بدعت و باطل کی گردن کاٹ دی
سیف و مسلول خدا دیکھا تجھے

نجدیوں کے حق پر تھا تیر شہاب
قاتل کل اشقیا دیکھا تجھے

چیلنج پر چیلنج:۔

وہابی مصنف نے سو فیصد خالص جھوٹے حوالے دے کر عبارات میں کتر بیونت کر کے بڑی ڈھٹائی اور بے شرمی سے انعام کا چیلنج دیا ہے حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو دو ہزار روپے انعام ہم کہتے ہیں یہ سعودی گداگر ہمیں کیا دو ہزار انعام دیں گے ہم وہابی قلمکار کو دس ہزار=/10000 روپے فی حوالہ انعام دیں گے وہ اپنے پیش کردہ حوالوں کو صحیح ثابت کر دیں اور یہ ثابت کر دے کہ اس نے کانٹ چھانٹ نہیں کی کسی طرح کتر بیونت اور غلط مفہوم کشید کرنے سے کام نہیں لیا مرد میدان بن کر سامنے آئے تاریخ مقرر کر کے مینار پاکستان لاہور کے زیر سایہ آمنے سامنے بات کر لیں۔ یا پھر ہمیں اپنا نام، پتہ وشناختی کارڈ اور اپنی تحریر بھیج دے ہم بفضلہ تعالیٰ وہابی قلمکار کے گھر پہنچ کر آمنے سامنے بات کرنے کو تیار ہیں آپ گمنام پملفٹوں سے ہمیں کیا جواب دے سکتے ہیں جبکہ

تمہارے جہل ہ کا اظہار ہوگیا سب پر
لو جلد توبہ کرو تم سے کب جواب بنا

یا رحمن یارحیم اعوذبک من القطیعة ما مذل کل جبار عنید اعوذ بنصرتک من کل معاند وحاسد و مفسد و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولینا و ملجانا و ماوانا محمد و علی الہ و اصحابہ اجمعین و بارک وسلم

الفقیر عبدالنبی الولی محمد حسن علی قادری رضوی بریلوی غفرلہ الولی
خادم اہلسنّت وخادم مسلک اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ

کیا یہ لوگ مسلمان ہیں..؟

میدان حشر میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے امیدوارو!

دل کی آنکھوں سے پڑھو، اور انصاف کرو کہ......

آیا ان غلیظ و مکروہ عقائد کے حامل افراد مسلمان ہیں؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو پاگلوں' بچوں اور جانوروں کے علم جیسا کہا گیا ہے۔

اصل عبارت....

پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

(حفظ الایمان مصنفہ اشرف علی تھانوی صفحہ ۸
کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند)

دیوبندیوں کا کلمہ بھی ملاحظہ فرمائیے' جس کے پڑھنے کو اشرف علی تھانوی نے عین اتباع سنت کہا۔

خلاصہ اصل عبارت.....

اشرف علی تھانوی کے ایک مرید نے اپنے پیر کو اپنے خواب اور بیداری کا واقعہ لکھا کہ وہ خواب میں کلمہ شریف میں حضور اکرم ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کی جگہ اپنے پیر اشرف علی تھانوی کا نام لیتا ہے یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ (معاذ اللہ) پڑھتا ہے اور اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی اپنے پیر سے معلوم کرتا ہے تو جواب میں اشرف علی تھانوی توبہ واستغفار کا حکم دینے کے بجائے کہتا ہے۔

اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

(الامداد' مصنفہ اشرف علی تھانوی صفحہ ۳۵

از مطبع امداد المطابع تھانہ بھون' انڈیا)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننے سے انکار کیا گیا۔

اصل عبارت۔۔۔۔۔

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

(تحذیر الناس، مصنفہ قاسم نانوتوی صفحہ ۳۴
دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ، کراچی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پاک سے شیطان و ملک الموت کے علم کو زیادہ بتایا گیا۔

اصل عبارت۔۔۔۔۔

شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

(براہین قاطعہ، از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی
مصدقہ، مولوی رشید احمد گنگوہی، صفحہ ۵۱ مطبع بلال ڈھور)

نماز میں حضور اکرم ﷺ کے خیال مبارکہ کے آنے کو جانوروں کے خیالات میں ڈوبنے سے بدتر کہا گیا ہے۔

اصل عبارت۔۔۔۔

زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا انہی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت ماب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے۔

(صراط مستقیم، اسماعیل دہلوی صفحہ ۱۶۹

اسلامی اکادمی، اردو بازار، لاہور)

حضور اکرم ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے متعلق لکھا گیا وہ بے اختیار ہیں۔

اصل عبارت۔۔۔

"جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک ومختار نہیں۔"

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان، مصنفہ اسماعیل دہلوی صفحہ ۴۳

میر محمد کتب خانہ، مرکز علم وادب آرام باغ، کراچی)

یہ وہ عبارات ہیں، جن کی بنیاد پر دیوبند کے اکابر اشرف علی تھانوی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھوی کو عالم اسلام کے اکابر علماء نے کافر قرار دیا۔ ملاحظہ ہو حسام الحرمین از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور الصوارم الہندیہ از علامہ حشمت علی خان رحمۃ اللہ علیہ۔

اصل اختلاف.....

اہلسنّت و جماعت دفرقہ وہابیہ نجدیہ کا اصل اختلاف یہ نہیں ہے کہ اہلسنت و جماعت کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھتے ہیں اور وہابیہ اس کے منکر ہیں۔ اہلسنت و جماعت نذر و نیاز کے قائل ہیں اور وہابیہ نجدیہ اس کو نہیں مانتے، اہلسنت و جماعت مزارات پر حاضری دینا اور ان بزرگان دین کے توسل سے دعائیں مانگنا باعث اجر و ثواب سمجھتے ہیں جب کہ وہابیہ، دیوبندیہ اس کار خیر سے محروم ہیں بلکہ اصل اختلاف جس نے امت کو دو دھڑوں میں بانٹ دیا، وہ اکابر دیوبند کی وہ کفریہ عبارات ہیں کہ جن میں کھلم کھلا نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کا ارتکاب کیا گیا ہے۔

اختلاف کا حل....

اگر آج بھی وہابیہ دیوبندیہ اپنے ان اکابر کی کفریہ عبارات سے توبہ کر کے ان تمام کفر آمیز و کفر خیز کتب سے بیزاری کا اظہار کر کے انہیں دریا برد کر دیں تو اہلسنّت کا اعلان ہے کہ وہ ہمارے بھائی ہیں۔

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے
تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

مدرسہ گلشن رضا کولمبی اور رضا اکیڈمی شاخ نائے گاؤں بازار کی تعلیمی تربیتی اشاعتی اور تعمیری و تبلیغی سرگرمیاں

الحمدللہ رب العلمین ۔ان دونوں دینی مذہبی سنی بریلوی اداروں کے قیام کا آج تقریباً پانچواں سال پورا ہونے والا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ اس قلیل مدت میں یہاں سے تعلیمی تربیتی کارکردگی کے علاوہ اشاعتی، تعمیری اور تبلیغی میدان میں نمایاں کام انجام دیا ہے۔جس کا اجمالی خاکہ یہ ہے کہ ہزاروں ہزار رسائل اور کتابیں پمفلیٹ ،اشتہار، اسٹیکر اور کیسٹ وغیرہ دوسرے عنوانات کے علاوہ دور حاضرہ کے سب سے بھیانک اور خطرناک فتنہ، فتنۂ نجدیا وہابیہ کے رد میں شائع کر کے اور قیمتاً حاصل کر کے بفضلہ تعالیٰ ملک اور بیرون ملک کے بیشتر مقامات پر مفت تقسیم کئے گئے اور یہ مبارک سلسلہ ہنوز جاری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جاری رہے گا۔

جشن پنج سالہ کی خوشی میں پھر مندرجہ ذیل کتابوں کی طباعت اور اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔کاتب الحروف کی تربیت (۱) ''وہابیت اپنے مکروفریب کے آئینے میں'' (۲) ''تین اعتقادی رشتے (۳) احکام شرعیہ برعقائد وہابیہ (۴) حضور بدر العلماء نمبر مع ادارہ ہذا کے پنج سالہ کارکردگی کا اجمالی خاکہ (۵) تعمیر ادب مکمل سیٹ تصحیح کتابت مع اضافہ (۶) یسرنا القرآن۔

رضا اکیڈمی شاخ نائے گاؤں بازار کے تحت قرب وجوار کے تقریباً ۵۰ مربع میل چاروں سمت مسلم آبادیوں میں ۸۶ مساجد میں ائمہ کی تقرری و دیگر انتظام کی ذمہ داری کچھ اس طرح نبھایا جارہا ہے۔ کہ (۱) بدمذہبوں، بے دینوں کا قبضہ ان پر نہ ہوسکے۔اس سلسلے میں متعدد مسجدوں میں باضابطہ بورڈ لگوادئے گئے ہیں کہ یہاں ہر اس شخص کا داخلہ ممنوع رہے گا جو خدا اور رسول کی شان اقدس میں توہین و بے ادبی کرتا ہو ۔(۲) ان میں دس مسجدیں ایسی بھی ہیں جسے وہابیوں کے قبضہ وتسلط سے اپنے قبضے میں لائے گئے ہیں۔ (۳) اور ۳۳ رمساجد کے ائمہ کو تقریباً ۶۰% تنخواہ کی رقم اکیڈمی کی جانب سے دی جاتی ہے (۴) اور ان میں ایسے مکاتب بھی قائم کئے گئے ہیں جن کے ذریعہ مردوں عورتوں اور بچوں کو سنی عقائد کے مطابق دینی مذہبی تعلیم دی جاتی ہے (۵) شوال ۱۴۲۳ھ میں اکیڈمی کی جانب سے مندرجہ ذیل مقامات پر ۴ نئے مدارس دینیہ کا قیام بھی عمل میں آیا ہے جو مدرسہ گلشن رضا کے شاخ ہیں وہ یہ ہیں (الف) مدرسہ قادریہ رضویہ شہر جالنا (ب) مدرسہ نوریہ قصبہ نرسی ضلع ناندیڑ (ج) مدرسہ غوثیہ مقام کنالہ ضلع ناندیڑ (د) مدرسہ اہلسنت فیضان رضا مقام مرسنگوی ضلع لاتور (۶) ۱۲ ربیع الاول شریف کے مبارک موقع پر قصبہ نائے گاؤں بازار اور شہر ناندیڑ میں جلوس مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء بڑی شان وشوکت کے ساتھ نکالا جاتا ہے۔ (۷) اور قصبہ مذکورہ میں جلسۂ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام بھی انتہائی تزک واحتشام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔

یہ ساری برکات ارکان ادارہ ہذا بالخصوص برادر طریقت، ناشر مسلک اعلیٰحضرت، مجاہد سنیت حاجی محمد توفیق صاحب رضوی ابن الحاج سیٹھ عبدالواحد صاحب قادری رضوی صدر آل مراٹھواڑ رضا اکیڈمی اور بانی وناظم اعلیٰ ادارہ ہذا کے خلوص وللّٰہیت کی ہے۔

میری دُعا ہے کہ ربّ قدیر ان اداروں کو مخالفین اور حاسدین کے نظر بد سے بچائے اور انہیں صبح قیامت تک اسی طرح اپنے دین کے تحفظ وبقاء اور نشر واشاعت میں مصروف رکھے اور ان کے بانیان وجملہ اراکین ومعاونین کو اپنے دین کی طرف سے بہترین صلہ عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین۔ فقط

فقیر عبدالصمد قادری رضوی

خادم مدرسہ ہذا

۸ر صفر ماہ اعلیٰحضرت ۱۴۲۴ھ جمعہ مبارکہ

دینی کتابیں اور اشتہارات وغیرہ مفت ملنے کا پتہ۔

مدرسہ گلشن رضا، کولمبی ضلع ناندیڑ Pin-431722 (M.S)

بفضلہ تعالیٰ یہ ادارہ مذہب اہلسنت کا سچا ترجمان اور مسلک اعلیٰحضرت کا عمدہ نگہبان ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروروں درود
مسلک اعلیٰ حضرت زندہ آباد
اعلان
مسلک اعلیٰ حضرت زندہ آباد
خلیفہ حضور بدر ملت حضرت علامہ صوفی عبد الصمد قادری صاحب قبلہ مدظلہ العالی
کی مرتبہ کتابوں و رسالوں کو حاصل کرنے کے لیے ہم سے ضرور رابطہ فرمائیں۔
محمد عرفان رضا قادری
تنظیم فیضان اعلیٰ حضرت
سیو یڈیہ، آزاد نگر، بکارو اسٹیل سیٹی، جھارکھنڈ
Mobile:+916204351217
9764135477, 8292960660